U 32956 . Date 26/12/03

Title – MAUNA WAANA.

Creator – Morris Meterlink

Publisher – Muslim University (Aligarh).

Date – 1933.

Pages – 144.

Subjects – Angrezi Adab – Drama; Angrezi Drama Urdu Tarajum.

مونا وانا

یعنی

بلجین مصنف مارس میٹرلنک کے ڈرامہ کا ترجمہ

از

جلیل احمد قدوائی ایم اے

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی

۱۳۵۱ھ ۱۹۳۳ء

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبع ہوا

تعداد طبع ایک ہزار جلد

قیمت ایک روپیہ

مونا وانا

مترجمہ

جلیل قدوائی
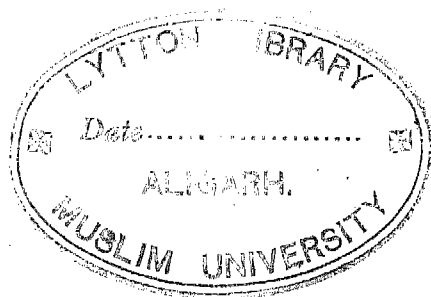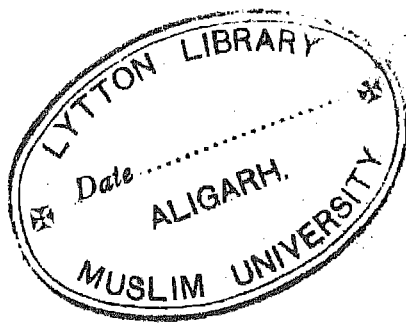
اپنے نہایت عزیز اور لائق دوست

خواجہ منظور حسین

کے نام

جن کی صحبت میں مجھے ادب کے [illegible] کی تمیز ہوئی اور
جن کی ہمت افزائی اور فرمائش سے اس کتاب کا ترجمہ ہوا
جنھوں نے کبھی اُردو کی خدمت کا دم بھرا تھا اور جن کی
نظرِ التفات سے ادبِ اُردو محروم ہو چلا ہے۔ انشاء اللہ تا قیامت سلامت
ع گیسوئے اُردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے

عرضِ مترجم

مونا وانا، میری سب سے پہلی اُس زمانہ کی ناچیز ادبی کوشش ہے جب ۱۹۲۵ء میں
میں بی اے کا طالب علم تھا۔ یہ اتفاق ہے کہ اس کی اشاعت کی راہ میں چند در چند موانع
پیش آئے تاآں کہ یہ ڈراما اب چھپ رہا ہے جب کہ اس سے پہلے میں چار کتابیں
اہلِ ذوق ناظرین کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

مغرب کی دنیا میں میٹر لنک کو اُس کی ادبی خدمات کے صلہ میں "نوبل انعام"
مل چکا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تہی دست اہلِ مشرق، بالخصوص میرے اُردو کے اہلِ ذوق
اس مصنف کو کم از کم خلعتِ قبول ضرور بخشیں گے کیوں کہ میٹر لنک کی روحانی اور
علمی تصانیف میں بہت حد تک اُن کی تسکین کا سامان موجود ہے۔

میں اس بلند پایہ ڈراما کے بلند پایہ مصنف کی خدمتِ گرامی میں اپنا ناچیز شکریہ
پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنھوں نے نہایت فراخ دلی و خندہ پیشانی سے اور
بغیر کسی رد و قدح کے مجھے اپنی کتاب کے ترجمہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اگر نگار موصوف
کی طرف سے ذرا بھی اغماض ہوتا تو میرا یہ شوق کہ اُردو کے اہلِ ذوق اس ڈرامے سے
لطف اندوز ہو سکیں کبھی پورا نہ ہوتا۔

جلیل قدوائی

"کاشانہ" اناؤ
اگست ۱۹۳۲ء

اشخاص

گیڈو کالونا	قلعۂ پیسا کا امیرِ لشکر
مارکو کالونا	گیڈو کا باپ
پرنزوال	جمہوریتِ فلارنس کا جنرل
بورسو / ٹوریلو	گیڈو کے سپہ سالار
ٹریولزیو	جمہوریتِ فلارنس کا کمشنر
ویڈیو	پرنزوال کا معتمد
گیووانا (مونا وانا)	گیڈو کی بیوی

زمانہ - پندرھویں صدی عیسوی کا آخری دور

مقام - پہلا اور تیسرا منظر پیسا میں، دوسرا شہر (پیسا) کے باہر

مونا وانا

پہلا منظر

(گیڈو کالونا کے محل کا ایک کمرہ)

[گیڈ وا ور اس کے سپہ سالار بورسو اور ٹوریلو ایک کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس کھڑے ہیں جہاں سے پیسا کے گرد و نواح کی آبادی اور کھیت وغیرہ نظر آتے ہیں]

گیڈو

ہماری مجبوریوں کی اب یہ حالت ہے کہ جماعتِ وزراء نے آخر کار مجھ سے وہ مصیبتیں بھی بیان کر دیں جن کی ہمیں چھاؤں تک نہیں ملی تھی - دونوں فوجیں جو وینس نے ہماری کمک پر روانہ کی تھیں فلارنس والوں کے نرغہ میں آگئیں، ایک بیبنا اور دوسری آسی کے مقام پر چیوسی، مانتالون اور دریا کے درّے، آریزو اور کاسنتان کی گھاٹیاں، ہمارے ان مقبوضات پر دشمن نے سکہ جما رکھا ہے - ہم ہیں کہ

ہم تک کسی کی مدد بھی نہیں پہنچی، اُدھر فلارنس ہر خطرہ سے آزاد ہے۔ فلارنس کی نفرت ہمیں پیس ڈالے گی۔ ہمارے سپاہی کون ہیں، یہی ہماری رعایا، ان بیچاروں کو حالات کی ابھی خبر نہیں۔ لیکن عجیب عجیب افواہیں گرم ہیں جن کی صحت روز بروز یقینی ہوتی جاتی ہے، پیسا والوں کو جب اصلی حالات کی خبر ہوگی تو اُن پر کیسا گزرے گی؟ وہ اپنا غصّہ ہم پر حکومت پر اُتاریں گے، سب سے پہلے ہمیں اُن کے غم و غصّہ کا نشانہ بنیں گے۔ اس طولانی محاصرہ میں جسے تین ماہ سے بھی زیادہ ہوچکے اُنھوں نے وہ وہ اذیتیں اُٹھائی ہیں، تمام مشکلات کا ایسی دلیری سے مقابلہ کیا ہے کہ اب اگر قحط اور پریشانی سے بدحواس ہوکر اُن کی حالت دیوانگی کو پہونچ جائے تو تعجب نہیں ہے۔ بس یہی ایک شعاعِ امید تھی وہ بھی گئی اور اُسی کے ساتھ ہمارے اقتدار کی آخری دھندلی روشنی کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ ہم کہیں کے نہ رہے۔ ظالم دشمن ہماری دیواروں کی اینٹ سے اینٹ بجاویں گے، اب پیسا کے حال پر اللہ ہی رحم کرے…

پورسو

میرے سپاہی اپنا آخری تیر چلا چکے۔ سامانِ حرب ختم ہوگیا۔ بارودخانے کو اس سرے سے اُس سرے تک چھان ڈالئے ایک آونس بارود نہیں ہے……

ٹوریلو

ہمارا آخری گولہ دو دن ہوئے سنت انتونیو کے مورچوں پر چل چکا اور استرڈیلو والا دستہ باقی جس کے پاس صرف تلواریں رہ گئی ہیں، فصیلوں کی حفاظت سے انکار

کرتا ہے ......

لورسو

اس کھڑکی سے وہ رخنہ جو پرنزوال کی توپوں نے ہماری دیواروں میں ڈالا ہے نظر آتا ہے ...... پچاس قدم چوڑا ہوگا۔ بھیڑوں کا ایک گلّہ اس میں سے گذر جائے ...... اب ہمارے قدم جمتے نہیں نظر آتے۔ رومیگنیا، اسکلبوونیا اور البانیا والوں نے صاف اظہار کر دیا ہے کہ اگر آج رات اطاعت نامہ پر دستخط نہ ہوئے تو سب مل کر ہمارا ساتھ چھوڑ دیں گے ......

گیڈو

پچھلے دس دنوں میں حکومت کی طرف سے تین مرتبہ پیشوایانِ قوم اس غرض سے بھیجے جا چکے ہیں کہ کسی طرح دشمن کو ہماری اطاعت قبول کرنے پر راضی کریں ان میں سے کوئی اب تک واپس نہیں آیا ......

ٹوریلو

پرنزوال اپنے نائب انتونیو رینو کے خون کا بدلہ لینے پر تُلا ہے جسے ہماری رعایا نے غصّہ اور بدحواسی میں ان گلیوں میں کاٹ کر پھینک دیا۔ فلارنس اس قتل کی آڑ پکڑ کے ہمیں وحشی قرار دیتا ہے اور قانون اور تہذیب کے برتاؤ کا مستحق نہیں سمجھتا ....

گیڈو

میں نے خود اپنے ابا کو پرنزوال کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ اس واقعہ پر دلی افسوس ظاہر کریں اور اس سے بیان کریں کہ ہماری رعایا فاقوں سے اس قدر بدحواس تھی کہ ہم اُس پر قابو نہ پا سکے۔ میرے ابا ایک مقدس ضمانت تھے۔ وہ بھی اب تک واپس نہیں آئے۔......

بورسو

ایک ہفتہ سے زائد ہوا، شہر غیر محفوظ اور ہر طرف سے کھلا پڑا ہے۔ ہماری دیواریں تو ڈھائے خاک ہیں، ہماری توپیں بے صدا۔ آخر پرنزوال حملہ کیوں نہیں کرتا؟ کیا اُس کی ہمت پست ہوگئی یا اُسے ہماری طرف سے کسی چال کا اندیشہ ہے؟ کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ ممکن ہے فلارنس سے اُسے کچھ پُراسرار احکام ملے ہوں.....

گیڈو

فلارنس کے احکام ہمیشہ پُراسرار ہوتے ہیں لیکن اس کے ارادے ظاہر ہیں۔ پیسا نے وینس سے اپنی غیر متزلزل وفاداری دکھا کے ٹسکنی کے چھوٹے شہروں کے لئے ایک پُرخطر مثال پیش کی ہے اس لئے جمہوریت پیسا کو مٹ جانا چاہئے ...... فلارنس نے انوکھی عیّاری سے کام لیا ہے۔ آہستہ آہستہ اُس نے اس لڑائی کو تلخ تر، مہیب تر بنانے کی چالیں چلیں، عجیب عجیب طرح کے مکر و فریب سے اسے زہر آلود بنانے کی کوششیں کیں تاکہ اس کی شقاوت اور انتقام پر کوئی حرف نہ آئے۔ میرا یہ شبہ بے بنیاد نہیں ہے کہ رینو کے قتل میں بھی اس کے

جاسوسوں کا ہاتھ ہے جنھوں نے ہمارے کسانوں کو اشتعال دلایا۔ اسی طرح یہ بھی اس کی ایک چال تھی کہ اس نے اس محاصرہ پہ پرنزوال کو مامور کیا، وہ شخص جو اُس کی تنخواہ میں بدترین سفاک ہے، وہ حیوان جس نے پلے ستر اکی غارت گری میں ایسی ذلیل شہرت حاصل کی، جہاں اُس نے ہر شخص کو جو ہتھیار اُٹھانے کے قابل تھا، تہِ تیغ کیا گو اُس نے بعد میں یہ مشہور کیا کہ یہ واقعات اس کے حکم کے خلاف رونما ہوئے ! ـــــ اور پانچ ہزار آزاد عورتیں غلامی میں فروخت کردیں ......

بورسو

مشہور تو یہی ہے میں جانتا ہوں مگر یہ صحیح نہیں ہے قتل اور فروخت کی ذمہ داری پرنزوال پر نہیں ہے۔ ان افعال کے ذمہ دار فلارنس کے کمشنر ہیں۔ میں نے پرنزوال کو کبھی نہیں دیکھا لیکن میرا ایک بھائی اس سے بخوبی واقف تھا۔ وہ وحشی نسل کا ہی۔ اس کا باپ کوئی کم ظرف سا آدمی تھا جس نے وینس میں سنار کی دوکان کھول رکھی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ وہ چھوٹے طبقہ کے لوگوں میں سے ہے لیکن ایسا وحشی بھی نہیں جیسا لوگ سمجھتے ہیں۔ جو کچھ میں نے سنا ہی اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ خطرناک شخص ہے، اس کی عادتیں بگڑی ہوئی ہیں، وہ وہمی اور تند مزاج ہے مگر اس کے ساتھ اس کی فرض شناسی میں شبہ نہیں اور میں بغیر کسی پس و پیش کے اپنی تلوار اُسے پیش کرنے کو تیار ہوں ......

گیڈو

ٹھرو، جب تمہارے بازوؤں میں سکت نہ رہے اُس وقت پیش کرنا۔ جلد ہی
وہ اپنی نقل و حرکت سے بتادے گا کہ وہ کیا ہی جب تک ہمیں ایک موقع ہی، ہم
میں سے کم از کم اُن لوگوں کو جو بہادری سے مرنا چاہتے ہیں اور موت کے مقابلہ
میں ٹھہر سکتے ہیں، .... ہمیں چاہئے کہ سپاہیوں اور اہلِ شہر سے جنہوں نے ہمارے
سایہ میں پناہ لی ہے ساری حقیقت بیان کردیں۔ انھیں معلوم ہو کہ دشمن کی طرف
سے کشت وخون بند ہونے کی کوئی اُمید نہیں دلائی گئی کہ یہ لڑائی وہ معمولی لڑائی
نہیں ہے جس میں صبح سے دو جرّار فوجیں لڑتی ہیں اور شام کو میدان میں
تین زخمی پائے جاتے ہیں۔ اُنھیں معلوم ہو کہ یہ وہ برادرانہ محاصرہ نہیں ہی
جس کے ختم پر فاتح مفتوح کا ایک معزز مہمان، ایک قابل قدر دوست بنجاتا
ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مجادلہ ہی، یہاں زندگی اور موت کا سوال ہی۔ یہ ایک
ایسی لڑائی ہی جس میں رحم کا نام نہیں، جس میں ہماری بیویاں ہمارے بچّے .....
[مارکو داخل ہوتا ہی۔ گیڈو اسے دیکھتا ہی اور اس سے بغلگیر ہونے کے لئے
بڑھتا ہے]

گیڈو

ابّا! ..... یہ کیسی خوشی ہے، یہ کیسی غیبی امداد ہے کہ ہماری مصیبت میں
آپ ہم تک واپس آسکے؟ میں تو قریب قریب مایوس ہوچکا تھا ..... آپ زخمی

نہیں ہیں؟ آپ کے پاؤں میں لنگ ہے۔ کیا اُنھوں نے آپ کو اذیّت پہونچائی؟
آپ کیسے بچے؟ آپ کے ساتھ اُنھوں نے کیسا سلوک کیا؟

مارکو

نہایت اچھا! الحمدللہ! اُن میں بربریت نہیں ہے۔ اُنھوں نے ایک معزز مہمان
کی طرح میری آؤ بھگت کی۔ پرنزوال نے میری تصانیف دیکھی تھیں، اُس نے
مجھ سے افلاطون کے اُن تینوں مکالمات کی نسبت گفتگو کی جنہیں میں نے
بڑی تلاش سے حاصل کیا تھا اور جن کا ترجمہ میں نے شائع کیا ہے۔ میرے پاؤں
میں لنگ ضرور ہے لیکن مجھے چلنا بھی تو بہت پڑا اور میں ضعیف آدمی ہوں۔۔۔۔۔
جانتے ہو پرنزوال کے خیمہ میں مجھے اور کون ملا؟

گیڈو

فلارنس کے بے رحم کشنز، اور کون؟

مارکو

ہاں، وہ ملے ـــــ یا کم از کم اُن میں سے ایک ملا کیوں کہ میں نے صرف
ایک کو وہاں دیکھا۔۔۔۔۔ لیکن سب سے پہلا نام جو میں نے وہاں سنا مارسیلیو
فسینو کا تھا، وہ شخص جس نے افلاطون کو دنیا سے روشناس کیا۔۔۔۔۔ معلوم ہوتا
تھا کہ افلاطون کی روح نے مارسیلیو فسینو کے قالب میں جنم لیا ہے۔۔۔۔۔ اس سے
ملنے کے لئے میں اپنے مرنے سے پہلے دس سال قربان کر دیتا۔۔۔۔۔ ہم دونوں

گویا دو بھائی تھے جو ایک دوسرے سے بالآخر مل گئے تھے ..... ہیسیوڈ، ہومر، ارسطو
کا ذکر رہا ..... خیمے سے قریب ہی دریائے آرنو کے کنارے زیتون کے ایک
کنج میں اُس نے زمین کے اندر سے کسی دیوی کا ایک بت کھود کر نکالا۔ وہ بت اسقدر
دل کش اور خوبصورت تھا کہ اگر تم دیکھ لو تو جنگ کا خیال چھوڑ دو۔ زمین ذرا اور کھودی
تو اُسے ایک بازو ملا اور پھر دو ہاتھ ملے ..... یہ ہاتھ اس قدر نازک اور نفیس
ہیں کہ معلوم ہوتا ہے صرف مسرت و قہقہہ کے لئے بنائے گئے ہیں، وہ ہاتھ جو
صحنِ چمن میں شبنم افشانی کے کام آئیں، جو عروسِ صبح کے گلے میں ڈالے جائیں
..... ایک ہاتھ کی نزاکت ختم ایسی ہے جیسے وہ کسی خاتون کے سینہ پر رہ چکا ہو
اور دوسرے ہاتھ میں اب تک ایک آئینہ کا دستہ ہے .....

گیڈو

ابّا، ابّا! ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ یہاں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور نفیس
نازک ہاتھ اور پیتل کے بت سے دلچسپی نہیں ہے!

مارکو

یہ ایک توسنگِ مرمر کا ہے .....

گیڈو

ہو! لیکن بہتر ہے کہ اُن تیس ہزار جانوروں کا ذکر کیجئے جن کے لئے ایک لمحہ کی تاخیر
اک ذراسی ناعاقبت اندیشی بربادی کے مرادف ہے۔ اس کے برعکس ایک ذراسی

خوش خبری اُنھیں بچا سکتی ہے ..... آپ وہاں کسی بت یا شکستہ ہاتھ کی تلاش میں نہیں گئے تھے۔ انھوں نے آپ سے کیا کہا؟ فلارنس یا پرنز وال کے ارادے کیا ہیں؟ جلدی بتائیے! انھیں آخر بس و پیش کیوں ہے؟ کھڑکی کے نیچے یہ شور آپ سنتے ہیں؟ بے چارے بھوک کے مارے گھاس کے تنکوں پر لڑے مرتے ہیں جو پتھروں کے درمیان اُگ آئی ہے ......

مارکو

ٹھیک ہے۔ میں بھولا جاتا تھا کہ لوگ اب لڑ رہے ہیں جب یہاں بہار رہے اور سر پر آسمان زمین پر مسکرا رہا ہے اور سمندر چرخ نیلی فام کی طرف بڑھ رہا ہے جیسے کہ ایک دیوی آسمانی دیوتاؤں کی بارگاہ میں عقیدت مندی کا ایک جام آتشیں پیش کر رہی ہو اور دنیا اس قدر پُر امن ہے اور ہر طرف محبت ہی محبت نظر آتی ہے ...

.... لیکن تمہاری خوشیاں اور ہیں، میں اپنی خوشی بہت بیان کر چکا ...... علاوہ اس کے تم سچ کہتے ہو۔ مجھے وہ خبر فوراً سنانا چاہیئے تھی جو میں لایا ہوں۔ ..... میں تیس ہزار انسانوں کی زندگی لیکن ایک شخص کے لئے سخت اذیّت کا پیغام لایا ہوں ..... لیکن یہ ایک اگر چاہے تو اس اذیت میں ایک اعزاز، ایک افتخار کا موقع نکال سکتا ہے، ایسا اعزاز جو مجھ سے پوچھو تو کہتا ہوں کہ جنگ کے بہترین فتوحات سے افضل ہے ..... ایک کی محبت قابلِ تعریف ہے اور اُس کی مسرّتیں بھی مخصوص ہیں لیکن ایک سے زیادہ کی، بہت سے انسانوں کی محبت اس کا کیا کہنا! اس کی

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے ..... خوبیاں اور نیکیاں جنھیں ایک دنیا تسلیم کرتی چلی آئی ہو بلاشبہ خوبیاں اور نیکیاں ہیں لیکن ایک وقت آتا ہے جب ہماری نگاہیں ان حدود کو توڑ کے اس سے بھی پرے دیکھنا چاہتی ہیں ..... اُدھر کیا ہے؟ ...... ازلی اور دائمی خیر کا ایک بے پایاں سمندر ...... ایسے وقت میں ان سطحی خوبیوں کی وقعت کس قدر کم ہو جاتی ہے ...... اچھا تو سنو اور جو مجھے کہنا ہے اس کے سننے کے لئے تیار ہو جاؤ مبادا میرے پہلے ہی لفظ پر تم کوئی ایسا عہد کر لو جس سے پھر ہٹ نہ سکو ..... اور تمہاری عقل پابہ زنجیر ہو کر مصلحت اندیشی سے معذور ہو جائے ......

گیڈو

[ایک اشارے سے اپنے افسروں کو رخصت کرتے ہوئے] ذرا دیر کے لئے آپ لوگ ہٹ جائیں!

مارکو

نہیں! آپ لوگ ٹھہرے رہیں ...... یہ میری یا تمہاری ہی نہیں بلکہ ہم سب کی قسمت کا فیصلہ ہے! دراصل میں چاہتا ہوں کہ اس چھوٹے سے کمرے میں وہ تمام مظلوم جنھیں ہم بچائیں گے سما سکتے، کہ وہ تمام غریب بدنصیب جن کی نجات کا باب ہم اُن پر کھولیں گے اس کھڑکی کے نیچے جمع ہو جائیں تا کہ وہ اس خبر کو جو میں لایا ہوں سنیں اور یاد رکھیں کیونکہ درحقیقت میں نجات لایا ہوں اگر مصلحت اسے

نجات سمجھے۔ نجات! بے شک دس ہزار عافیت اندیشیاں بھی میری اس ایک فاش غلطی پر قربان ہیں، ایسی غلطی جس کا بار سب سے زیادہ میرے سر پہ ہے کیونکہ میں خود......

گیڈو

خدا کے لئے ابّا! میں آپ سے التجا کرتا ہوں یہ پہیلیاں نہ بجھائیے۔ آخر وہ ایسی کون بات ہے جس کی تمہید اس قدر طولانی ہے۔ ہمیں وہ بات فوراً بتائیے۔ اب ہمیں کس چیز کا خوف ہے!

مارکو

اچھا تو سنو، میں پرنزوال سے ملا۔ میں نے اس سے بات چیت کی...... عجیب بات ہے کہ جس سے لوگ خوف کھاتے ہیں اس کی کیسی جھوٹی تصویر کھینچتے ہیں.... میں اس کے پاس اس طرح گیا جیسے پریّم، اکلیز کے خیمہ میں گیا تھا۔ میں سمجھا تھا کہ ایک بدمست، خون آشام، نیم وحشی سے ملنا ہے —— ایک پاگل جس کی تنہا خوبی جوہرِ شجاعت ہے...... کیونکہ میرے سامنے اس کا ایسا ہی نقشہ کھینچا گیا تھا ...... میرا خیال تھا ایک مجسمۂ جنگ و شیطنت سے، ایک متشکل بے رحمی و بے دردی سے دوچار ہوں گا، ایک سرکش، بد قطع، مغرور، عیاش، بدعہد، بے رحم شخص سے ملوں گا.....

گیڈو

اور پرنزوال میں یہ سب باتیں ہیں صرف شاید وہ قوم فروش نہ ہو!

لورسو

نہیں، قوم فروش اُسے کسی طرح نہیں کہہ سکتے اور گو وہ فلارنس کا صرف نوکر ہے اس کے فرض شناسی میں شبہ نہیں.....

مارکو

جس پرنزوال سے میں علاوہ مجھ سے ایسی تعظیم سے پیش آیا جیسے وہ میرا مرید ہو اور میں ایک مرشد جس کا احترام واجب ہے۔ وہ ذی علم، مہذب، عقل مند، اور ذہین ہے اور علم کا متلاشی، وہ خاموشی اور غور سے باتیں سنتا ہے اور اُس کی آنکھیں ہر حسین چیز کی مشتاق رہتی ہیں۔ وہ رحم دل اور فیاض ہے اور جنگ کا خواہ مخواہ طالب نہیں۔ وہ پاکیزہ خصلت اور وفا شعار ہے اور اپنی طبیعت کے خلاف ایک ہلاکت پسند جمہوریت کی خدمت کر رہا ہے۔ نیرنگیِ قضا یا اتفاقاتِ زمانہ نے اُسے سپاہی بنا دیا اور اب تک نیک نامیوں اور شجاعت کے کارناموں نے اُسے پابند کر رکھا ہے جن کا وہ ہرگز خواستگار نہیں اور جن سے وہ بخوشی دست بردار ہو جائے گا بشرطیکہ اس کی ایک آرزو پوری ہو جائے، ایک خوفناک خواہش جو اُن دلوں میں پیدا ہونا لازمی ہے جو اپنی بدقسمتی سے اپنے عشق میں ناکام رہتے ہیں خواہ وہ عشق کیسا ہی بلند اور قابلِ احترام کیوں نہ ہو......

گیڈو

ابّا، ابّا! آپ بھولے جاتے ہیں کہ جو لوگ بھوک سے مر رہے ہیں وہ تاخیر نہیں

برداشت کرسکتے! اس شخص کے محاسن ہمارے کس کام کے؟ آپ نجات کا ذکر کرتے ہیں، اپنا وعدہ پورا کیجئے!

مارکو

سچ ہے، میں پس وپیش کرنے میں غلطی کر رہا ہوں کیونکہ گو یہ اُن دو کے لئے جنھیں میں دنیا میں سب سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں ایک سخت مصیبت ہو......

گیڈو

اپنے حصہ کی مصیبت خواہ وہ کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو مجھے منظور ہے مگر میرے ابّا وہ دوسرا شخص کون ہی؟

مارکو

سُنو، میں بتاتا ہوں...... جب میں اس کمرے میں داخل ہوا تو یہ مجھے بہت تعجب خیز اور مشکل معلوم ہوتا تھا...... لیکن پھر نجات کے امکانات اس قدر زیادہ تھے کہ......

گیڈو

للّٰہ اب بتائیے!

مارکو

ہاں تو، فلارنس نے ہمارے مٹانے کی قسم کھائی ہے۔ وزیر جنگ نے اسے ضروری سمجھا ہے اور حکومت نے اس فیصلہ سے اتفاق کیا ہے۔ فیصلہ قطعی ہی لیکن

فلارنس عقل مندی اور عاقبت اندیشی کے پردے میں اپنی مکاری کو چھپائے ہے اور دنیا کو جسے مہذب بنانے کا بظاہر اُس نے بیڑا اٹھایا ہے یہ موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ قتل وخوں ریزی کا الزام اس کے ذمہ رکھے اس لئے وہ مشہور کردے گا کہ ہم نے اس کے ہمدردانہ شرط کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ شہر پر گولہ باری ہوگی۔ ہسپانوی اور جرمن کرایہ کی فوجیں ہم پر ٹوٹ پڑیں اور یہ کوئی دشوار بات نہیں۔ غارت گری سفاکی اور مالِ غنیمت کا لالچ اُن کے لئے کافی ہے! اک ذراسی باگ ڈھیلی کردینے کی ضرورت ہے اور فلارنس کے رہنمایانِ قوم یہ کہکے الگ ہوجائیں گے کہ اس دن سرکش فوج اُن کے قابو سے باہر ہوگئی..... ہمارا یہ حشر ہونا ہے اور اس تمام ادبار اور بے سروسامانی پر فلارنس ہی سب سے پہلے اظہار افسوس کرے گا اور اس سب کا ذمہ دار وہ انھیں کرایہ کی فوجوں کو ٹھرائیں گے جنہیں وہ دنیا کو دکھانے کے لئے یہ کام ختم ہوتے ہی اپنی ملازمت سے برطرف کردیں گے.....

گیڈو

ہاں فلارنس سے اور کیا توقع ہوسکتی ہے......

مارکو

تو سنو! ایسے ہی احکام ہیں جو پرنزوال کو کمشنرانِ جمہوریت سے ملے ہیں! اس گذشتہ ہفتے میں روزانہ اُسے مجبور کیا گیا کہ وہ آخری یورش سے فراغت حاصل

کرکے پیسا میں داخل ہو جائے لیکن مختلف بہانوں سے وہ اب تک رُکا رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اُس نے ایسے خطوط پکڑ رکھے ہیں جس میں کمشنروں نے جو اس کی ہر نقل و حرکت پر نگاہ رکھتے ہیں اس پر غداری کے الزامات لگائے ہیں۔ مختصر یہ کہ پیسا کی تباہی اور لڑائی کے خاتمہ پر بدنامی، سزا اور موت اب فلارنس میں اس کے اسی طرح منتظر ہیں جس طرح اس سے پیشتر ایک سے زیادہ ایسے ہی خطرناک سپہ سالار کے منتظر رہے ہیں۔ گویا وہ اپنے انجام سے واقف ہے۔ . . . . .

گیڈو

یہ سب سہی لیکن آخر وہ چاہتا کیا ہے؟

مارکو

اُسے یقین ہے ـــــ کم از کم جہاں تک کوئی ان متلوّن وحشیوں کے معاملہ میں یقین کر سکتا ہے ـــــ کہ اُن تیراندازوں کی جنھیں اُس نے خود فوج میں داخل کرایا ہے ایک معقول تعداد اس کا ساتھ دے گی۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوا تو سو جوان ہر وقت اس کے ساتھ ہیں جو اس کے لئے لڑنے مرنے کو تیار رہیں۔ اس کی تجویز ہے کہ جو لوگ اس کا ساتھ دینا پسند کریں وہ اس کے ساتھ پیسا آئیں اور مخالف سپاہ کے خلاف پیسا کی مدد کریں . . . . . .

گیڈو

ہمیں آدمیوں کی ضرورت نہیں ہے نہ اس کی فوج کی کمک کا لالچ ہمیں اس

سے گولیاں، بارود اور رسد چاہئے۔

مارکو

اسے پہلے ہی اندیشہ تھا کہ اس کی تجویز شاید تمہیں مشتبہ معلوم ہو اور رد کردی جائے اس لئے وہ تین سو گاڑیاں غلّہ اور گولہ بارود سے بھری ہوئی جو اس کے خیمہ پر ابھی ابھی آئی ہیں شہر میں پہونچا دینے کی ذمہ داری لیتا ہے۔

گیڈو

یہ وہ کیسے کرسکتا ہے؟

مارکو

مجھے معلوم نہیں۔ جنگ اور سیاست کی راہوں سے میں ناآشنا ہوں لیکن اس کا حکم بہر حال ناطق ہے۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ کمشنرانِ فلارنس کی مخالفت کے باوجود جب تک عنانِ اختیار اس کے ہاتھ میں ہے وہ مختار ہے اور علیحدہ وہ اُسے ایسے موقع پر کر نہیں سکتے کیونکہ فتح اس قدر قریب ہے اور فوج اس پر اعتماد رکھتی ہے اور شکار گویا پنجے میں ہے اس کام کے واسطے فلارنس کسی دوسرے اور بہتر موقع کا انتظار کرے گا۔

گیڈو

اچھا میں سمجھا۔ تو وہ ہمیں اس لئے بچاتا ہے کہ خود اپنے کو بچا سکے وہ انتقام چاہتا ہے۔ لیکن یہ مقصد میں سمجھتا ہوں دوسرے اور اس سے اچھے طریقہ سے

حاصل ہوسکتا ہے۔ اپنے دشمن کو بچانے میں اس کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ وہ کہاں جائیگا اور اس کا کیا حشر ہوگا؟ اور اس امداد کا وہ معاوضہ کیا چاہتا ہے؟

مارکو

میرے بیٹے! اب وقت آگیا ہے کہ الفاظ کی نرمی سختی سے بدل جائے، شیرینی میں تلخی زہر کا ذائقہ پیدا ہو جائے، جب کہ دو یا تین الفاظ اپنی اہمیت اور گلوگیری میں نوشتۂ تقدیر کے ہم پلّہ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔ میں یہ سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں کہ میرے الفاظ سے، میرے اندازِ بیان و طرزِ اظہار سے کتنی جانیں ضائع یا محفوظ ہوسکتی ہیں۔۔۔۔۔۔

گیڈو

آپ پس و پیش کیوں کرتے ہیں؟۔۔۔۔۔ منحوس سے منحوس خبر ہماری موجودہ ابتری میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتی۔۔۔۔۔۔

مارکو

میں تم سے کہہ چکا کہ پرنزوال عقل مند معلوم ہوتا ہے، وہ معقول اور نرم دل آدمی ہے۔۔۔۔۔ لیکن کون عقل مند ہے جس سے کوئی حماقت نہیں سرزد ہوتی؟ کون پارسا ہے جس کے دل کے اندر کبھی کوئی بیہودہ خیال نہیں گذرتا۔۔۔۔۔۔ کیا خود ہماری معقول پسندی ہمارے جذبۂ رحم و انصاف اور ہمارے حرص و ہوس اور اس دیوانگی کے درمیان جو روح کے دامن سے ہر وقت لپٹی رہتی ہے

برابر جنگ نہیں رہتی؟...... میں خود ایک سے زائد دفعہ کا شکست خوردہ ہوں اور
نہ معلوم کتنی دفعہ اور شکست کھاؤں گا اور اسی طرح شاید تم بھی کیونکہ ہم سب
کا یہی حال ہے۔ تمہیں ایک مصیبت کا سامنا ہے لیکن اگر تم غور کرو تو وہ مصیبت
نہیں ہے...... اور میں جو اس نام نہاد مصیبت کے مقابل اس کے بے شمار
خوشگوار نتائج، اسقدر کثیر انسانی مسرتیں اور آسائشیں ایسے واضح طور پر دیکھ رہا
ہوں اپنی جگہ پر اس غم سے زیادہ احمقانہ ایک وعدہ کر آیا ہوں...... اور میری
عقل اور بزرگی کا تقاضا ہے کہ وہ احمقانہ وعدہ احمقانہ طور پر پورا بھی کیا جائے،
وہ بزرگی جو عقل کے مقابلہ میں مصلحت کو ترجیح دیتی ہے...... اگر تم نے یہ
تجویز منظور نہ کی تو میں نے دشمن کے کیمپ میں واپس چلے جانے کا وعدہ کیا ہے...
..... وہاں میرا کیا حشر ہوگا؟...... موت اور تشدد شاید میرے بے معنی
اور مہمل وفاداری کا انعام ہو...... اور جاؤں گا میں ضرور...... گو میں
خوب جانتا ہوں کہ بیوقوفی خواہ اُس پر کیسی اور کتنی ہی رنگ آمیزی کی جائے
بیوقوفی ہی ہے لیکن میں وہ کر گزروں گا جسے میں خود دل سے پسند نہیں کرتا،
کیونکہ مجھ میں وہ ثابت قدمی اور استقلال نہیں ہے جو اُس شخص میں ہونا چاہیے جو
صرف عقل کی رہنمائی قبول کرتا ہے...... لیکن میں نے تم سے ابھی تک نہیں
کہا۔ آہ، دیکھو میں کیسا بہک جاتا ہوں فقرے کے بعد فقرہ گھڑتا ہوں لفظ پر لفظ
کھڑا کرتا ہوں تاکہ وہ لمحہ جو تصفیہ کُن ہے خواہ ذرا ہی دیر کے لئے ہو دور ہو جائے!

لیکن میں اپنے پس وپیش سے شاید تمہیں نقصان پہونچا رہا ہوں ...... اچھا تو دیکھو، میں کہتا ہوں ...... یہ تمام عظیم الشان لوازم مسرت و آسائش جنھیں میری آنکھیں دیکھ چکی ہیں، یہ غلہ اور شراب اور پھل سے لدی پھندی گاڑیاں، یہ بھیڑوں کے گلّے اور دوسرے مویشیوں کے غول کے غول جو ہماری بھوکی رعایا کا ہفتوں تک پیٹ بھرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں، یہ بارود سے بھرے ہوئے پیپے اور سیسہ کی سیخیں جن سے فلارنس پر فتح حاصل کی جاسکتی ہے اور پیسا میں امن وخوشی واپس بلائی جاسکتی ہے یہ تمام چیزیں ہمارے شہر کو اسی رات روانہ کردی جائیں گی اگر تم اس کے عوض پرنزوال کے پاس اُسے بھیج دوگے ـــــــ اور وہ صبح کی پہلی کرن کے ساتھ واپس آجائے گی ـــــــ لیکن فتح اور اطاعت کے واسطہ میں وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اکیلی ہو اور صرف چادر اوڑھے ہوئے ......

گیڈو

کون؟ کسے بھیج دوں؟ آپ نے یہ نہیں بتایا ......

مارکو

گیو وانا کو۔

گیڈو

کیا! اپنی بیوی کو؟ ...... وانا کو؟ ......

مارکو

ہاں، اپنی وانا کو ...... آخر مجھے کہنا ہی پڑا!

گیسڈو

لیکن وانا ہی کیوں جائے؟ کیا اور ہزاروں عورتیں نہیں ہیں؟

مارکو

یہ اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ حسین ہے اور وہ اس کا عاشق زار ہے۔۔۔۔

گیسڈو

عاشق زار! اس نے اُسے کہاں دیکھا؟ وہ اُسے کیا جانے!

مارکو

اس نے اسے دیکھا ہے۔ وہ اسے جانتا ہے لیکن یہ نہیں بتاتا کہ کب اور کہاں۔۔۔۔

گیسڈو

لیکن وانا، وانا نے بھی اُسے دیکھا ہے؟ وہ دونوں کہاں ملے؟

مارکو

اس نے اُسے کبھی نہیں دیکھا یا کم از کم اُسے یاد نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

گیسڈو

یہ آپ کو کیسے معلوم؟

مارکو

وانا نے مجھ سے خود کہا۔۔۔۔۔۔

گیسڈو

کیا؟

مارکو

یہاں تمہارے پاس آنے سے پہلے ......

گیڈو

کیا آپ نے اس سے کہدیا؟

مارکو

سب ......

گیڈو

کیا! اس سے ایسی ذلیل بات کی طرف اشارہ کرنے کی آپ کو ہمت ہوئی؟

مارکو

ہاں .....

گیڈو

اور اُس نے کیا کہا؟ ......

مارکو

کچھ نہیں ...... اس کا رنگ فق ہوگیا: وہ میرے پاس سے چلی گئی .....

گیڈو

آہ، اُس نے خوب کیا! ...... یہ شاید اس سے بہتر تھا کہ وہ آپ کو ملامت کرتی یا آپ کے قدموں پر سر رکھ دیتی ...... بے شک، یہ بہتر تھا ...... اس کا رنگ

فق ہوگیا اور وہ آپ کے پاس سے چلی گئی۔ ۔ ۔ ۔ یہی ایک فرشتہ کرتا، وانا سے ایسی ہی توقع تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُس میں کہنا ہی کیا تھا؟ کچھ نہیں! اور ہم بھی کیا کہہ سکتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آؤ میرے دوستو، ہم فصیلوں پر واپس جائیں اور اپنی جانیں تلف کر دیں کیونکہ مرنا تو بہر حال ہے، پھر آبرو کھونے سے کیا حاصل۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مارکو

آہ، گیڈو، میں جانتا ہوں، بڑی جان کاہ مشکل کا سامنا ہے! لیکن ایک مصیبت سر پر آ ہی گئی ہمیں ضبط کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور عقل کو مہلت دینا چاہیئے کہ وہ فرض اور ذاتی رنج میں امتیاز کر سکے! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

گیڈو

فرض! میرا فرض ظاہر ہے۔ آپ کی قاتل تجویز مجھ پر ایک اور صرف ایک فرض عائد کرتی ہے۔ مجھے غور کرنے کے لئے مہلت کی ضرورت نہیں۔

مارکو

پھر بھی تمہیں اپنے سے سوال کرنا چاہیئے کہ آیا تمہیں ایک پوری قوم کو تباہ کرنے کا حق حاصل ہے، آیا ہزار ہا جانیں تلف کر دینا حد سے زیادہ گراں قیمت تو نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر اس فیصلہ پر تنہا تمہاری خوشی کا دارو مدار ہوتا تو خیر تمہاری، موت کو ترجیح دینے میں ایک بات بھی گو میرے نزدیک، کہ اب بوڑھا اور قبر میں پیر لٹکائے ہوئے ہوں، میں نے بہت سے انسان اور اس لئے بہت سے آلام انسانی دیکھے ہیں میرے

نزدیک کوئی اخلاقی یا جسمانی برائی ایسی نہیں جس کا ارتکاب کسی کو موت کے گھاٹ اتارنے سے افضل نہ ہو، سرد اور بھیانک موت اور اس کی ابدی خاموشیاں! ...... اور یہاں تو کتنی ہزار جانیں خطرہ میں ہیں، یہاں تمہارے مسلح بھائیوں اور ان کے بیوی بچوں کا سوال ہے ...... اگر تم ایک احمق کی پاگل تجویز کے سامنے اپنا سر جھکا دوگے تو وہ فعل جس میں تمہیں اس وقت سفاکی اور بے رحمی نظر آتی ہے آنے والی نسلوں کی نظر میں ایک مستحسن و محمود فعل قرار پائے گا کیونکہ وہ واقعات کو زیادہ ٹھنڈے دل، زیادہ انصاف اور زیادہ ہمدردی سے دیکھیں گی ...... یاد رکھو، جان کی حفاظت سے بہتر دنیا میں کوئی فعل نہیں۔ محاسن، اوصاف، نظریے غرض کہ تمام صفات انسانی جنہیں ہم عزت اور حرمت اور وفا کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کے سامنے ہیچ ہیں ...... تمہاری اس وقت صرف ایک خواہش ہے کہ اس مشکل کا مردانہ وار مقابلہ کرو، کہ مصیبت کسی طرح ٹل جائے اور دامنِ حرمت بے داغ رہے لیکن تمہارا یہ خیال کہ جان دیدینا انتہائی جرأت ہے غلط ہے ...... سب سے زیادہ مردانہ، سب سے زیادہ بہادرانہ وہ فعل ہے جو سب سے زیادہ ایثار کا طالب ہو اور موت اکثر زندگی سے کہیں زیادہ آسان ہوتی ہے ......

گیڈو

آپ میرے باپ ہیں؟

مارکو

ہاں، اور تمہارا باپ ہونے پر فخر بھی کرتا ہوں ...... آج تم سے اختلاف کرکے

میں خود اپنے سے اختلاف کر رہا ہوں اور میری نظر میں تمہاری وقعت کم ہو جاتی اگر تم بغیر حجت کے میری تجویز مان لیتے......

گیڈو

ہاں، آپ میرے باپ ہیں۔ آپ اس کا ثبوت دے چکے ہیں کیونکہ آپ بھی موت ہی کو ترجیح دیں گے اور چونکہ میں اس گندے معاہدہ کو نامنظور کرتا ہوں آپ دشمن کے خیمہ کو واپس چلے جائیں گے اور وہاں فلارنس کے آخری فیصلے کے سامنے سر جھکائیں گے......

مارکو

میرے بیٹے یہاں تنہا میرا سوال ہے ــــــ ایک کمزور اور ناکارہ انسان جس کی زندگی تھوڑے دن کی اور ہے، ایک ایسا آدمی جس کی ذات سے کسی کا فائدہ نہیں ــــــ اور اسی لئے میں نے کہا کہ میں ایک قدیم اور معروف غلطی کو حق بجانب اور عقل کے فیصلے کو مسترد قرار دیتا ہوں...... مجھے خبر نہیں میں وہاں کس لئے جاؤں گا...... میری روح میرے اس بڈھے جسم میں بالکل مثل ایک نادان بچے کے رہی ہے اور میں اس زمانہ کا انسان ہوں جب کہ عقل ہی عقل پر تکیہ نہیں کیا جاتا تھا...... لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ ماضی کے اسقدر اثرات مجھے ایک احمقانہ معاہدۂ باطل کرنے کی کسی طرح اجازت نہیں دیتے......

گیڈو

میں بھی آپ کے نقش قدم پر چلوں گا......

مارکو

کیا مطلب؟

گیڈو

میں آپ کی تقلید کروں گا۔ میں بھی ماضی کے اُن اثرات سے فائدہ اُٹھاؤں گا جنھیں اب آپ مہمل اور بے معنی قرار دیتے ہیں، حالانکہ خوش قسمتی سے آپ اب بھی انہیں پر کاربند ہوں گے......

مارکو

جہاں اوروں کا سوال ہو میں انھیں اپنے سے علیحدہ سمجھتا ہوں اور چونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری روح کو میری حوصلہ افزائی، میرے وعدہ کی قربانی کی ضرورت ہے اس لئے میں اپنے دل میں ایفائے عہد سے انکار کرتا ہوں اور تم سے کہتا ہوں کہ تمہارا فیصلہ جو کچھ بھی ہو میں وہاں واپس نہ جاؤں گا......

گیڈو

بس! بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ایک بیٹا اپنے گمراہ باپ سے نہیں کہہ سکتا......

مارکو

نہیں میرے بیٹے، جو جی میں آئے کہو: اپنے غم و غصّہ کے الفاظ کو آزادی سے اپنے دل سے نکلنے دو...... میں انھیں تمہارے نہایت مناسب اور واجب رنج کا ثبوت سمجھوں گا...... تمہارے الفاظ سے میری محبتِ پدری میں فرق نہیں آ سکتا......

لیکن یہ خیال رکھو کہ مجھے برا بھلا کہنے کے بعد تمہارے دل میں بد دعا کی جگہ عقل اور رحم کا جذبہ قیام لے لے......

گیڈو

بس بس! میں اب زیادہ نہیں سن سکتا...... ذرا خیال تو کیجیئے آپ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہیں کیونکہ اس موقع پر آپ ہیں جو عقل، پاکیزہ اور قابلِ احترام عقل سے گریز کر رہے ہیں، آپ جن کی عقل موت کے خوف سے جاتی رہی ہے...... موت مجھے نہیں ڈرا سکتی...... میں اب بھی وہ وقت یاد کرا سکتا ہوں جب آپ مجھے حوصلہ اور ہمت کی تلقین کرتے تھے، جب خود آپ کی ہمت سن وسال اور فضول مطالعۂ کتب سے پست نہیں ہوئی تھی...... ہم اس کمرے میں اکیلے ہیں، کسی نے آپ کی اس قابلِ رحم کمزوری کو نہیں دیکھا ہے اور میں اور میرے دونوں نائب اس راز کو جسے افسوس کہ زیادہ عرصہ تک نہیں چھپایا جا سکتا پوشیدہ رکھیں گے. ہم یہ سارا واقعہ اپنے سینوں میں دفن کر دیں گے اور اب ہمیں اپنی ساری توجہ آخری جدوجہد کی طرف منعطف کرنی چاہیئے......

مارکو

نہیں، میرے بیٹے، پوشیدہ تو یہ راز رکھا نہیں جا سکتا کیونکہ عمر اور مطالعہ نے جنھیں تم اس قدر بے کار سمجھتے ہو مجھے بتایا ہے کہ کسی حالت میں انسان کی جان لینا اچھا نہیں ہے اور گو مجھ میں اُس حوصلہ کی کمی ہو جس کے سوا تمہارے دل میں

کسی چیز کی وقعت نہیں خدا کا شکر ہے کہ مجھ میں ایک دوسرے قسم کا حوصلہ ہے جو شاید اس حوصلہ کی طرح منور خیرہ کن اور عام نظروں میں مقتدر نہ ہو، محض اس لئے کہ وہ اس قدر نفع بخش نہیں ہے اور لوگ اسی حوصلہ کی زیادہ قدر کرتے ہیں جو زیادہ ایثار کا طالب ہو...... اس حوصلہ کی بدولت میں اپنے باقی ماندہ فرض کو ادا کرنے کے قابل ہوں گا......

گیڈو

اور وہ فرض کیا ہے؟

مارکو

میں اس کام کو تکمیل تک پہونچاؤں گا جسے میں نے ایسی ناکامی سے شروع کیا ہے.... تمہیں فیصلہ کرنے کا حق ضرور ہے لیکن صرف تمہیں کو نہیں..... اور تمام لوگ جن کی زندگی یا موت کا انحصار اس وقت کے فیصلہ پر ہے اپنے مستقبل سے باخبر ہونے اور جن شرائط پر اُن کی نجات کا دارومدار ہے اُن کے جاننے کا حق رکھتے ہیں.......

گیڈو

میری سمجھ میں آپ کی باتیں نہیں آتیں، کم از کم مجھے اُمید ہے کہ نہیں آتیں۔ آپ کہہ رہے تھے.......

مارکو

کہ اس کمرے سے نکل کر میں فوراً تمام لوگوں کو وہ تجویز بتا دوں گا جو پرنزوال

نے پیش کی ہے اور جسے تم نے نامنظور کیا ہے ......

گیڈو

اچھا، اب میں سمجھا۔ مجھے افسوس ہے کہ فضول بحث و مباحثہ نے ہمیں اس نتیجہ پر پہونچایا اسی طرح جس طرح مجھے اس کا افسوس ہے کہ آپ کی کج فہمیوں نے مجھے آپ کی بزرگی اور تقدس کی شایانِ شان عزت کرنے سے باز رکھا ...... لیکن یہ ایک بیٹے کا فرض ہے کہ وہ اپنے باپ کو کج فہمیوں سے باز رکھے اور جب تک پیسا کا وجود باقی ہے میں اس کے سیاہ و سفید کا مالک ہوں اور اس کی حرمت کا امین ...... بورسو، اور ٹوریلو، میں ابّا کو تمہارے سپرد کرتا ہوں اس وقت تک کہ ان کا ضمیر اُن کے اندر از سرِ نو بیدار ہو۔ اب بھی کچھ نہیں گیا ...... کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی ...... ابّا میں آپ کو معاف کرتا ہوں اور آپ بھی مجھے معاف کردیں گے جب کہ آخری لمحہ پر آپ یاد کریں گے کہ آپ نے کبھی مجھے خود داری اور بے خوفی کی تعلیم دی تھی ......

مارکو

میرے بیٹے، تمہیں معاف کرنے کے لئے مجھے آخری لمحہ کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے ..... میں تمہاری ہی طرح کرتا ...... اور تم مجھے مقید کرلو لیکن میرے راز کو نہیں قید کرسکتے کیونکہ وہ افشا ہوچکا ہے اور طشت از بام ہوکے رہے گا ......

گیڈو

کیا مطلب؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

مارکو

کہ اسی وقت پرنزوال کی تجویز پر جماعت وزرا غور کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

گیڈو

وزرا؟ ان سے کس نے کہا؟

مارکو

یہاں آنے سے پہلے میں نے اُن سے بھی کہدیا۔۔۔۔۔۔

گیڈو

آپ نے؟ نہیں، نہیں، یہ ناممکن ہے! آپ کتنے ہی خوف زدہ کیوں نہ ہوں، بڑھاپے کی وجہ سے آپ کا دل کتنا ہی بےحس کیوں نہ ہوگیا ہو آپ کو میری روح کی تنہا مسرت، میری محبت، ہماری ازدواجی زندگی کا حُسن، اس کی لطافت اور پاکیزگی ان اجنبیوں، ان مفلوک الحال دوکانداروں کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہئے تھی جو اسے بھی نمک اور تیل کی طرح تولیں گے۔۔۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔۔ میں یقین نہیں کروں گا جب تک میری آنکھیں خود نہ دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔ اور اُس وقت میں آپ کو، ہاں آپ کو جنھیں میں ابّا کہتا ہوں، جن سے مجھے محبت تھی اور جنھیں میں سمجھتا تھا میں پہچانتا ہوں، جن کے نقشِ قدم پر چلنے، جن کی تقلید کرنے کو میں اپنی سعادت جانتا تھا۔۔۔۔ آہ آپ کو بھی میں اسی دہشت اور نفرت سے دیکھوں گا جس سے میں اس بزدل اور کمینے درندہ کو دیکھ رہا ہوں جس کے ہاتھوں ہمیں یہ ذلت اور رسوائی دیکھنی پڑی تھی!

مارکو

میرے بیٹے تم ٹھیک کہتے ہو۔ تم مجھے نہیں جانتے اور اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ جب بڑھاپا مجھ پر غالب آتا گیا تو میں نے تم سے نہیں بتایا کہ زندگی اور محبت اور انسانی غموں اور خوشیوں کی نسبت میرے خیالات میں زمانہ کے ساتھ ساتھ کیا کیا انقلابات ہوئے...... اگر میں نے تمہیں ان تمام خیالات سے جو میرے دل میں گذر رہے تھے، اُن توہمات سے جو زائل ہو رہے تھے اور اُن حقائق سے جو مجھ پر منکشف ہو رہے تھے اس سے پیشتر آگاہ کیا ہوتا تو آج میں تمہارے سامنے ایک اجنبی کی حیثیت سے نہ کھڑا ہوتا جس سے تمہیں نفرت پیدا ہو چلی ہے.....

گیڈرو

کم از کم مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے آپ کو جلد پہچان لیا.... رہے باقی امور..... یہ بتانا کہ جماعتِ وزرار کا فیصلہ کیا ہوگا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اپنی جانیں بچانے کے لئے انھیں صرف ایک آدمی کو قربان کرنا ہے اور یہ کس قدر آسان بات ہے ایسے موقعوں پر بڑے بڑے عالی حوصلہ لوگوں کی ہمت جواب دے جاتی ہے یہ بیچارے غریب دہقان اور تاجر کس شمار میں ہیں! تاہم انہیں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اُن کا یہ مطالبہ حد سے زیادہ ہے۔ انھیں مجھ سے ایسی اُمید رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ اُن کے لئے میں نے اپنا خون بہانے سے دریغ نہیں کیا۔ اُن کی خاطر محنت مشقت کرنے میں دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھا۔ اس سارے طولانی محاصر

ہیں میں نے اپنی جان تک اُن سے عزیز رکھنے کی فکر نہیں کی۔۔۔۔۔ مگر بس۔ یہ کافی ہے اور اس سے زیادہ میں اُن کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ وآنا میری بیوی ہے! وہ خالص میری چیز ہے اور ابھی عنانِ اختیار میرے ہاتھ میں ہے! میرے اسٹریڈیو والے کم ازکم میرا ساتھ دیں گے۔ میرے پاس تین سو آدمی ہیں جو صرف میری سنیں گے اور اُن بزدلوں کے مشوروں کی طرف سے اپنے کان بہرے کرلیں گے۔

مارکو

تم غلطی پر ہو میرے بیٹے! پیسا کے وزرائنے جن کا ذکر تم اُن کا فیصلہ سننے بغیر اس قدر حقارت سے کرتے ہو اس مصیبت میں ایک قابلِ تعریف عالی حوصلگی اور ہمت کا ثبوت دیا ہے! انھوں نے اُس آزادی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جو ایک عورت کی محبت کی قربانی سے حاصل ہو اور جب میں اُن کے پاس سے چلا اور تمہارے پاس آنے لگا وہ وآنا کو بلوا رہے تھے کہ وہ اس سے کہیں کہ شہر کی قسمت کا وہ خود فیصلہ کرے۔۔۔

گیڈو

کیا! اُن کی یہ جرأت! میری عدم موجودگی میں اُنہوں نے اُس خبیث ملعون کے بیہودہ الفاظ دُہرانے کی اُنھیں ہمت ہوئی!۔۔۔۔ میری وآنا!۔۔۔۔ جب میں اس کے بھولے سے چہرے کا خیال کرتا ہوں جو ایک نگاہِ بیباک سے تمتما اُٹھتا ہے، اس کی احساس اور بیدار پاک دامنی اور عصمت کا خیال کرتا ہوں جس سے اُس کے حسن و جمال میں ایک تقدس، ایک برگزیدگی پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔ آہ میری وآنا ان بے حیا بدشگون ان زرد رو، مکار چھوٹے تاجروں کے درمیان جو اُسے اب تک ایک لاہوتی شے

سمجھتے تھے گئی ہوگی! "جاؤ" اُن ملعونوں نے اس سے کہا ہوگا "وہاں، اس خبیث کے پاس تنہا اور برہنہ جاؤ اور اس کا حکم بجالاؤ!" آہ، بے شک۔ یہ اُن کی کیا کم شرافت تھی کہ انھوں نے اس پر جبر نہیں کیا! انھیں معلوم تھا نا کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ اس کی رضا کے طالب ہیں اور میری رضا —— میری رضا طلب کرنے کی کسے ہمت ہوسکتی ہے؟

مارکو

میرے بیٹے کیا میں نے تمہاری رضا طلب نہیں کی؟ اور تم مجھ سے انکار کروگے تو بالآخر وہ بھی آئیں گے.....

گیڈو

آنے دو...... وانا نے ہم دونوں کی طرف سے جواب دے دیا ہوگا......

مارکو

مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوا ہوگا اور خدا کرے تمہیں اُس کا جواب منظور ہو......

گیڈو

اُس کا جواب! کیا آپ کو اس کے جواب میں شبہ ہے؟ آپ کو جو اُسے اچھی طرح جانتے ہیں، جنھوں نے اُسے اُس دن سے برابر دیکھا ہے جب سے کہ وہ اپنی آنکھوں میں محبت کی مسکراہٹ لئے پہلے پہل اسی کمرے میں جس میں آج آپ اُسے فروخت کر رہے ہیں داخل ہوئی۔ آپ کو اُس کے جواب میں شبہ ہے؟

مارکو

میرے بیٹے، ہم میں سے ہر شخص ایک دوسرے کو اپنے پر قیاس کر کے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ خود اپنے کو کتنی محدود حد تک پہچانتا ہے.....

گیڈو

ہاں، شاید یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کو پہچاننے میں دھوکا کھایا! لیکن کاش میری آنکھیں دوبارہ اس قسم کا دھوکا کھانے سے پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں!

مارکو

میرے بیٹے، تمہاری آنکھیں ایک بہشتی نور کے زیر اثر اور کھلنے کو ہیں...... یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ میں نے وانا میں ایک طرح کی قوت دیکھی ہے جو تمہاری نظر سے اب تک پوشیدہ رہی اور یہی چیز ہے جس کی بنا پر مجھے اس کے جواب کی طرف سے ذرا شبہ نہیں.....

گیڈو

آپ کو ذرا شبہ نہیں! آہ یقین کیجئے مجھے بھی شبہ نہیں!! اور میں اُس کا جواب آنکھ بند کر کے ابھی سے منظور کرتا ہوں! اگر اُس کا اور میرا جواب ایک نہ ہوا تو میں سمجھوں گا کہ اپنی سب سے پہلی ملاقات کے سب سے پہلے لمحے سے اس ایک عظیم لمحہ غم تک ہم ایک دوسرے کو سمجھنے سے قاصر رہے...... گویا ہم دونوں کی محبت ایک فریب، ایک بہت بڑا جھوٹ تھی، جو آج خاک میں ملتی ہے اور گویا اُس کا حسن، اس کے حسن کی ہر ادا جس پر میں مٹتا تھا خود میرے سادہ دماغ کا حسن خیال تھی، میرے وفا کا

دل کا محض ایک عکسِ شوق جو دنیا میں ایک صرف ایک مسرّت چاہتا تھا، جو ایک دھندلے داغ، ایک مٹ جانے والے دھبّے، ایک بے روح اور بے جان چیز کی پرستش کرتا رہا .....

[باہر مجمع میں "وانا، وانا" کی آوازیں پہلے بہت آہستہ آہستہ پھر زور زور سے سنائی دیتی ہیں۔ پشت کا دروازہ کھلتا ہے اور وآنا تنہا اور پریشان کرے میں قدم رکھتی ہے۔ مجمع جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر آنے ڈرتا ہے دروازے پر ٹھٹک کے رہ جاتا ہے۔ گیڈو، وآنا کو دیکھتا ہے اور اس کی طرف زور سے لپکتا ہے۔ اپنے ہاتھ اس کی کمر میں ڈال دیتا ہے اور اُسے جوش کے ساتھ اپنے گلے سے لگاتا ہے۔]

گیڈو

میری وآنا! ...... ان لوگوں نے تم سے کیا کہا، کیا کیا! ..... نہیں نہیں تم اپنی زبان سے کچھ نہ کہو ...... مجھے صرف تمہاری آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی ضرورت ہے ــــــ وہاں ہر چیز اب تک وفاداری، پاکبازی اور صداقت کے نور سے معمور ہے، گویا ایک چشمہ ہے جس میں فرشتے غسل کرتے ہیں ......

آہ! یہ بیوقوف لوگ! میں تمہاری جس چیز پر مرتا ہوں وہ اُسے ذرا بھی مجروح نہیں کر سکتے۔ وہ ناداں بچے ہیں جو آسمان پر ڈھیلے پھینکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اُسے چھو لیں گے! ...... جب اُنہوں نے تمہاری آنکھوں پر نظر ڈالی ہوگی تو اُن کے الفاظ اُن کے لبوں پر سمٹ کے رہ گئے ہوں گے ..... تمہیں جواب دینے کی ضرورت نہ ہوئی ہوگی ــــــ تمہاری ایک نگاہ کافی ہوئی ہوگی ... . اور بس تمہارے اور اُن کے درمیان، تمہارے اور اُن کے خیالات کے

درمیان ایک نہر حائل ہو گئی ہوگی، زندگی اور محبت کا ایک بے پایاں سمندر۔۔
۔۔۔ لیکن دیکھو، یہاں ایک شخص ہے جسے میں اپنا باپ کہتا ہوں۔۔۔۔۔۔ یہ اپنا
سر جھکائے ہیں، سفید بالوں نے اُن کا سر چھپا رکھا ہے۔۔۔۔۔ ہمیں اُنھیں معاف
کر دینا چاہیئے، وہ بڈھے اور نابینا ہیں۔ ہمیں اُن پر ترس کھانا چاہیئے، ہمیں کوشش
کر کے ترس کھانا چاہیئے؛ ہماری آنکھیں اُن کے لئے بے معنی ہیں، وہ ہم سے کسقدر
دور ہو گئے ہیں!۔۔۔۔۔۔ وہ بالکل اجنبی ہو گئے ہیں۔ ہماری محبت اُن کے غمزدہ
بڑھاپے پر سے اس طرح گذر گئی جیسے اپریل کی ننھی ننھی بوندیاں پتھر کے ٹکڑوں پر سے
بغیر کوئی نمی چھوڑے گذر جاتی ہیں۔۔۔۔۔ ہماری محبت کی اُن کے نزدیک کوئی قیمت
نہیں؛ وہ اس جنس سے ناآشنا نکلے۔۔۔۔۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی اسی طرح ایک
دوسرے کو چاہتے ہیں جیسے وہ لوگ جو چاہ کے معنی بھی نہیں جانتے۔۔۔۔۔ وہ نہیں
سمجھتے، اُنھیں الفاظ کی ضرورت ہے۔۔۔۔ اُنھیں الفاظ سناؤ، اُنھیں اپنا جواب بتاؤ۔

وانا

[مارکو کے قریب جا کے] میرے ابا جان! میں آج کی رات جاؤں گی۔

مارکو

[اُس کو چومتے ہوئے] میری بیٹی، مجھے معلوم ہے۔۔۔۔۔۔

گیڈو

کیا! تم کیا کہتی ہو؟

وانا

گیڈو، میں جاؤں گی، میرا جانا ضروری ہے، مجھے حکم ماننا لازمی ہے۔۔۔۔

گیدڑو

حکم ماننا؟ کس کا حکم ماننا؟ بتاؤ!

وانا

میں آج رات پرنزوال کے خیمہ پر جاؤں گی......

گیدڑو

اس کے ساتھ مرنے کو، اُسے مارنے کو؟ اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا۔ ہاں، ہاں، اس جانے میں ایک بات ہے۔

وانا

اگر میں اُسے مار ڈالوں تو خود میرا شہر نہیں بچے گا.......

گیدڑو

کیا! تو، تو تم اُسے چاہتی ہو؟ تم کتنے دن سے اُسے چاہتی ہو؟

وانا

میں اُسے جانتی بھی نہیں، میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا......

گیدڑو

لیکن تم نے سنا ہے۔ ہاں، ہاں، تم نے سنا ہے، لوگوں نے تم سے کہا ہے......

وانا

کچھ نہیں، کسی نے ابھی کہا کہ وہ بہت بڑھا آدمی ہے......

گیدڑو

بڈھا نہیں ہے۔ جوان ہے، خوبصورت ہے۔ مجھ سے کہیں زیادہ کم عمر، ارے اللہ!

وہ مجھ سے کچھ اور مانگتا تو میں اس کے پاس گھٹنوں کے بل چلا گیا ہوتا! یا اپنی بیوی کو ساتھ لیکر کسی صحرا کو نکل جاتا یا باقی زندگی چوراہوں پر بھیک مانگ کر کاٹ دیتا! ...... لیکن یہ، یہ! دنیا کی تاریخ میں کہاں ہے کو کسی فاتح نے یہ جرأت ——— [ونا کے پاس جاکر اور اس کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کے] آہ، ونا، میری ونا، مجھے یقین نہیں آتا! یہ آواز جو میں نے ابھی سنی تمہاری تو نہ تھی؟ یہ ابا کی تھی، ابا کی تھی نا؟ نہیں میں نے تمہاری آواز نہیں سنی ...... تم مجھ سے کہو کہ مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی، کہ تمہاری محبت، تمہاری ہر وہ چیز جس پر میں فریفتہ ہوں زبانِ حال سے "نہیں نہیں" کہہ رہی تھی، صرف الفاظ نکالتے ہوئے جھجکتی تھی! ... . ونا، میں تم سے کہتا ہوں میں نے کچھ نہیں سنا، کچھ نہیں ..... کسی آواز نے خاموشی کو نہیں توڑا ...... مگر دیکھو، تمہیں اب یہ کھولنا چاہئیں، ... سب جواب کے منتظر ہیں ...... کسی نے تمہارا جواب نہیں سنا ...... سب وہ الفاظ سننا چاہتے ہیں جو تمہیں ضرور کہنا چاہئیں، جلدی کہو، جلدی، تاکہ سب آگاہ ہو جائیں۔ پیمانِ محبت کی تکرار کرو اور اس خواب کو باطل ثابت کرو ...... خدا کے لئے وہ لفظ زبان سے نکالو جس کے لئے میں بیقرار ہوں، وہ لفظ جسے تمہاری زبان سے نکلنا چاہیئے اگر تم چاہتی ہو کہ میری نظروں میں دنیا تیرہ و تار نہ ہو جائے! .....

ونا

آہ گیڈو، میں سمجھتی ہوں کہ یہ صدمہ برداشت کرنا کس قدر مشکل ہے .....

گیڈو

[یکدم اسے اپنی آغوش سے پھینک کر] صدمہ برداشت کرنا کس قدر مشکل ہے!

تم سمجھتی ہو، تم سمجھتی ہو؟ کیا یہ سارا صدمہ مجھی کو برداشت کرنا نہیں ہے، صرف مجھے جو محبت کرتا رہا؟ تم نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی! کبھی نہیں، یہ مجھ پر اب روشن ہو رہا ہے! اس سب کا میں کیا مطلب سمجھوں؟ تم مجھے چھوڑنے پر خوش ہو، تم اس شخص کو چاہتی ہو، کون کہہ سکتا ہے! آہ، لیکن ابھی تو میں خود مختار ہوں کسی کے بکنے سے کیا ہوتا ہے...... اور تم سمجھتی ہو کہ میں یہ سب واقعات ہوتے خاموش کھڑا دیکھتا رہوں گا؟...... اس کمرے کے نیچے ایک کال کوٹھری ہے، ایک تنگ و تاریک زنداں، تم وہاں پھنکوا دی جاؤ گی اور میرے اسٹریڈیو والے سپاہی تمہاری حفاظت کریں گے، یہاں تک کہ تمہاری بہادری ٹھنڈی پڑ جائے اور تم میں فرض شناسی پیدا ہو جائے..... اسے لیجاؤ!...... میں نے کہدیا، یہ میرا حکم ہے! جاؤ میرے حکم کی تعمیل کرو!

وانا

گیڈو، گیڈو، یقیناً مجھے تم کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے.....

گیڈو

کوئی نہیں سنتا! یہاں کوئی نہیں جو میرا حکم بجا لائے! بورسو، ٹوریبلو، کیا تمہارے بازو پتھر کے ہو گئے؟ کیا میری آواز نہیں سنائی دیتی؟..... یہ کون لوگ ادھر کھڑے ہیں سنتے ہو؟ تم لوگ وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو، تم نے میرا حکم نہیں سنا؟ میں انھیں پکارتا ہوں: وہ جگہ سے نہیں ہلتے..... اسے یہاں سے لیجاؤ میں کہتا ہوں!..... لیجاؤ، لیجاؤ!..... آہ، میں سمجھا! وہ ڈرتے ہیں، وہ زندہ رہنا

چاہتے ہیں ـــــ زندہ رہنا بس اس کے علاوہ انھیں کسی بات کی فکر نہیں!
اُن کی زندگی کی خاطر مجھے مرجانا چاہیئے، لیکن یوں نہیں! ...... نہیں، نہیں، یہ
تو بہت آسان ہے ...... یہاں میں اس مجمع کے خلاف تنہا ہوں اور مجھی کو قربان
ہوجانا چاہیئے ...... لیکن میں ہی کیوں، تم کیوں نہیں! تمہاری سب کی بیویاں
ہیں! ...... [اپنی تلوار میان سے آدھی نکال کر او رداناؔ کی طرف بڑھ کے] اور
اگر میں موت کو بے عصمتی پر ترجیح دوں تو کیسا رہے؟ ...... یہ تمہارے وہم میں بھی نہ تھا؟
...... لیکن دیکھتی ہو مجھے صرف ہاتھ اُٹھانے کی دیر ہے ـــــ

دانا

گیڈو! اگر تمہاری محبت اجازت دے ......

گیڈو

"اگر تمہاری محبت اجازت دے"! آہ، تم محبت کا ذکر کرتی ہو، تم کہ جسے محبت کے
لفظ کے معنی بھی نہیں معلوم! تم کہ تمہاری روح میں کبھی ایک لمحہ کے لئے محبت کا گذر
نہیں ہوا! اب جو میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے ایک ریگستان سا نظر آتا ہے ـــــ
ایک ریگستان جہاں ہر چیز خشک، مردہ اور جھلسی ہوئی ہے ...... ایک آنسو بھی
نہیں، ایک آنسو نہیں! ...... میں کیا تھا تمہاری نظر میں میری کیا حیثیت تھی؟
ایک شخص جس نے تمہیں پناہ دی اور بس! ...... کاش تم نے ایک لمحہ کے
لئے ......

دانا

گیڈو، مجھے دیکھو، میری طرف دیکھو! کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟ گیڈو میں تم

سے کیا کہوں؟ میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جن میں اپنے جذبات کو بیان کروں؟
میں صرف ایک لفظ کہہ سکتی ہوں اور میری ساری طاقت مجھے جواب دے رہی
ہے!...... میں صرف تمہاری ہوں ...... میں تم سے محبت کرتی ہوں! میں
دنیا میں ہر چیز کے لئے تمہاری ممنونِ احسان ہوں!...... مگر میں جاؤں گی، میرا
جانا بالکل لازمی ہے، ضروری ہے......

گیڈو

[اپنے پاس سے اُسے دھکّا دیکر] بہت خوب! جاؤ! یہاں سے چلی جاؤ! اس
کے پاس جاؤ، میں نے تمہیں چھوڑا۔ جاؤ! اب سے تم میری نہیں ہو....

وانا

[اُس کا ہاتھ تھام کر] گیڈو!......

گیڈو

[دھکّا دے کر ہٹاتے ہوئے] آہ، ان پیارے، نرم ہاتھوں سے مجھے نہ پکڑو
...... ابّا سچ کہتے تھے، انہوں نے تم کو مجھ سے زیادہ پہچانا...... ابّا اسے
لیجئے آپ ہی نے اس کام کا آغاز کیا ہے آپ ہی اسے انجام تک پہونچائے.... اسے
اس آدمی کے خیمہ پر لیجائیے میں یہاں کھڑا آپ دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتا رہوں گا
...... لیکن یہ نہ خیال کیجئے گا کہ جو روٹی اور گوشت یہ عورت خریدے گی اُس میں
میرا کوئی حصہ ہوگا...... میرے لئے صرف ایک راہ ہے اور وہ آپ بہت

جلد سن لیں گے......

وانا

[اس کے گلے میں باہیں ڈال کے] گیڈو، میری طرف دیکھو، میری طرف سے اپنی نگاہیں نہ پھیرو — ارے اللہ!... مجھے اپنی آنکھیں دیکھنے دو گیڈو......

گیڈو

اچھا تو دیکھو! میری آنکھیں خوب دیکھو اور پڑھو اُن میں کیا لکھا ہے...... جاؤ، اب سے میں تمہیں نہیں جانتا! وقت کم ہے — وہاں وہ منتظر ہوگا، رات جا رہی ہے......جاؤ! تمہیں ڈر کاہے کا ہے؟ میں مر نہ جاؤں گا. میں دیوانہ نہیں ہوں عقل پر پردے تو محبت کی کامیابی میں پڑتے ہیں، محبت کی موت میں عقل پر پردے نہیں پڑتے...... میں محبت کی گہرائیوں تک پہونچ گیا، آہ محبت اور ایمانداری کی گہرائیوں تک...... مجھے اب اور کچھ نہیں کہنا ہے نہیں، نہیں، اپنی گرفت ڈھیلی کرو، اپنی باہیں میرے گلے سے نکالو، باہیں یہ شکستہ عشق کے بازو نہیں جوڑ سکتیں سب ختم ہوگیا، گذر گیا، ہو چکا، اب کوئی نشان باقی نہیں!...... ماضی برباد ہوا اور مستقبل بھی......آہ، یہ نرم و نازک اور گوری انگلیاں، یہ بڑی اور روشن آنکھیں، یہ پتلے اور نرم ہونٹ، کبھی میں ان کا اعتبار کرتا تھا...... اب اعتبار نہیں آتا......

[وانا کے ہاتھ اپنے گلے سے علیحدہ کر کے] کچھ نہیں، کچھ نہیں، کچھ نہیں سے بھی بڑھ کر! خدا حافظ، وانا! چلی جاؤ! خدا حافظ...... جاتی ہو؟......

وانا

ہاں ......

گیڈو

واپس تو نہ آؤ گی؟ ......

وانا

ہاں، میں واپس آؤں گی ......

گیڈو

خیر، یہ دیکھا جائے گا ...... آہ دیکھا جائے گا ..... کون کہہ سکتا تھا کہ ابّا مجھ سے زیادہ اُسے جانتے تھے! ......

[اُس کے پیر لڑکھڑاتے ہیں اور وہ مرمر کے ایک کھمبے کا سہارا لیکر کھڑا ہو جاتا ہے۔

وانا بغیر اُس پر دوبارہ نظر ڈالے تنہا اور آہستہ آہستہ وہاں سے جاتی ہے۔]

دوسرا منظر

پرنزوال کا خیمہ

[عظیم الشان بے ترتیبی ۔ ریشمین اور زرنگار پردے ۔ بیش قیمت سمور کی کھالیں اور آلاتِ حرب ہر طرف پھیلے ہیں ۔ لوہے کے بڑے بڑے صندوق کچھ کھلے کچھ بند منتشر پڑے ہیں جن میں بے شمار جواہرات اور چمک دار سامان نظر آتا ہی خیمہ میں داخل ہونے کا دروازہ پشت پر ہی جس پر ایک بھاری پردہ پڑا ہے ۔ پرنزوال میز کے قریب کھڑا کا غذات نقشے اور اسلحہ جات ترتیب دے رہا ہی ۔ ویڈیو داخل ہوتا ہے]

ویڈیو

جمہوریت کے کمشنر کے پاس سے یہ خط آیا ہے ۔

پرنزوال

ٹریوآز کے پاس سے ؟

ویڈیو

جی ہاں، مسٹر ملاڈورا کمشنر دوم ابھی تک واپس نہیں آئے ۔

پرنزوال

دیسی فوج، جس کے فلارنس پر کاسنتائن کی سمت سے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہے، غالباً توقع کے خلاف مقابلہ کر رہی ہے۔ خط مجھے لاؤ [خط لیتا ہے اور پڑھتا ہے] مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صبح ہوتے ہوتے شہر پر چڑھائی کر دوں ورنہ میری فوری گرفتاری عمل میں آئے گی۔ یہ آخری موقع دیا گیا ہے! .... خیر رات تو کم از کم میری ہے ...... فوری گرفتاری ...... ہہ، یہ لوگ کچھ نہیں جانتے .... کیا یہ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے بے معنی، فرسودہ الفاظ اس شخص کے دل میں خوف پیدا کر سکتے ہیں جو اپنی زندگی کے ایک عجیب و غریب لمحہ کا منتظر ہے! .... دھمکیاں، گرفتاری، الزام، مقدمہ، فیصلہ۔ یہ چیزیں میرے لئے کیا ہیں؟ وہ مجھے اس سے بہت پہلے گرفتار کر سکتے تھے اگر اُن میں قابلیت ہوتی، اگر اُن میں اتنی ہمت ہوتی ....

ویڈیو

یہ خط مجھے دیتے ہوئے مسٹر ٹریولزیو نے مجھ سے خود بھی عقب سے آنے کو کہا ہے۔ وہ آپ سے زبانی بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔

پرنزوال

چھا! تو اُنھوں نے آخر ارادہ کر ہی لیا .... ہماری ملاقات بہت سی باتیں طے کر دے گی اور یہ سوکھا ساکھا حقیر خط لکھنے والا، جو ہر چند کہ فلارنس کی تمام

پوشیدہ طاقت کا مالک ہو لیکن مجھ سے نظر ملانے کی جرأت نہیں رکھتا، یہ ناکارہ پستہ قد انسان جو موت سے زیادہ مجھ سے نفرت کرتا ہو میرے ساتھ ایک ایسا گھنٹہ گذارے گا جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا........ اُسے بہت سخت احکام ملے ہوں گے جب تو وہ سوتے ہوئے شیر کو جھنجوڑتا ہو...... دروازہ پہ کون کون پہرہ دار ہیں؟

وڈیلو

آپ کے گلیشیا والے دستہ کے دو پُرانے نمک خوار ہیں سمجھتا ہوں ان میں سے ایک تو میں نے پہچان لیا کہ ہرننیڈ وہے اور دوسرا شاید ڈیگو ہو۔

پرنزوال

بہت ٹھیک! وہ میرے پُرانے فرماں بردار ہیں اگر میں حکم دوں تو یہ دونوں ایک دفعہ بہشت کی تمام برگزیدہ روحوں کو بھی پابہ زنجیر کرکے لے آئیں..... اندھیرا ہو رہا ہے چراغ روشن کرو۔ کیا وقت ہے؟

وڈیلو

نو بج چکے۔

پرنزوال

مارکو کا لونا واپس نہیں آیا؟

وڈیلو

خندقوں پر جو سنتری ہیں اُنھیں حکم ہو کہ وہ جیسے ہی واپس آئے حضور میں پیش کیا جائے۔

پرِ زوال

اگر میری تجویز منظور نہ ہوتی تو وہ کب کے آ چکے ہوتے ...... یہ لمحہ تصفیہ کُن ہے اور یہ میری پوری زندگی پر حاوی ہے' اس طرح جیسے قیدیوں کے دل و دماغ پر حالتِ اسیری میں اُن جہازوں کا تصوّر چھایا رہتا ہے جو اپنے بادبانوں کے پھریرے اڑاتے ہوئے انھیں آزادی کی دنیا میں پہونچاتے ہیں ..... یہ عجیب بات ہے کہ کوئی شخص اپنی قسمت اپنا دل و دماغ ' اپنی روح ' اپنی خوشی اور اپنا غم عورت کی محبت جیسی کمزور شے پر منحصر کر دے ...... مجھے خود اس پر ہنسی آتی اگر یہ جذبہ ہنسی سے زیادہ قوی اور مستقل نہ ہوتا .... تار کو واپس نہیں آیا .... اس کے معنی ہیں کہ وہ آئے گی ...... جاؤ روشنی کے اس مینار کو تلاش کرو جو اس کی رضا اور آمد کے اعلان میں روشن کیا گیا ہوگا. دیکھنا' وہاں وہ روشنی نظر آتی ہے یا نہیں جو اس عورت کے کانپتے ہوئے قدموں کے نشان پر فرشِ راہ کی طرح بچھی جاتی ہے' جو دوسروں کی زندگی کی خاطر اپنے کو قربان کرتی ہے اور اپنی قوم کے ساتھ ساتھ مجھے بھی بچاتی ہے .... نہیں ٹھیرو ـــ میں خود جاؤں گا ، میں نے بچپن سے اس لمحہ کا انتظار کیا ہے' انتظار کیا ہے اور اس کے لئے میں تڑپ تڑپ کر رہا ہوں ، اُس کی تشریف آوری کے استقبال میں میں خود جاؤں گا ، میری آنکھیں ، اور کسی کی نہیں کسی دوست کی بھی نہیں ، سب سے پہلے اس کی آنکھوں سے چار ہوں گی .... [وہ خیمہ کے دروازہ پر جاتا ہے' پردہ

اُٹھاتا ہی اور رات کو دیکھتا ہی] دیکھو وِڈیو روشنی، روشنی! اس تاریکی میں یہ روشنی کیسی چمک رہی ہی! .... کمپاناٹل سے .... بہت خوب ایسا ہی ہونا چاہیے ...... دیکھتے ہو اس روشنی نے ساری فضا کی افسردگی میں کیسا اُجالا کر رکھا ہی! .... شہر بھر میں یہی ایک روشنی ہے .... آہ پیسا تو نے اس سے پہلے کاہی کو کبھی ایسا سرسبز و شاداب پھول آسمان کی طرف اُچھالا ہوگا، اتنی کم امیدوں کے ساتھ، ایسے دھڑکتے دل سے کاہے کو کسی کا انتظار کیا ہوگا .... آہ میرے بہادر پیسا والو! آج کی رات تم ایسی رنگ رلیاں مناؤ گے جن کی یاد تمھارے اوراق میں تا دیر محفوظ رہے گی اور میں ایک اس سے بھی زیادہ پُر تقدیس مسرت حاصل کروں گا جو مجھے اپنا شہر بچانے سے بھی حاصل نہ ہوتی۔

وِڈیو

[اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے] آیئے خیمہ میں واپس چلیں۔ مسٹر ٹریولزیو سامنے سے آتے نظر آتے ہیں۔

پرنزوال

[واپس آکے اور پردہ گرا کر] آہی گئے .... تو ہیں ...... خیر ملاقات مختصر ہوگی .... [وہ میز کے پاس جاتا ہی اور کاغذات الٹتا پلٹتا ہی] تمھارے پاس وہ تینوں خطوط ہیں؟

وِڈیو

میرے پاس صرف دو ہیں۔

پرنزوال

وہ دو جو ہیں نے دبالئے تھے اور آج شام کا حکم نامہ.........

وڈیو

پہلے دو یہ ہیں اور تیسرا آپ کے ہاتھ میں دیا ہے.......

پرنزوال

آرہے ہیں [پہرہ دار پردہ اٹھاتا ہے، ٹریولزیو داخل ہوتا ہے]

ٹریولزیو

تم نے یہ عجیب پُراسرار روشنی دیکھی جو کیپا ناٹل کی طرف نظر آتی ہے۔ اُدھر کوئی خطرہ ہے؟.........

پرنزوال

آپ سمجھتے ہیں وہ خطرے کی روشنیاں ہیں؟

ٹریولزیو

مجھے ذرا بھی شک نہیں ...... مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں پرنزوال!

پرنزوال

کہہ چلئے۔ وڈیو تم ذرا دیر کے لئے یہاں سے ہٹ جاؤ لیکن زیادہ دور جانا مجھے تمھاری ضرورت ہوگی۔

[وڈیو جاتا ہے]

پیولزیو

پرنزوال تم جانتے ہو میں تمھاری کس قدر وقعت کرتا ہوں، اس کا تو میں ایک سے زاید دفعہ ثبوت دے چکا ہوں مگر اس کے علاوہ بہت سی باتیں ہیں جن کا تمھیں علم نہیں کیوں کہ فلارنس کا اصول جسے لوگ غداری کے نام سے موسوم کرتے ہیں حال آں کہ وہ صرف مصلحت اندیشی ہے یہ ہی کہ بہت سی باتیں ان لوگوں سے بھی پوشیدہ رکھی جائیں جن کی صداقت اور وفاداری مسلّم ہو چکی ہو۔ ہم سب اس کے بلیغ اور پُر اسرار احکام کے تابع ہیں اور ہم میں سے ہر ایک میں یہ حوصلہ ہونا چاہیے کہ وہ اس کے رازوں کی عظمت جن سے اس کی بہترین ذہانت کا پتہ چلتا ہو برقرار رکھے۔ خیر تو سردست یہ بتا دینا کافی ہے کہ اس عظیم الشان فوج کی سرداری پر جس سے بڑی اور جرّار فوج جمہوریت کی طرف سے میدان جنگ میں آج تک نہیں بھیجی گئی باوجود تمھاری کم عمری اور بے نسبی کے تمھارے مامور کرانے میں بہت کچھ میرا دخل ہو اور میں خوش ہوں کہ اس انتخاب پر افسوس یا اعتراض کرنے کا اب تک کسی کو موقع نہیں ملا۔ لیکن ادھر کچھ دنوں سے تمھارے خلاف ایک جماعت پیدا ہو گئی ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ بات تمھیں بتا کے میں اس دوستی اور خلوص کو جو میرے اور تمھارے درمیان ہو اپنے فرائض کی حدود میں راہ دے رہا ہوں۔ اکثر موقعوں پر ضرورت سے زیادہ فرض شناسی اور رازداری خود افشائے راز سے زیادہ خطرناک ہوتی ہو۔ اچھا تو تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ

تمہارے ایسے دشمن پیدا ہو گئے ہیں جو بُری طرح تم پرستی، تلوّن مزاجی اور تذبذب کا الزام لگاتے ہیں، بعض اس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں اور تمھاری وفاداری میں شبہ کرنے لگے ہیں، طرح طرح کی افواہیں اُڑا رکھی گئی ہیں جن سے ان واقعات کی تائید ہوتی ہے ان حالات کا اسمبلی کے اُن ممبران پر جو پہلے ہی سے تمھارے خلاف تھے بہت بُرا اثر پڑا ہے یہ یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ تمھاری غداری اور تم پر مقدمہ چلانے کے مسائل زیر بحث لاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے مجھے یہ حالات بروقت معلوم ہو گئے۔ میں فوراً فلارنس پہونچا اور مجھے تمھارے مخالفین کو دنداں شکن جواب دینے میں ذرا دقت نہ ہوئی۔ میں نے تمھاری ضمانت لی اب یہ تمھارے اختیار میں ہے کہ میرے اس اعتماد کو جو کبھی شک وشبہ سے مجروح نہیں ہوا حق بجانب ثابت کرو کیوں کہ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔ میرے رفیق مسٹر ملا دورا کو بیبنیا کے مقام پر وینس فوج نے روک لیا ہے۔ دوسری فوج شمال کی طرف سے فلارنس پر حملہ کرنے والی ہے۔ شہر خطرے میں ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے اگر تم صبح حملہ کردو اور اس مہم سے نجات مل جائے تو ہمیں ایک بہترین فوج اور ایک بہترین سپہ لار جس کا ساتھ آج تک فتح نے نہیں چھوڑا خالی مل جائیں گے اور ہم اعزاز و افتخار کے ساتھ فلارنس واپس جا سکنے کے قابل ہو جائیں گے جس سے تمھارے کل کے دشمن تمھارے بہترین دوست اور طرف دار ہو جائیں گے ......

پرنزوال

آپ کو یہی کہنا ہے؟

ٹریولزیو

ہاں شاید اسی قدر۔ گو میں نے اپنے اس خلوص کا جو مجھے دن بدن تم سے ہوتا جاتا ہے۔ ذکر نہیں کیا...... ایک بے پایاں خلوص، حالانکہ ہم ضابطہ کی رو سے ایک دوسرے سے مختلف و متضاد حیثیتوں پر کام کر رہے ہیں۔ وہ ضابطہ جو مجبور کرتا ہے کہ ایک سپہ سالار کے اختیارات کبھی کبھی — خطروں کے موقعوں پر — فلارنس کی حکومت جس کا ادنیٰ نمایندہ ہونے کا مجھے اس وقت فخر حاصل ہے کی پُراسرار طاقت سے دبا دیے جائیں۔

پرنزوال

یہ حکم جو مجھے ابھی ابھی ملا ہے آپ کا لکھا ہوا ہے؟

ٹریولزیو

ہاں۔

پرنزوال

آپ ہی کے ہاتھ کا؟

ٹریولزیو

بے شک، اس سوال کا مطلب؟

پرنزوال

یہ دو خط — آپ انھیں پہچانتے ہیں؟

ٹریولزیو

شاید۔ میں کہہ نہیں سکتا۔ ان میں کیا ہے؟ .... مجھے پہلے ....

پرنزوال

کوئی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں۔

ٹریولزیو

کیا یہ وہ دو خط تو نہیں ہیں جو تم نے غائب کر دئے ہیں؟ میں پہلے ہی جانتا تھا ...... میں دیکھتا ہوں تم آزمائش میں کامیاب اُترے۔

پرنزوال

آپ کا سابقہ کسی بچّے سے نہیں ہے۔ ان مذموم چالوں کے بھروسے پر نہ رہئے نہ اس ملاقات کو زیادہ طول دیجئے جسے میں ختم کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ اس کی وجہ سے مجھے ایک انعام کے حصول میں دیر ہو رہی ہے جو فلارنس کی فتح سے کہیں بڑھا ہوا ہے ...... ان خطوں میں تم نے انتہائی کمینہ پن اور جھوٹ سے کام لیا ہے اور میرے ہر فعل کو بُرا ثابت کیا ہے۔ یہ محض تمھاری کینہ پروری تھی یا تم چاہتے تھے کہ فلارنس کی حرص و ہوس کو ایک فتح مند سردار سے رکیک برتاؤ کرنے کا ایک ناگزیر بہانہ ہاتھ آئے؟ .... ان خطوں میں واقعات ایسی شرارت آمیز عیّاری اور بیجا تحریف سے بیان کئے گئے ہیں کہ بعض وقت میں خود اپنی معصومیت پر شبہ کرنے لگتا ہوں۔ میرے ہر فعل کو صورت بگاڑ کر غلط طریقہ پر ذلیل کر کے دکھایا گیا ہے اور یہ سب حرکتیں اس

محاصرے کے پہلے ہی ہفتہ سے اس آخری لمحہ تک ہوتی رہی جب کہ میری آنکھیں کھلیں ۔
وہ خوش قسمت لمحہ جب میں نے یہ قصد کر لیا کہ تمھاری شبہات کو آخر میں حق بجانب ثابت کر ہی
دوں ۔ میں نے نہایت ہوشیاری سے تمھارے خطوط کی نقلیں کرالی ہیں ۔ خطوط کو تو
میں نے فلارنس چلتا کیا ۔ میں نے اُن کے جوابات روک لئے ۔ تمھاری بات سچ مانی
جاتی ہے ۔ تمھارا اعتبار کیا جاتا ہے ۔ میری بات سُنی نہیں جاتی ۔ مجھے موت کا فیصلہ سُنایا
جاتا ہے ...... اور یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اگر مجھے حضرت یوسف کی پاکدامنی
اور معصومیت مل جائے تو بھی تمھارے قائم کئے ہوئے الزامات میرے اٹھائے نہیں
اٹھ سکتے .... اس لئے میں اب سر اُٹھاتا ہوں اور تمھاری بنائی ہوئی کمزور بیڑیاں
توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہوں اور بغاوت کی ابتدا کرتا ہوں ..... آج تک میں نے
دغا نہیں کی لیکن جب سے یہ دو خط میرے ہاتھ لگے میں نے تمھاری بربادی اور تباہی
کی تیاریاں شروع کر دیں ۔ آج رات میں تمھیں فروخت کر ڈالوں گا ۔ تمھیں اور تمھارے
ناہنجار آقاؤں کو بھی ، تم پر سب سے زیادہ قوی ، سب سے زیادہ مہلک وار جو میری طاقت
اور امکان میں ہے کروں گا اور اسی میں اپنی زندگی کا اعلیٰ ترین کارنامہ سمجھونگا کہ میں نے
اس ایک شہر کو بالآخر نیچا دکھایا جو وفاداری پر غدّاری کو ترجیح دیتا ہے ، جو ایک عالم پر
فریب ، مکّاری ، دروغ ، احسان فراموشی اور بداخلاقی سے چھا جانا چاہتا ہے ....
کیوں کہ آج شام میرے طفیل میں پیسا ، تمھارا حریف جو تمھاری ترقی کی راہ کا روڑا
ہے ، جو دنیا میں تمھاری آوارگی پھیلانے کی راہ میں جب تک اس کی دیواریں قائم ہیں

روڑا بنا رہے گا، وہ پسپا آج کی رات بچا لیا جائے گا اور وہ تمھارے مقابلہ کے لئے
از سرِ نو سر اٹھائے گا...... دیکھو اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت کی تو خیر نہیں......
یہ بیکار اشارے رہنے دو...... میری تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اور انھیں کوئی طاقت
الٹ نہیں سکتی، تم میرے قبضہ میں ہو اور تم اس وقت میرے پنجہ میں کیا ہو سارے
فلارنس کی قسمت کا فیصلہ میرے ہاتھ میں ہے......

[ٹریولزیو اپنا خنجر کمر سے نکالتا ہے اور پرنزوال پر ایک فوری وار کرتا ہے]

ٹریولزیو

ابھی نہیں...... جب تک میری جان میں جان ہے اس وقت تک نہیں......

[پرنزوال نے وار اپنے ہاتھ پر روک کر اس کا خنجر ایک طرف پھینک
دیا ہے لیکن اس چھین جھپٹ میں ایک زخم اُس کے چہرے پر لگ جاتا ہے۔
پرنزوال ٹریولزیو کی کلائیاں اپنے پنجوں میں دبا لیتا ہے]

پرنزوال

میں اس کے لئے تیار نہ تھا...... دیکھتے ہو اب میں تمھیں کیسے پکڑے ہوئے ہوں
اور اگر چاہوں تو تمھیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دوں...... مجھے صرف
اس خنجر کے جھکانے کی دیر ہے...... اور یہ تمھارا حلق کاٹ کے رکھ دے، یہ کیا!
تم بولتے کیوں نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ٹریولزیو

[رک کر] نہیں، تم خنجر چلا دو، اب تمھاری باری ہے میں تو جان ہتھیلی پر

سے ہی کے آیا تھا۔

پرنزوال

[اپنی آہنی گرفت سے اُسے آزاد کرکے] اُف!.... مگر بھائی واقعہ یہ ہے کہ تم نے عجیب حرکت کی ہے ....اور بالکل اچھوتی.... بہت کم سپاہی ایسے نڈر ہونگے جو موت کا اس دلیری سے مقابلہ کریں ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اس کمزور ڈھانچے میں....

ٹرپولزیو

تم تلوار رکھنے والے خدا جانے کیوں یہ سمجھتے ہو کہ تلوار کی نوک سے علیحدہ ہوکر ہمت رہ ہی نہیں سکتی۔

پرنزوال

ٹھیک کہتے ہو کہ.... خیر....تم آزاد نہیں ہو سکتے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا....تمھاری اور میری الگ الگ راہیں ہیں [اپنے چہرے سے خون پونچھتا ہے] آہ وار تو کافی ہوشیاری سے کیا تھا صرف ذرا جلدی کی.... ورنہ بھرپور تھا.... اچھا اور اب یہ بتاؤ کہ اگر تم اس شخص کو گرفتار کر لو جو تمہیں اُس عالم میں پہونچانے کو تھا جہاں جانے کی کسی کو خوشی نہیں تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرو؟

ٹرپولزیو

میں اُسے زندہ نہ چھوڑوں۔

پرنزوال

میری سمجھ میں تمھاری باتیں نہیں آتیں.. تم عجیب انسان ہو.... تسلیم کرو کہ تم نے بڑی ذلیل حرکت کی جو یہ خطوط لکھے۔ فلارنس کی طرف سے میں نے تین بڑی بڑی جنگوں میں اپنا خون بہایا ہے میں نے انتہائی سرفروشی سے کام لیا، اپنا خون پانی ایک کر دیا لیکن اس کا فائدہ سارا تم نے اُٹھایا میں جمہوریت کا ایک وفادار نمک خوار رہا۔ غداری کا خیال میرے دل میں ذرہ برابر نہیں گذرا تمھیں اس کا علم ہونا چاہیے کیوں کہ تم میری ہر حرکت پر نظر رکھتے تھے.... اس کے باوجود

ایک غیر واجب بغض اور نفرت سے برانگیختہ ہو کر تم نے اپنے خطوط میں ایسی غلط بیانیوں سے کام لیا، میری ہر حرکت، میرے ہر فعل پر رنگ چڑھایا۔ میرے دل میں صرف فلارنس کا خیال تھا۔ تم نے مجھ پر تہمت پر تہمت تراشی، جھوٹ پر جھوٹ...

ٹریولزیو

واقعات غلط اور بے بنیاد تھے اس سے کیا ہوتا ہے۔ مجھے پیش بندی کے طور پر اس لمحہ کی روک تھام لازمی تھی جبکہ ایک سپاہی اپنی دو تین معمولی فتوحات سے پھول کر اپنے آقا کی جس کا مقصد اس کے مقصد سے بلند تر ہوتا ہے نافرمانی کرنے کے قریب ہوتا ہے، وہ وقت آگیا تھا جیسا کہ ابھی ثابت ہو گیا۔ فلارنس کی رعایا میں تم حد سے زیادہ مقبول ہو چلے تھے، ان کے بتوں کو توڑنا ہمارا کام ہے۔ شروع میں وہ ضرور جیں بہ جبیں ہوں گے لیکن آخر ہم ہیں کس لئے؟ اسی لئے نا کہ ان کی خطرناک تلوّن مزاجی کی روک تھام کریں .... چنانچہ میرے خیال میں وقت آگیا تھا کہ ان کے بُت کے مسمار کرنے کی طرف قدم اُٹھایا جائے، میں نے فلارنس کو خبردار کر دیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ میری غلط بیانیوں، دروغ گوئیوں کے کیا معنی ہیں ....

پرنزوال

وقت ہرگز نہیں آگیا تھا اور کبھی نہ آتا اگر تمہارے شرمناک خطوط...

ٹریولزیو

ممکن تھا کہ آتا اور یہ کافی تھا۔

پرنزوال

کیا ! کیا ایک بے گناہ آدمی کو محض امکان پر قربان کر دینا چاہئے ؟ اس کا خون ایک ایسے خطرے کی خاطر جس کی بنیاد بھی نہ ہو بہا دینا چاہیئے ؟

ٹریولزیو

فلارنس کی حفاظت کے مقابلے میں ایک آدمی کی زندگی کی کیا قیمت ہے !

پرنزوال

پھر بھی تم فلارنس کے مستقبل، اس کے وجود، اس کے مقصد پر یقین رکھتے ہو؟ تو فلارنس کوئی ایسی چیز ہے جو میری سمجھ سے باہر ہے ؟ ......

ٹریولزیو

ہاں مجھے صرف اسی پر یقین ہے - باقی میرے لئے ہیچ ہے ......

پرنزوال

بہرحال ممکن ہے یہی ہو ...... اور تم سچ کہتے ہو کیوں کہ تمھیں یقین ہے - میرا کوئی وطن نہیں - میں کچھ نہیں کہہ سکتا - کبھی کبھی مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میرا کوئی وطن نہیں ...... لیکن میرے پاس ایک شے ہے جو تمھارے پاس کبھی نہ ہوگی - جو کسی کے پاس اس قدر نہ ہوگی جتنی میرے پاس ہے ...... اس کے ہوتے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے .... ہم ایک دوسرے سے بہت دور ہوگئے ہیں، پھر بھی کہیں کہیں ہم ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں .... ہر آدمی کی

قسمت ہے...... کوئی ایک خیال کے پیچھے پڑا ہے کوئی آرزو کے ہاتھوں تباہ اور تمھارے لئے اپنا خیال بدلنا ایسا ہی دشوار ہے جیسا میرے لئے اپنی آرزو سے دست بردار ہونا........ لہذا خدا حافظ' ٹریولزیو! ہم الگ الگ جاتے ہیں ...... ہاتھ لاؤ۔

ٹریولزیو

ابھی نہیں میں تم سے اس دن ہاتھ ملاؤں گا جس دن تمھیں سزا ملے گی....

پرنزوال

خدا کرے! آج تم ہار گئے، کل تم جیت جاؤ.... [پکارتا ہے "ویڈیو!"] [ویڈیو آتا ہے]

ویڈیو

میرے حضور!...... یہ کیا.... آپ زخمی ہیں، خون بہ رہا ہے....

پرنزوال

کچھ پروا نہیں..... دونوں پہرہ داروں کو بلاؤ' اس آدمی کو یہاں سے لے جائیں۔ لیکن دیکھو اسے کوئی اذیت نہ پہونچائے..... یہ میرا ایسا دشمن ہے جو مجھے عزیز ہے..... کہو ایسی جگہ رکھیں جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکے...... وہ اس کی حفاظت کے جواب دہ ہیں اور جب میرا حکم پائیں رہا کردیں.......

[ویڈیو' ٹریولزیو کو لے کر جاتا ہے۔ پرنزوال ایک آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور زخم دیکھتا ہے]

پرنزوال

زخم گہرا نہیں ہے لیکن یہ بُرا ہوا کہ چہرے پر ہے......کون خیال کرسکتا تھا کہ ایسا کمزور اور بڈھا آدمی....... [وڈیو واپس آتا ہے] کہو، جو میں نے کہا وہ کیا؟

وڈیو

جی ہاں!........ میرے حضور! اس کا مطلب ہوا تباہی.....

پرنزوال

تباہی!...... آہ کاش میں مرتے دم تک اسی طرح روز روز تباہ ہوتا رہوں......... وڈیو تم اسے تباہی کہتے ہو! میں سمجھتا ہوں دنیا میں آج تک ایک جائز انتقام لے کر کسی نے میری سی خوشی حاصل نہ کی ہوگی۔ خوشی جس کے اس نے اُس دن سے خواب دیکھے جب اُسے خواب دیکھنا آیا....... میں نے اس کا انتظار کیا ہے۔ اُس کے لئے دعائیں مانگی ہیں! میں اس کی خاطر ہر جرم کر گزرتا کیوں کہ وہ میری تھی، اس کا مالک میں تھا اور وہ مجھے مل کر رہتی۔ اور اب کہ میری قسمت کا ستارہ انصاف سے، رحمت سے مجبور ہو کر اُسے اپنی روپہلی کرنوں پر میرے پاس بھیجتا ہے تو وڈیو تم تباہی کا ذکر کرتے ہو!........ آہ سرد دل اور بے حس لوگو!........ محبت سے بے خبر لوگو!.......... تو کیا تم نہیں جانتے کہ میری قسمت اس وقت آسمانوں پہ تولی جارہی ہو اور وہاں سے مجھے نتو عشاق کا حصہ

ل رہا ہے۔ ہزار مسّرتیں بخشی جارہی ہیں .... آہ میں سے جانتا ہوں......
میں اس لمحہ کو مس کر رہا ہوں جب کہ وہ لوگ جن کی تقدیر میں کوئی بڑی بربادی
یا فتح لکھ دی گئی ہے یکایک اپنے کو زندگی کی بلند ترین چوٹی پر پاتے ہیں جہاں کی
تمام چیزوں پر اُن کا قبضہ ہوتا ہے، جو اُن کے فرمان کی تابع ہوتی ہیں، اُن کے
اشارۂ چشم کا انتظار کرتی ہیں۔ جہاں ہر شے اُن کی خواہش کے مطابق شکل
اختیار کر لیتی ہے .... اس مقام پر پہونچ کر انسان کو دنیا کی باقی چیزوں سے
کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ نہ اُسے نتیجہ کی فکر ہوتی ہے نہ مستقبل کی پروا........
وہ ایسا سرمست و بیخود ہوتا ہے کہ اپنی مدہوشی میں غرق ہوجاتا ہے۔ فنا ہوجاتا
ہے ....

وڈیو

[ایک پٹّی لے کر اس کی طرف جاتا ہے] خون اب تک بہ رہا ہے۔ آپ کے چہرے پر
پٹّی باندھ دوں۔

پرنزوال

ہاں۔ کیوں کہ اس کی وجہ سے .... مگر دیکھنا تمھاری پٹیاں میری آنکھیں
نہ چھپا دیں [آئینہ میں دیکھ کر] آہ میں ایک عاشقِ زار سے زیادہ جسے جلد ہی اپنے
محبوب کے استقبال کی خوشی نصیب ہونے والی ہے ایک بیمار معلوم ہوتا ہوں جو
جرّاح کے نشتر کی چھیڑ سے کراہ رہا ہو! .... [پٹّی ہٹاتا ہے] اور تم

وڈیو، میرے بے چارے وڈیو، تمھارا کیا ہوگا ؟

وڈیو

میرے حضور جہاں آپ جائیں گے وہیں میں بھی ....

پرنزوال

نہیں تم میرا ساتھ چھوڑ دو .... مجھے نہیں معلوم میں کہاں جاؤں گا یا میرا کیا حشر ہوگا .... جس طرح بن سکے تم فرار ہو جاؤ؛ تمھاری کوئی تلاش نہ کرے گا لیکن اگر تم اپنے مالک کے ساتھ رہے .... ان صندوقوں میں جو کچھ ہے، یہ سب لے جاؤ، یہ تمھارا ہے۔ مجھے اب اس کی کوئی ضرورت نہیں .... گاڑیاں تیار ہیں، گلّے جمع ہو گئے ؟

وڈیو

وہ خیمہ کے سامنے ہی ہیں۔

پرنزوال

اچھا جب میں اشارہ کردوں تو جو تم سے کہا ہے کرنا [دور سے ایک بندوق کی آواز سنائی دیتی ہے] یہ کیا ہے ؟

وڈیو

کوئی فائر معلوم ہوتا ہے۔

پرنزوال

کس نے فائر کا حکم دیا ؟ کہیں غلطی تو نہیں ہوئی .... کہیں اس پر تو گولی

نہیں چلادی! کیا تم نے کہا نہیں تھا ....

وِڈیو

میں نے سب بتا دیا تھا، ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے وہاں کئی نگہبان بٹھا دیے ہیں، جیسے وہ آئے گی اُسے وہ یہاں لے آئیں گے۔

پرنزوال

جاؤ اور دیکھو! [وِڈیو جاتا ہے]

[ایک لمحہ تک پرنزوال تنہا رہ جاتا ہے۔ وِڈیو واپس آتا ہے۔ پردہ اُٹھاتا ہے اور "حضور" کہہ کر پکارتا ہے۔ اس کے بعد وہ چلا جاتا ہے اور مونا وانا ایک لانبے لبادے میں لپٹی ہوئی نمودار ہوتی ہے اور دروازہ پر ٹھٹک جاتی ہے۔ پرنزوال کانپنے لگتا ہے اور اس کی طرف بڑھتا ہے]

وانا

[سہمے ہوئے لہجہ میں] آپ کے حکم کے بموجب میں حاضر ہوں .....

پرنزوال

آپ کے ہاتھ پر خون ہے، آپ زخمی ہیں؟ ....

وانا

ایک گولی میرے کندھے سے چھو کر نکل گئی ....

پرنزوال

کیا ؟ کب —— یہ کس نے ——

وانا

جب میں خیمہ کے قریب پہونچی ۔

پرنزوال

کس نے گولی چلائی ؟ ......

وانا

مجھے نہیں معلوم، آدمی بھاگ گیا ۔

پرنزوال

آپ تکلیف میں ہیں ؟ ......

وانا

نہیں ۔

پرنزوال

زخم پر پٹی باندھ دوں ؟

وانا

نہیں معمولی سا ہے ۔

[ایک لمحہ کے لئے خاموشی]

پرنزوال

آپ نے غور کرلیا ہے نا ؟ ....

دانا

ہاں ۔

پرنزوال

کیا میں شرائط یاد دلاؤں ؟ ....

دانا

کوئی ضرورت نہیں ۔

پرنزوال

آپ کو رنج تو نہیں ؟ ....

دانا

کیا یہ بھی شرط تھی کہ بغیر رنج کے آؤں ؟

پرنزوال

آپ اپنے شوہر کی رضا سے آئی ہیں ؟ ......

دانا

ہاں ۔

پرنزوال

ابھی وقت ہے اگر آپ معاہدہ سے انحراف کرنا چاہیں ....

دانا

نہیں ۔

پرزوال

لیکن آپ ایسا کیوں کررہی ہیں ؟

دانا

کیوں کہ وہاں سب فاقوں سے مررہے ہیں اور کل تک سب کا قلع قمع ہوجائے گا...

پرزوال

اور کوئی وجہ نہیں ؟

دانا

اور کیا وجہ ہوسکتی تھی ؟.......

پرزوال

تو میں سمجھوں کہ ایک باعصمت خاتوں ----

دانا

بے شک ۔

پرزوال

وہ جو اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے.....

دانا

بے شک ۔

پرنزوال

اُسے دل و جان سے چاہتی ہو؟

وانا

بے شک۔

پرنزوال

آپ صرف برقعہ اُوڑھے ہیں؟

وانا

ہاں۔

پرنزوال

آپ نے گاڑیاں اور جانوروں کے گلے خیمہ کے باہر دیکھے؟

وانا

ہاں۔

پرنزوال

دو سو گاڑیاں ٹسکنی کے بہترین گیہوں سے لدی ہوئی ہیں اور دوسری دو سو میں سبزی ترکاریات اور سینا کی شراب ہے۔ تیس گاڑیاں اور ہیں جن میں جرمنی کا بارود اور پندرہ میں سیسہ ہے۔ اور ان کے چاروں طرف چھ سو اپولیا کے بیل اور بارہ سو بھیڑیں ہیں۔ یہ سب سامان پیسا کی طرف روانہ ہونے کے لئے آپ کے حکم کے انتظار میں ہے۔ کیا آپ انہیں روانہ ہوتے دیکھنے کی زحمت گوارا کریں گی؟

وانا

ہاں۔

پرنزوال

اچھا تو پھر میرے خیمہ کے دروازہ پر آئیے۔

[وہ پردے اُٹھاتا ہو اور حکم دیتا ہے۔ ایک مبہم لیکن طاقت وار حرکت کی آواز سنائی دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ گاڑیاں روانہ ہو رہی ہیں روشنیاں جلائی جاتی ہیں جو ادھر اُدھر حرکت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ کوڑے اور پہیّوں کے چلنے کی آوازیں آتی ہیں۔ بھیڑوں اور بیلوں کی آواز کا شور سنائی دیتا ہو۔ وانا اور پرنزوال دروازے پر کھڑے دیر تک اس تمام سامان کی روانگی اور مشعلوں کا تماشہ دیکھتے ہیں]

پرنزوال

آج کی رات سے آپ کی بدولت پپیا فاقہ کی مصیبت سے نجات پائے گا۔ اب اُسے کوئی فوج پسپا نہیں کر سکتی اور کل صبح ایک ایسی فتح اور خوشی سے منور ہو گی جس کی توقع کرنے کی کسی کو جرأت نہ تھی ...... آپ مطمئن ہیں ؟

وانا

ہاں ۔

پرنزوال

اچھا تو پھر خیمہ کا دروازہ بند کر دینا چاہئیے اور اپنا ہاتھ مجھے دیجئے۔ شام ابتک لطیف ہی لیکن رات کو ٹھنڈک ہو جائے گی۔ آپ کے پاس کوئی ہتھیار تو نہیں چھپا ہے زہر تو نہیں پوشیدہ ہو ؟

وانا

میرے پاس صرف میرے جوتے ہیں اور میری چادر ہے۔ اگر آپ کو اندیشہ ہو

تو میری تلاشی لے سکتے ہیں......

پرنزوال

میں اپنے لئے نہیں ڈرتا بلکہ آپ کی وجہ سے......

دانا

میں اپنی رعایا کی زندگی ہر شئے پر مقدم سمجھتی ہوں......

پرنزوال

بہت ٹھیک اور آپ نے خوب ہی کام کیا...... آئیے یہاں بیٹھئے..... یہ ایک سپاہی کی آرام کرسی ہے شکستہ اور تکلیف دہ، کنج مزار کی طرح بوسیدہ اور تنگ، یہ آپ کے لایق نہیں ہے۔ یہاں ان چیتے کی کھالوں پہ بیٹھئے جنھیں آج تک عورت کے نرم و لطیف جسم کا لمس نصیب نہیں ہوا...... یہ نرم سمور اپنے پیروں پہ ڈال لیجئے...... یہ چیتے کی کھال ایک فتح کی رات مجھے ایک افریقی شاہنشاہ نے بخشی تھی......

[دانا اپنی چادر میں خوب لپٹی ہوئی بیٹھ جاتی ہے]

پرنزوال

لمپ کی روشنی آپ کی آنکھوں پر پڑ رہی ہے اسے ہٹا دوں؟

دانا

کچھ ہرج نہیں۔

"آہ "وانا"... کیونکہ میں بھی کبھی تمہیں اس نام سے پکارتا تھا۔"

پرنزوال

[کرسی کے پائے پر جھک کر اور وانا کا ہاتھ پکڑ کے] گیو وانا...... [وانا ششدر
ہو کر چونک پڑتی اور اُسے غور سے دیکھتی ہے] آہ وانا، میری وانا....
کیوں کہ میں بھی کبھی تمہیں اِن پیارے نام سے پکارتا تھا........ اب تمہارا نام لیتے
ہوئے میں کانپتا ہوں...... یہ نام اتنے عرصہ تک میرے نہاں خانۂ دل
میں سربہ مہر رہا ہے کہ بغیر اُسے توڑے نکل نہیں سکتا...... یہ میرا دل
ہے، دراصل یہی میرا سب کچھ ہے...... اس نام کے ہر حرف میں میری
جان ہے اور یہ نام لیتا ہوں تو اس کے حروف کے ساتھ مجھے اپنی
جان نکلتی معلوم ہوتی ہے..... میں اس سے مانوس تھا، میں سمجھتا تھا
میں اسے پہچان گیا؛ میں نے اسے بار بار دُہرایا تھا یہاں تک کہ اس
میں اجنبیت نہ رہی، وہ میرا ایک جزو ہو کے رہا: میں نے ہر دن کے
ہر لمحہ میں اس کا ورد کیا جیسے کوئی بڑا پیمانِ محبت ہو جو کسی کو خواہ زندگی
میں ایک دفعہ ہی ممکن ہوا اپنے محبوب کے حضور میں، جسے آہ کہ وہ حاصل
نہ کر سکا دُہراتا ہے...... میں سمجھتا تھا کہ میرے ہونٹ اُس کے اجزائے
ترکیبی سے واقف ہو گئے کہ اُنھوں نے اسی کی شکل اختیار کر لی؛ کہ
میرے ہونٹ اُس کو اُس لمحہ پر جس کا اس قدر انتظار تھا، ایسی نرمی،
ایسی عاجزی، ایسی تڑپ کے ساتھ دہرائیں گے کہ وہ جو اُسے سنے گی

اُس محبت اور اضطراب سے جو اس نام کے ساتھ وابستہ ہے تڑپ اُٹھے گی...... برعکس اس کے آج یہ صرف ایک سایہ ہے، اک نقش موہوم ...... وہ نہیں رہا...... میرے اندیشوں اور غموں نے اُسے زنگ آلود اور مجروح کر دیا اور یہ میری زبان سے نکلتا ہے تو میں خود اسے بہ مشکل پہچانتا ہوں۔ تمام معنی جو میں نے اس میں پنہاں کئے تھے، تمام پرستش جو میں نے اس کے اندر جذب کی تھی، تمام روح جو میں نے اس میں پھونکی تھی اب صرف میری طاقت توڑنے اور میری آواز نحیف کرنے کے کام آ رہی ہے......

دانا

آپ کون ہیں؟

پرنزوال

تم مجھے نہیں جانتیں؟ ...... مجھے دیکھ کر تمہیں کچھ یاد نہیں آتا؟ ....
.... آہ، وہ تماشے جنھیں زمانہ محو کر دے! ...... لیکن یہ سچ ہے وہ تماشے صرف میں نے دیکھے ...... اور شاید اُن کا بھلا دینا ہی بہتر ہے ....
.... اس کے بعد مجھے آس نہ ہوگی، میری مایوسیاں کم ہوں گی! ...
.... ہاں، میں تمہارا کون ہوں ...... ایک بدنصیب جو صرف ایک ہی کے لئے اپنے مقصدِ زندگی کو پُرشوق نظروں سے دیکھتا ہے؛ ایک

غریب جو کچھ نہیں مانگتا، جسے یہ تک نہیں معلوم کہ کیا چاہیے؛ تاہم وہ چاہتا ہے کہ اگر اس سے ہو سکے تو وہ تمہارے جانے سے پہلے تمہیں بتائے کہ تم اُس کے نزدیک کیا تھیں اور اُس کے آخری سانس تک کیا رہو گی....

دانا

تو آپ مجھے جانتے ہیں!......آپ کون ہیں؟......

پیرِ زوال

تمہیں وہ شخص نہیں یاد ہے جو تمہاری طرف اس وقت یوں دیکھ رہا ہے جیسے کوئی بہشت میں اپنی مسرت اور زندگانی کے عین سرچشمہ کو دیکھ رہا ہو؟......

دانا

نہیں......کم از کم مجھے یقین نہیں آتا......

پیرِ زوال

ہاں، تم بھول گئیں......اور مجھے یقین تھا کہ افسوس تم مجھے بھول گئی ہو گی!......تم آٹھ برس کی تھیں اور میں بارہ کا جب مجھ سے تم سے پہلی ملاقات ہوئی......

دانا

کہاں؟......

پرنزوال

وینس میں، ایک اتوار کو، جون کے مہینہ میں...... میرے والد پرانے سادہ کار، تمہاری والدہ کے لئے موتیوں کا ایک ہار لائے تھے۔ وہ ہار کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھیں ــــ میں باغ کی طرف نکل گیا...... وہاں میں نے تم کو دیکھا، ایک حوض کے کنارے، ایک کے جھنڈ میں۔ ایک نازک سنہری انگوٹھی پانی میں گر گئی تھی ...... تم کنارے رو رہی تھیں ...... میں حوض میں کود گیا...... مرمریں تہ میں انگوٹھی چمک رہی تھی؛ میں اسے نکال لایا اور تمہاری انگلی میں پہنا دیا.... میں ڈوبتے ڈوبتے بچا تھا..... لیکن تم نے مجھے چوما تھا اور خوش ہوئیں تھیں......

وانا

وہ تو ایک خوبصورت بالوں والا لڑکا جیاناتو تھا۔ آپ جیانتو ہیں؟

پرنزوال

ہاں۔

وانا

آپ کو کون پہچان سکتا ہے؟...... اور پھر آپ کا چہرہ پٹیوں سے چھپا ہوا ہے ...... مجھے صرف آنکھیں نظر آتی ہیں......

پرنزوال

[پٹیاں ہٹا کر] اچھا، میں انہیں ہٹائے دیتا ہوں، اب؟

دانا

ہاں، شاید...... معلوم تو ہوتا ہے...... کیوں کہ آپ کی مسکراہٹ اب تک بالکل بچّہ کی ہے...... مگر آپ زخمی ہیں، خون بہ رہا ہے......

پریزوال

اونہہ، یہ پہلا زخم نہیں ہے...... مگر یہ کہ تمہارے چوٹ آئی ہو......

دانا

میں آپ کی پٹّی درست کردوں، بری طرح بندھی ہے۔ [پٹّی کو اس کے گالوں کے چاروں طرف لپیٹتی ہے] اس لڑائی میں میں نے اکثر زخمیوں کی تیمارداری کی ہے...... ہاں، ہاں، مجھے یاد آیا...... اُس پرانے باغ کا وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے، اس کے گلی انار، اُس کے گلابـ ہم وہاں ایک سے زائد دفعہ کھیلے ہیں، سہ پہر کے وقت جب کہ ریت تمازت آفتاب سے جلتی رہتی تھی......

پریزوال

کل بارہ دفعہ ——— میں نے گنا تھا...... بس وہ تمام کھیل بتا سکتا ہوں جو ہم نے کھیلے، وہ باتیں دُہرا سکتا ہوں جو تم نے کیں......

دانا

تو ایک دن مجھے یاد ہے میں نے آپ کا انتظار کیا ——— کیونکہ میرا کھلو

چاہتی تھی، آپ اس قدر خاموش، ایسے سنجیدہ اور ایسے اچھے لڑکے تھے اور مجھے ایک ننی منّی ملکہ سمجھتے تھے...... مگر اس کے بعد سے آپ آئے نہیں......

پرنز وال

میرے والد مجھے افریقہ لے گئے...... وہاں ہم ایک صحرا میں راستہ بھول گئے...... اس کے بعد مجھے عربوں، ترکوں اور ہسپانیوں نے گرفتار کر لیا —— یہ میری روئداد ہے. جب مجھے دوبارہ وینس آنا نصیب ہوا تو تمہاری والدہ مر چکی تھیں؛ باغ برباد ہو چکا تھا...... میں نے تمہاری جستجو کی مگر بے کار...... بالآخر مجھے تمہارا پتہ چلا، بھلا تمہارا حسن ایک دفعہ دیکھ کر کون بھول سکتا تھا......

وانّا

جب میں اندر آئی آپ مجھے فوراً پہچان گئے تھے؟

پرنز وال

اگر دس ہزار عورتیں میرے خیمہ کے اندر آئیں اور ان میں سے ہر ایک تم جیسی ہوتی، تمہاری شکل، تمہارا لباس، ایسی ہی حسین، بس بالکل تم، دس ہزار بہنیں جنہیں خود اُن کے عزیز نہ پہچان سکتے، میں بڑھ کر تمہارا ہاتھ پکڑ لیتا اور کہتا "یہ وہ ہے"...... یہ حیرت کی بات ہے نا؟ کہ جس سے

انسان کو محبت ہو اُس کا خیال دل میں اس طرح آبسے، کیونکہ میرے اس دل میں تمہارا تصور اس طرح رہا کہ وہ بڑھا اور بدلا ...... جو کل تھا وہ آج نہیں، اُس میں تازگی پیدا ہوتی رہی، حُسن آتا گیا؛ اور زمانہ نے اُس نقش کو اپنے اُن تمام عطیّوں، ودیعتوں سے مزین و آراستہ کیا جو وہ ایک بڑھتے ہوئے بچّہ کو بخشتا ہے ...... مگر اب جو میں نے تمہیں دیکھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری آنکھیں فریب دے رہی ہیں ...... میرا حافظہ جس نے اس قدر وفا کاری اور دیانت داری سے تمہارے حُسن کو میرے دل میں محفوظ کر رکھا تھا حُسن کی قدرتی پرورش اور نمو کے رفتار کے مقابلہ میں پیچھے رہ گیا؛ اُس نے تمہیں اس قدر حُسن و شادابی عطا کرنے کی جرأت نہیں کی تھی جس کے انوار سے یکایک میری آنکھیں جگمگا اُٹھیں میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی اُس پھول کو یاد کرے جسے اُس نے تاروں کی چھاؤں میں باغ سے گذرتے ہوئے صرف ایک دفعہ دیکھا ہو اور یکدم اُسے سورج کی ضیا میں لاکھوں پھول دیکھنے کو مل جائیں ...... تم اندر آئیں اور میں نے وہ لوحِ جبیں دوبارہ دیکھی جسے خوب جانتا تھا، وہ زرتار بال، وہ آنکھیں؛ میں نے چہرہ میں وہ روح دیکھی جس پر مٹتا تھا ...... لیکن اُس کی تابانی نے اُس شعلہ کو دبا دیا جسے میرا دل خاموشی کے ساتھ، دن بدن اور ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال ——— ایک مدتِ مدید تک بھڑکاتا رہا ......

وہ شعلہ جس کی پرورش محض ایک کمزور حافظہ کے ہاتھوں ہوئی تھی اور جس نے اس اصل شعلۂ حسن کے آگے ایسی شرمناک شکست کھائی......

دانا

ہاں، جیسا اُس عمر میں چاہا جاتا ہے آپ ویسا ہی مجھے چاہتے تھے لیکن وقت اور جدائی محبت میں رنگینی پیدا کر دیتے ہیں......

پرنزوال

لوگ اکثر کہتے ہیں کہ اُنھوں نے عمر میں صرف ایک دفعہ محبت کی ہے لیکن شاذ ہی یہ سچ ہوتا ہے...... اپنے فریب کے پردہ پوشی کی خاطر وہ اُن عشاق کے عجیب وغریب غم پر اپنا حق جتاتے ہیں جو واقعاً صرف ایک محبت کے لئے پیدا ہوئے ہیں؛ اور جب ان میں سے کوئی اُس گہری اور غمناک صداقت کے اظہار کی کوشش کرتا ہے جس نے اُس کی زندگی کو متاثر کیا تو اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اُن الفاظ کی ساری متانت، ساری قوت خوش نصیب و شادکام عشاق کے آزادانہ اور مسلسل ادعائے محبت کے ہاتھوں تباہ ہو چکی ہے: اور اُن کی سننے والی غیر محسوس طور پر اُن الفاظ کو جن کی تہ میں واقعاً غم کا جذبہ پوشیدہ ہوتا ہے: اُنھیں معمولی اور پُرفریب الفاظ کی سطح پر لے آتی ہے جس پر کہ دوسرے مضحکہ خیز عشاق نے اُنھیں لا ڈالا ہے......

وانا

میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں اُس محبت کو سمجھ سکتی ہوں جس کے لئے ہماری روح ابتدائے زندگی سے پھڑپھڑاتی ہے، محبت جس کے ہم اس لئے منکر ہوتے ہیں کہ عمر کے ساتھ ساتھ ــــ گو میری عمر کم ہے ــــ بہت سی چیزیں فنا ہو جاتی ہیں ...... لیکن مجھے بتائیے کہ جب آپ وینس سے دوبارہ گذرے اور آپ کو میرا پتہ لگ چکا تھا ــــ بتائیے اُس وقت کیا ہوا؟ آپ نے اُس عورت سے جسے آپ اس قدر شدت سے چاہتے تھے ملنے کی کوئی کوشش نہ کی؟ ......

پرنزوال

وینس میں میں نے سُنا کہ تمہاری والدہ کا انتقال ہو گیا، کہ اُن کی جائداد تباہ ہو گئی اور یہ کہ تمہاری ایک بہت بڑے رئیس سے جو ٹسکنی میں سب سے زیادہ مال دار اور با اثر شخص تھا شادی ہونے والی ہے، تم اُس کی محبت سے مالا مال اور اس کی ملکہ ہوگی ...... میں ایک آوارہ وطن سپاہی تھا، جس کا گھر نہ بار ــــ میرے پاس تمہارے لئے کیا تھا؟ ...... قسمت معلوم ہوتا تھا مجھ سے میری محبت کی قربانی چاہتی تھی جو افسوس کہ دل پر پتھر رکھ کے مجھے کرنا پڑی۔ آہ، کتنی دفعہ اس شہر کی دیواروں کی چاروں طرف میں نے چکر لگائے اور پھاٹک کی زنجیروں سے لٹک لٹک گیا مبادا

تمہاری دید کی خواہش اس قدر شدید ہو جائے کہ تمہاری تلاش کردہ محبت اور آسائش کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے! ...... میں نے اپنی تلوار کرایہ پر چلانی شروع کی، میں نے دو تین لڑائیوں میں شرکت کی؛ میں نے نام پیدا کرلیا..... میں وقت کے انتظار میں رہا حال آنکہ آس نہیں رہی تھی تا آنکہ فلارنس نے مجھے پیسا روانہ کیا......

وانا

محبت میں لوگ کس قدر کمزور اور بزدل ہو جاتے ہیں! ...... اچھی طرح سمجھ لیجئے؛ میں آپ سے محبت نہیں کرتی نہ یہ کہہ سکتی ہوں کہ کبھی کی ہوتی..... لیکن میرے دل میں اس خیال سے خود عشق کی روح پھڑپھڑاتی اور فریاد کرتی ہے کہ وہ آدمی جو ایسے عشق کا ادّعا کرتا ہے جیسا میں خود کرتی محبت میں کچھ زیادہ حوصلہ مند نہیں ثابت ہوتا......

پرنزوال

حوصلہ کی مجھ میں کمی نہ تھی ...... جتنا تم سمجھتی ہو مجھ میں اُس سے زیادہ حوصلہ تھا..... مگر وقت گذر چکا تھا......

وانا

جب آپ وینس سے گئے تو وقت نہیں گذر چکا تھا. جب کسی کو ایسی محبت ہو جو اُس کی عین زندگی ہو تو وقت کبھی نہیں گذر چکتا..... ایسی محبت

ترک نہیں ہوسکتی۔ آس نہ ہونے پر بھی اُسے آس رہتی ہے۔ وہ جدوجہد سے باز نہیں رہ سکتی ہرچند کہ کامیابی کی ساری اُمیدیں منقطع ہوچکی ہوں۔ مجھے ایسی محبت ہوتی جیسی آپ کہتے ہیں آپ کو تھی تو میں یہ کرتی...... آہ، میں کیا کہوں میں کیا کرتی...... مگر اتنا جانتی ہوں کہ تقدیر جدوجہد اور مقابلہ کے بغیر مجھ سے میری خوشی نہ چھین لے جاتی...... میں تقدیر سے خم ٹھونک کر کہتی، "اچھا، اچھا، دیکھوں تو سہی!"...... میں سنگریزوں تک کو اپنا طرف دار بنالیتی!! اور "موج خوں سر سے گذر ہی کیوں نہ" جاتی جس سے محبت کرتی اُسے محبت جتا کے رہتی، اور وہ خود محبت جتاتا اور ایک سے زائد دفعہ جتاتا!......

پرنزوال

[اُس کا ہاتھ مانگتے ہوئے] تم اُسے نہیں چاہتیں، وانا؟

وانا

کسے؟

پرنزوال

گیڈو کو۔

وانا

[اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے] میری طرف ہاتھ نہ بڑھایئے۔ میں یہ ہاتھ آپ کو

نہیں دے سکتی۔ میں دیکھتی ہوں مجھے صاف صاف کہنا چاہیئے جس وقت گیڈو نے مجھ سے شادی کی میں بالکل تنہا تھی اور مفلوک الحال؛ اور جو عورت تنہا اور مفلوک الحال ہو اُس پر بہت جلد طوفان اُٹھ جاتے ہیں خصوصاً اگر وہ شکل وصورت کی معقول ہو اور طبیعت کی صاف ...... ان بہتانوں کی گیڈو نے پروا بھی نہیں کی؛ اُسے مجھ پر اعتبار رہا اور اس کے اعتبار سے میں خوش ہوئی۔ اُس نے مجھے خوش کیا؛ کم ازکم اتنا خوش جتنا انسان اُن مبہم اور غیر واجبی خوشیوں کی ترک آرزو کے بعد ہو سکتا ہے جو اُس کے استحقاق سے گویا بالا ہیں؛ اور میں امید کرتی ہوں آپ اسے یقین کریں گے کہ ایسی مسرّت کی تلاش میں وقت گذارے بغیر جو کسی کو نصیب نہیں ہوتی خوش رہا جا سکتا ہے۔ آج میں گیڈو سے ایسی محبت کرتی ہوں جو اُس محبت سے کم حیرت ناک ہے جو آپ سمجھتے ہیں آپ کو ہے؛ مگر میری میں کم ازکم زیادہ استقلال، زیادہ ہمواری، زیادہ صداقت اور زیادہ تیقّن ہے...... یہ محبت ہے جو مجھے تقدیر سے ملی ہے؛ میں نے اسے دیکھ بھال کر قبول کیا؛ مجھے اور محبت نہیں چاہیئے؛ اور اگر کوئی ایسی محبت ترک کر سکتا ہے تو وہ میں نہیں ہوں گی...... تو آپ دیکھتے ہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی...... جب میں نے اس بات پر آپ کو ٹوکا جسے میں سمجھی کہ آپ کی ایک غلطی تھی تو میں آپ کی بابت، اپنے

دونوں کی بابت نہیں بولی تھی: میں اس عشق کی طرف سے بولی تھی جس کی ایک جھلک سب سے پہلی صبح سراپردۂ دل پر پڑتی ہے: اک عشق جس کا وجود شاید ہے، لیکن وہ میرا یا آپ کا نہیں ہے، کیونکہ آپ نے وہ نہیں کیا جو اس عشق کا تقاضا تھا......

پر نزوال

تم مجھے سختی سے جانچتی ہو، وآنا، بلکہ میری اس محبت کو۔ تم میری محبت کو بغیر اس بات کے ذرّہ برابر علم کے جانچتی ہو کہ اس ایک خوشی کا لمحہ حاصل کرنے کی خاطر، جس کے پیچھے اور کوئی محبت یقیناً اب تک اُمید سے ہاتھ دھو بیٹھتی، میری محبت نے کیا کیا اور کیسی کیسی اذیتیں اُٹھائیں.....
لیکن گو اس محبت نے کچھ نہ کیا، کچھ کرنے کی تمہید بھی نہ اُٹھائی، میں اس کے وجود سے باخبر ہوں، میں جو اس کا صید ہوں، جس کی زندگی میں یہ رچ گئی ہے: میں جو اپنے اندر اس کی پرورش کر رہا ہوں، اور وہ سب کچھ کھو چکا جس سے انسانی خوشی اور سربلندی تعبیر ہے!.......آہ، باور کرو، وآنا، اور کوئی وجہ نہیں کہ تم نہ باور کرو، کیونکہ اے وآنا، میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو کچھ نہیں چاہتے، جنہیں کسی بات کی اُمید نہیں!.......تم میرے خیمہ میں ہو اور میرے رحم وکرم پر.......مجھے زبان ہلانے کی دیر ہے، ذرا سی دراز دستی درکار ہے اور دم بھر میں وہ سب کچھ میرا ہی جو ایک معمولی

عاشق چاہتا ہے...... لیکن میری طرح تم بھی یہ جانتی ہو کہ جس عشق کا میں
نے ذکر کیا وہ کچھ اور چاہتا ہے؛ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے تم
مجھ پر شک نہ کرو...... میں نے تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اس لئے لیا تھا
کہ میں سمجھا تم میرا اعتبار کرو گی...... اب میں اسے ہاتھ میں نہ لوں گا، میرے
ہونٹ اس پر بوسہ نہ دیں گے؛ لیکن کم از کم وانا، قبل اس کے کہ ہم دونوں
ایک دوسرے سے دوبارہ کبھی نہ ملنے کے لئے جدا ہوں، اتنا تو جان لو کہ
میرا عشق کس طرح کا تھا، کہ اس نے صرف ناممکن کے سامنے شکست کھائی!

وانا

یہ کہ وہ کسی چیز کو ناممکن قرار دے سکا——— اسی وجہ سے تو مجھے شک
ہوتا ہے...... میں کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتی جو انسانی طاقت سے باہر ہو،
میں جوئے شیر کھود کر لانے کو نہیں کہتی۔ میں اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں
چاہتی، میں یقین کرنے کو بالکل تیار ہوں...... دراصل یہ آپ کی خوشی
کی خاطر، اپنی خوشی کی خاطر ہے کہ میں اب بھی شبہ کرنے کی کوشش کروں گی
...... ایسا بلند عشق جیسا کہ آپ کا ہے ایک پاکی، اک شفافیت رکھتا ہے
جو سرد مہر سے سرد مہر عورت کے دل میں بھی حرکت پیدا کئے بغیر رہ نہیں سکتا...... اور
اسی لئے میں آپ کے حالات اور افعال کی تہ تک پہنچنا چاہتی
ہوں اور قریب قریب خوش ہوں گی اگر مجھے کوئی ایسا فعل نہ ملے جس میں

اس فانی جذبہ کا رنگ ہو جس پر تقدیر شاذ ہی مسکراتی ہے......
اور میں قائل ہو گئی ہوتی کہ مجھے کوئی ایسی بات نہیں ملی لیکن آپ کا یہ آخری فعل...... کیونکہ جب میں یہ سوچتی ہوں کہ آپ نے دیوانہ وار اپنا مستقبل، اپنی شہرت، غرضکہ دنیا میں آپ کو جو کچھ حاصل ہے وہ سب محض اتنی سی بات کی خاطر قربان کر دیا کہ میں، ایک لمحہ کے لئے اس خیمہ میں آجاؤں تو مجھے یقین کرنا پڑتا ہے کہ ہاں، غالباً آپ کا عشق ایسا ہی ہے جیسا آپ کہتے ہیں......

پرنزوال

یہ آخری فعل ہی تو ایسا ہے جس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا......

وانا

کیسے؟......

پرنزوال

بہتر ہے تمہیں اصلیت سے آگاہ کر دوں، تمہیں یہاں بلانے میں، پیسا کو تمہارے نام سے بچانے میں میں نے کوئی قربانی نہیں کی.

وانا

میری سمجھ میں نہیں آتا...... کیا آپ نے اپنے وطن سے غداری نہیں کی، اپنی سابقہ خدمات پر پانی نہیں پھیرا، اپنا مستقبل برباد نہیں کیا؟ اب آپ کا کیا انجام ہوگا؟ کیا جلا وطنی یا موت کی سزا نہ ملے گی؟

پرنزوال

اول تو میرا کوئی وطن نہیں ۔ ورنہ اگر میرا عشق اتنا زبردست نہ ہوتا،
میں کبھی اس عشق کی خاطر اپنے وطن سے بیوفائی نہ کرتا...... میں صرف
اجرت پر کام کرتا ہوں، جب تک مالک وفادار ہیں میں بھی وفا کا دم بھرتا
ہوں، جس دن سے اُنہوں نے غدّاری شروع کی ہیں نے بھی وفاداری
کو سلام کہا...... میرے اوپر فلارنس کے کمشنروں نے جھوٹے الزامات
لگائے ہیں اور تاجروں کی جمہوریت نے جن کے طریقوں سے میری طرح تم
بھی واقف ہو مجھ پر مقدمہ چلا کر مجھے صفائی کا بھی موقع نہیں دیا ۔ میں جانتا تھا
کہ میں تباہ ہوا؛ اور یہ آج رات کا فعل ممکن ہوا تو تباہ کرنے کی بجائے
مجھے بچالے.......

وانا

توآپ نے میری خاطر جو قربانی کی اس کی بہت کم قیمت ہے ؟

پرنزوال

اُس کی کوئی قیمت ہی نہیں...... تم سے چھپانا بیکار رہے ۔ مجھے تمہارے اُس
تبسم میں کوئی خوشی نہ تھی جو میں جھوٹ بول کر خریدتا......

وانا

آہ، جیانلو، جیانلو یہ عشق اور اُس کے شریف ترین ثبوت سے بھی بڑھ کر

ہے! ..... تمہیں اب سے اُس ہاتھ کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں جو تمہاری طرف سے ہٹا یا گیا تھا۔ یہ خود حاضر ہے......

پرنزوال

کاشکے، کاشکے یہ ہاتھ محبت کی جیت میں مجھے ملتا! ..... مگر خیر! کچھ ہرج نہیں! ..... یہ میرا ہے وانا! میں اسے اپنے ہاتھ میں لئے ہوں، میں اس کی خوشبو سے مشامِ جاں معطّر کرتا ہوں، اس کی حرارت اپنے میں جذب کرتا ہوں۔ یہ اور میرا ہاتھ ایک ہی ہیں ——— تھوڑی دیر کے لئے میں اپنے کو اس دلچسپ فریب میں گم کئے دیتا ہوں ...... آہ، یہ پیارا ہاتھ! میں اسے کھولتا ہوں، بند کرتا ہوں، جیسے یہ مجھے عشاق کی پُراسرار زبان میں جواب دے سکتا ہے؛ میں اس پر اپنے بوسوں کی مہریں ثبت کرتا ہوں اور تم اسے ہٹاتی نہیں ..... تو کیا تم نے مجھے معاف کر دیا، جس نے بدترین مصیبت میں میں نے تمہیں مبتلا کیا اُسے نظر انداز کر دیا؟ ......

وانا

خود میں آپ کی جگہ ہوتی یہی کرتی؛ بہتر طریقہ یہ یا شاید اس سے بدتر.....

پرنزوال

جب تم نے میرے خیمہ میں آنا منظور کیا تمہیں معلوم تھا میں کون تھا؟ .....

وانا

کسی کو نہیں معلوم تھا۔ عجیب عجیب افواہیں گرم تھیں ...... بعض کہتے

تھے پرنزوال ایک خوفناک بڈھا آدمی تھا؛ کچھ لوگوں کے قول کے مطابق وہ ایک نہایت حسین، نوجوان، شاہزادہ تھا......

پرنزوال

لیکن گیڈو کے باپ نے مجھے دیکھا تھا؛ انھوں نے کچھ نہیں کہا؟......

وانا

کچھ نہیں۔

پرنزوال

تم نے اُن سے پوچھا نہیں؟......

وانا

نہیں۔

پرنزوال

لیکن تمہارا دل ایک اجنبی کے پاس رات کے وقت تنہا، بے یارومددگار آتے ہوئے ڈرا نہیں؟......

وانا

قربانی لازمی تھی......

پرنزوال

مگر جب تم نے مجھے دیکھا؟

وانا

پہلے آپ کے چہرہ کو پٹیوں نے چھپا رکھا تھا......

پرنزوال

ہاں، لیکن بعد میں وانا، جب میں نے اُنھیں ہٹایا؟

وانا

تب اور ہی بات تھی، اور میں نے جیسے پہچان لیا...... لیکن آپ، جب آپ نے مجھے خیمہ میں داخل ہوتے دیکھا —— آپ کے دل میں کیا گذرا؛ تمہارا کیا ارادہ تھا؟......

پرنزوال

آہ، میں کیسے کہوں!....... میں جانتا تھا میرے لئے کوئی اُمید نہیں، میرے دل میں یہ وحشت ناک جذبہ پیدا ہوا کہ اپنے ہمراہ ہر چیز کو لے ڈوبوں ...... اور میں اپنے اس عشق کی وجہ سے تم سے نفرت کرنے لگا! میں اب جو اس کا خیال کرتا ہوں تو مجھے اپنے پر حیرت ہوتی ہے...... صرف ایک لفظ کی ضرورت تھی جو تمھارا نہ ہوتا، ایک اشارہ تمہارے اشارے سے مختلف اور وہ حیوان جو میرے اندر ہے زنجیر توڑ ڈالتا، میری نفرت کی آگ بھڑک اُٹھتی...... لیکن تمہیں دیکھتے ہی مجھے محسوس ہوا یہ کس قدر ناممکن تھا.......

دانا

ایسا ہی مجھے بھی محسوس ہوا اور میرا تمام خوف جاتا رہا کیونکہ ہم بغیر کچھ کہے سنے
ایک دوسرے کو جان گئے۔ اور یہ کیسا عجیب حیرت ناک ماجرا ہے...... میں
یہ بھی کرتی، مجھے یقین ہے، اگر مجھے تمہاری طرح محبت ہوتی...... دراصل
بعض دفعہ جب تم بولتے ہو تو میں خیال کرتی ہوں میں بول رہی ہوں، یعنی
تمہارے منہ میں میری زبان ہے اور میں بول رہی ہوں، تم سن رہے ہو......

پرنزوال

مجھے بھی اے دانا، مجھے بھی ایسا معلوم ہوا کہ جو دیوار میرے اور تمہارے
درمیان حائل تھی منورا ور روشن ہوگئی؛ گویا میں نے ایک بہتے ہوئے چشمہ
میں اپنے ہاتھ ڈالے اور باہر نکالا تو انھیں روشنی سے منور، اعتبار اور
وفاکاری کی چمک سے روشن پایا...... اور یہ معلوم ہوا جیسے انسان بدل گئے،
گویا میرے تمام اندیشے بے بنیاد تھے...... سب سے زیادہ مجھے یہ محسوس
ہوا جیسے میں خود بدل رہا ہوں، ایک تنگ زنداں کی طویل محبوسی سے آزاد
ہو رہا ہوں؛ دروازے کھل رہے ہیں، سلاخوں میں پھول اور پتیاں لپٹ
رہی ہیں؛ دور افق پر برف پگھل رہی ہے اور صبح کی ہلکی، لطیف ہوا اپنی
طراوت میں نکہتِ گل کو لئے میری روح کے اندر آرہی ہے اور میری محبت
کے تشنہ کام، لبِ جان مریض کے پنکھا جھل رہی ہے!......

وانا

مجھ میں بھی ایک تبدیلی واقع ہوئی۔ مجھے شروع سے تم سے ایسی گفتگو کرنے پر حیرت تھی .... میں فطرتاً خاموش ہوں .... میں آج تک اس طرح کسی سے نہیں بولی، صرف شاید ابّا جان سے، گیڈو کے باپ سے، اور ان سے بھی دوسری طرح .... وہ ہزار ہا توہمات کی پوٹ ہیں؛ ہم بہت کم بات چیت کرتے ہیں .... رہے دوسرے لوگ، اُن کی نگاہوں میں ہمیشہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے جس سے میری بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ میں اُن سے کیسے کہوں کہ وہ مجھے عزیز ہیں، کہ میں یہ جاننے کے لئے بیتاب ہوں کہ اُن کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں؟ .... تمہاری آنکھیں مجھے بات کرنے سے نہیں روکتیں، اُن سے مجھے ڈر نہیں معلوم ہوتا .... مجھے پہلی نظر میں معلوم ہوا کہ میں تمہیں جانتی ہوں، گو میں یہ نہ خیال کرسکی کہ اس سے پہلے میں نے تمہیں کہاں دیکھا تھا ....

پرنزوال

کیا وانا، اگر تقدیر نے مجھے اس قدر بعد از وقت تم سے نہ ملایا ہوتا، تم مجھ سے محبت کرسکتیں؟ ....

وانا

اگر میں تم سے کہوں کہ میں محبت کرسکتی تو یہ جتانا ویسا ہی ہے جیسا میں

تم سے کہوں کہ اب میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تم بھی میری طرح جانتے ہو کہ یہ نہیں ہو سکتا ...... لیکن ہم یہاں ایک دوسرے سے اس طرح باتیں کر رہے ہیں جیسے کسی صحرائی جزیرہ میں ہوں ...... اگر اس دنیا میں تنہا میں ہوتی تو کچھ زیادہ کہنا نہیں تھا ...... لیکن ہم اُس صدمہ کو بھول رہی ہیں جو دوسرا اُٹھا رہا ہے، اور ماضی پر مسکرا رہے ہیں ...... بیسیا سے چلتے وقت جب میں گیڈو کے صدمے کا خیال کرتی ہوں، اُس کی مایوس آنکھیں، اُس کا اترا ہوا چہرہ ــــ اُف، میں اب یہاں زیادہ نہیں ٹھہر سکتی! ...... صبح ہونے ہی والی ہوگی، میں اس کی سخت منتظر ہوں! ...... مجھے پیر کی آہٹ سنائی دیتی ہے، کوئی خیمہ کے پاس سے جا رہا ہے ...... پردہ کے پیچھے کچھ لوگ سرگوشیاں کر رہے ہیں .... سنو، سنو! ...... یہ کیا ہے؟

[خیمہ کے باہر سرگوشیوں اور بھاگتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے:
اس کے بعد باہر سے ویڈیو کی آواز۔]

ویڈیو

[بھاگتے ہوئے] سرکار!

پرنزوال

یہ تو ویڈیو ہے۔ آجاؤ! کیا ہے؟

ویڈیو

[خیمہ کے دروازہ پر] فوراً، فوراً! حضور والا فوراً فرار ہو جائیں! ایک

لمحہ کی دیر نہ کیجئے! مسٹر لاڈیورا، فلارنس کے کمشنر دوم......

پرنزوال

وہ بینیا میں تھے......

ویڈیو

وہ واپس آ گئے ہیں...... چھ سو فلارنسی اُن کے ہمراہ ہیں...... میں نے اُنھیں گذرتے ہوئے دیکھا کیمپ میں ہنگامہ برپا ہے...... اُن کے پاس گرفتاری کا حکم ہے...... وہ آپ کی غداری کی تشہیر کر رہے ہیں...... وہ ٹریولزیو کی تلاش میں ہیں اور اگر آپ کی یہاں موجودگی میں وہ انھیں مل گئے......

پرنزوال

آؤ، وانا......

وانا

کہاں جاؤں؟

پرنزوال

ویڈیو، دو آدمیوں کے ہمراہ جن پر مجھے اعتماد ہے، تمھیں بیسا چھوڑ آئے گا......

وانا

اور تم، تم کہاں جاؤ گے؟

پرنزوال

اللہ بہتر جانتا ہے، اور یہ کوئی اہم بات نہیں۔ خدا کی زمین بہت وسیع ہے
مجھے کہیں عافیت مل جائے گی۔

ویڈیو

حضور، ہوشیار ہو جائیں! وہ سارے علاقے پر چھائے ہوئے ہیں اور ٹسکنی
جاسوسوں سے بھرا پڑا ہے.......

وانا

پیسا چلو۔

پرنزوال

تمہارے ساتھ؟.......

وانا

ہاں۔

پرنزوال

نہیں.......

وانا

چاہے تھوڑے ہی دن کے لئے...... تاکہ وہ تمھاری ہوا نہ پائیں......

پرنزوال

تمہارے شوہر کیا کہیں گے؟.......

دانا

وہ ایک مہمان کی خدمت کے فرائض سے غافل نہ ہوں گے......

پرنزوال

وہ تمہارے کہنے کا یقین کریں گے؟......

دانا

بے شک...... ——— اگر انہوں نے یقین نہ کیا...... مگر کریں گے،
انھیں یقین کرنا ہوگا...... ——— آؤ۔

پرنزوال

نہیں۔

دانا

کیوں؟ ——— کس بات سے ڈرتے ہو؟

پرنزوال

میں تمہاری وجہ سے ڈرتا ہوں......

دانا

میری وجہ سے؟ میرے لئے خطرہ برابر ہے خواہ تنہا جاؤں یا تمہیں لے کر،
اب تو ہمیں تمہارے لئے ڈرنا چاہیئے، تم کہ جس نے پیپا کو بچا لیا؟ اب یہ پیپا کا
فرض ہے کہ تمہیں بچائے...... تم میری پناہ میں ہو، میں اس کی ضامن ہوں....

پرنزوال

اچھا تو چلو: میں تمہارے ساتھ چلوں گا......

دانا

تم اس سے بڑھ کر اپنے عشق کا ثبوت نہیں دے سکتے......آؤ، ہمیں ایک لمحہ کی دیر نہیں کرنا چاہئے......خیمہ کو کھولو......

[پرنزوال اس کے پیچھے دانا دروازہ کی طرف بڑھتے ہیں اور پردا اٹھاتے ہیں۔ آوازوں کا شور و غل اور اسلحہ کی کھٹا کھٹ سنائی دیتی ہے؛ لیکن ان سب سے بلند دور سے گھنٹوں کی مسرت افزا صدائیں ہیں جو رات کے سکوت میں تڑپ کے ساتھ گونج رہی ہیں۔ دور افق پر نور کے بکنے کی مثال پھیلا نظر آتا ہے۔ چراغوں کی جگمگاہٹ سے تاریک آسمان پر معلوم ہوتا ہے ایک نور کی سیل پڑی موجیں مار رہی ہے]

پرنزوال

یہ دیکھو، دانا، یہ دیکھو!

دانا

یہ کیا ہے، جیانلو؟......آہ، میں سمجھی!......یہ عیش و نشاط کی روشنیاں ہیں جو انہوں نے تمہارے حسن سلوک کی یادگار قائم کرنے کے لئے جلائی ہیں......شہر پناہ منور ہے، فصیلیں پر ضیا، گویا تمام ایک مشعل بہجت کی مثال جگمگ

جگ مگ کر رہا ہے۔ دیکھو، منور و متجلّی مینار ستاروں سے سرگوشیاں کر رہے ہیں!......اور شہر کی گلیاں تک آسمان میں منعکس نظر آتی ہیں: میں وہ راستہ پہچان سکتی ہوں جس پر میں آج شام کو چل کر آئی تھی!......وہ سامنے چہل ستون نظر آتا ہے جس کے گنبد میں آگ سی لگی ہوئی ہے؛ اور وہ کمپوساتنو ہے جو انعکاسات کا ایک جزیرہ معلوم ہوتا ہے!...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زندگی دم توڑتے توڑتے ٹھہر گئی؛ کہ زندگی کی آخری سانس پیسا میں بام فلک سے پھدکتی پھدکاتی ایک مینار سے دوسرے پر، دوسرے سے تیسرے پر، وہاں سے ایک دیوار پر، دیوار سے سطح زمین پر واپس آگئی ہے اور اب ہمیں اشارے کر رہی ہے، واپس بلا رہی ہے......سنو، سنو!...... یہ غل غپاڑے سنو، یہ بیہوشی، سرمستی اور نشاط کے نعرے، ان کا زیر و بم، جیسے پیسا میں کوئی سمندر موجیں مار رہا ہے!...... یہ گھنٹے، آہ، یہ گھنٹے مجھے اپنی شادی کی رات کی یاد دلاتے ہیں...... میں خوش ہوں، دنیا میں سب سے زیادہ خوش، اس لئے اور بھی کہ یہ خوشی مجھے تم نے عطا کی، تم نے جس نے مجھے سب سے بہتر چاہا!......آؤ، میرے جیا نّلو! [اس کی پیشانی چومتی ہے] صرف یہ ایک بوسہ ہے جو میں پیش کر سکتی ہوں......

پرنزوال

اُف، میری گیووانا، اس سے زیادہ پاکیزہ بوسہ عشق کی تمنا کی دنیا میں

ناپید ہے!...... مگر دیکھو، تم کانپ رہی ہو، تمہارے قدم ڈگمگا رہے ہیں!
...... آؤ، مجھ سے لگ جاؤ، میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لو......

وانا

کچھ نہیں: مجھے غشی آ رہی ہے ——— میں اپنی طاقت سے زیادہ کھیل گئی، مجھے سہارا دیجئے، مجھے اٹھا لیجئے! میرے اوّلین خوشی کے قدموں کو کوئی نہ روکے...... کیسی حسین رات ہے، صبح کروٹ بدل رہی ہے!...... جلدی! ہمیں جلدی کرنا چاہئے، یہی وقت ہے۔ ہمیں جشن کے خاتمہ سے پہلے پہونچ جانا چاہئے......

[دونوں جاتے ہیں، پرنزوال، وانا کو سہارا دئے۔]

تیسرا منظر

گیڈو کالونا کا ایوانِ شاہی

[اونچی کھڑکیاں، بلند سائبان، مرمریں کھمبے وغیرہ۔ بائیں جانب ذرا پیچھے کو ایک کشادہ چبوترہ جس پر پہونچنے کا راستہ ایک بل کھائے ہوئے دوہرے زینے سے ہے۔ چبوترہ پر کنارے کنارے چھوٹے چھوٹے ستونوں میں زنجیریں پہنا کر جنگلہ بنایا ہے۔ کھمبوں پر بڑے بڑے گملے رکھے ہیں جن میں پھول اور بیلیں ہیں کمرے کے بیچ میں کھمبوں کے درمیان سنگِ مرمر کا ایک زینہ چبوترہ پر جاتا ہے جہاں سے شہر کا بہت بڑا حصّہ نظر آتا ہے۔ مارکو، گیڈو، پورسو اور توریلو داخل ہوتے ہیں]

گیڈو

میں نے آپ کا اُس کا سب کا کہنا مانا؛ لیکن اب انصاف چاہتا ہے کہ مجھے موقع دیا جائے۔ میں چپ رہا، میں نے سانس نہیں لی، میں چھپ کر بیٹھ رہا ——— جیسے کسی بزدل کے گھر میں ڈاکہ پڑے اور وہ چھپا رہے۔ لیکن اپنی ذلت میں بھی میں نے اپنی عزتِ نفس کو برقرار رکھا ...... آپ مجھے ایک تاجر بنا چکے، ایک بساطی جس سے

ایک مکاری کا سودا کیا گیا...... مگر اب صبح ہوگئی...... میں اپنی بات سے نہیں ہٹا...... ایک معاہدہ کیا گیا تھا، مجھے اس کا احترام لازم تھا۔ مجھے سب کی خوراک مہیا کرنی تھی...... یہ رات، یہ مقدس رات خریدار کی تھی...... آہ، کون جانتا ہے، اس گیہوں کی، ان تمام بھیڑوں اور بیلوں کی لئے انتہائی گراں قیمت نہیں تھی ...... اب سب اپنی دوزخ پاٹ چکے اور میں قیمت ادا کر چکا...... اب میں آزاد ہوں، میں ایک مرتبہ پھر خود مختار ہوں اور یہ بے شرمی کا داغ اپنے دامن سے مٹاتا ہوں......

مارکو

میرے بیٹے، مجھے نہیں معلوم تمھارے ارادے کیا ہیں اور کسی کو حق نہیں کہ ایسے بڑے اور جاں کاہ صدمہ میں جیسا کہ تمھارا ہے دخل دے...... الفاظ اس غم کو کم نہیں کرسکتے اور یہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ جو مسرت اور آسایش اس سے حاصل ہوئی ہے، جو تمھیں ہر چہار طرف نظر آرہی ہے، صرف اُسے بڑھا ہی سکتی ہے، اُس کی کلفت کو شدید ہی کرسکتی ہے...... شہر بچ گیا، لیکن ہم سب کو قریب قریب افسوس ہے کہ یہ نجات تم کو اس قدر گراں پڑی، اور ہم سب تمھارے سامنے اپنی گردن جھکاتے ہیں کیوں کہ تمھارے ہی سر اس کا سارا بار پڑا...... اس کے باوجود اگر ہم کل کا خیال کریں تو میں پھر وہی کروں گا جو میں نے کیا، اسی قربانی، اسی بے انصافی کو جائز سمجھوں کیوں کہ وہ آدمی جو انصاف کرنا چاہتا ہے زندگی بھر افسوس کے ساتھ اس امر پہ مجبور ہو کر دو یا تین

مختلف غیر منصفانہ افعال میں سے کسی کا انتخاب کرے ...... میں نہیں جانتا تم سے کیا کہوں؛ لیکن اگر میری یہ آواز جسے تم کبھی عزیز رکھتے تھے آخری مرتبہ تمھارے گوشۂ دل تک پہونچ سکے تو میرے بیٹے، میں تم سے استدعا کرتا ہوں کہ غم و غصّہ کے فوری مشورہ پر آنکھ بند کر کے عمل نہ کرو .... کم از کم اس وقت تک ٹھرو کہ وہ خطرناک لمحہ گذر جائے جو ایسے الفاظ نکالنے پر مجبور کرتا ہے جو واپس نہیں لئے جا سکتے .... وہ آنا آتی ہی ہوگی؛ اُسے آج مت جانچو۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جس پر بعد میں پچھتانا پڑے ...... کیوں کہ جو کام انسان کسی بڑے صدمے کے زیر تحت کرتا ہے فطرتاً اس پر بعد میں پچھتانا پڑتا ہے ...... وہ آنا واپس آئے گی، مسرور، مایوس ...... اُسے ملامت نہ کرو .... اگر تم اپنے میں اتنی طاقت نہیں پاتے کہ اس وقت اس اس طرح بات کر سکو جیسا کہ بہت دن بعد تم اس سے کر سکوگے تو کچھ دن ٹھہر کے اس سے ملو ...... کیوں کہ ہم بیچارے انسانوں میں جو ایک اٹل اور جابر اور قوی فطرت کے محض کھلونے ہیں، مرور زمانہ کے ساتھ بڑی نیکی، اور انصاف اور عقل آتی ہے؛ اور ہم وہ الفاظ جو واقعاً صحیح اور جائز ہوں، جن کی اُس وقت جبکہ مصیبت نے ہمیں اندھا کر رکھا ہو ہمیں دل سے تلاش کرنی چاہئے، صرف جبھی نکال سکتے ہیں جب ہمیں پوری سمجھ آگئی ہو، جب ہم معاف کر چکے ہوں، اور پھر سے محبت کرنے لگے ہوں ....

گیڈو

آپ گفتگو ختم کر چکے؟ خدا کا شکر! اب لطیف اور ادبی جملوں کے

بولنے کا وقت نہیں ہے، یہ فصیح و بلیغ طرز خطابت آپ کو مبارک رہے، نہ آج یہاں کوئی ہے جسے آپ اس گفتگو سے پھر فریب دے سکیں۔۔۔۔۔ میں نے آپ کی گفتگو بہت برداشت کی، بس یہ آخری بار، کیونکہ مجھے یہ جاننے کی بڑی تمنّا تھی کہ دیکھوں آپ کا علم و فضل میری زندگی مکمل طور پر برباد کرنے کے عوض میں مجھے کیا دیتا ہے۔۔۔۔۔ دیکھئے، وہ مجھے کیا دیتا ہے! توقف، صبر، مروت، چشم پوشی، معافی اور اشک و آہ!۔۔۔۔۔ آہ، نہیں! یہ کافی نہیں! ۔۔۔۔۔ اس عقلمندی سے میں باز آیا، میں شرم کا داغ مٹا کے رہونگا! الفاظ سے یہ مقصد نہیں پورا ہوسکتا۔۔۔۔۔ رہا میرے ارادے، وہ بالکل سادے ہیں ـــــ میں وہی کروں گا جو صرف چند دن پہلے آپ مجھے کرنے کا مشورہ دیتے۔ ایک آدمی نے مجھ سے دانا کو لے لیا ہے؛ جب تک یہ آدمی زندہ ہے دانا میری نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ آپ دیکھتے ہیں میں "مجمع الفوائد" کے قاعدوں پر تو عمل پیرا نہیں ہوسکتا جس میں اسم صفت اور فعل کے قاعدے درج ہیں۔ میں اس بڑے قانون کا مطیع ہوں جس پر ہر شخص جس کے دل میں غیرت ہے عمل کرتا ہے۔۔۔۔۔ پیسا کے پاس اب سامان رسد ہے، اسلحے ہیں؛ وہ پیٹ بھر سکتا ہے، لڑ سکتا ہے؛ لیکن میں اپنا حصۂ رسد طلب کرتا ہوں۔ آج کے دن سے اس کے لڑنے والے آدمی میرے ہیں یا کم از کم ان میں کے بہترین آدمی ـــــ وہ جنھیں میں نے خود بھرتی کرایا، جنھیں میں

نے اپنی جیب سے تنخواہ دی۔ پیسا کا جو قرض میرے ذمہ تھا میں ادا کرچکا —
اب اُس پر جو میرا قرض ہے وہ ادا ہو۔ یہ آدمی وآنا کے پاس اُس وقت
تک نہیں جاسکتے جب تک کہ میں ان سے وہ کام نہ لے لوں جس کے لینے
کا مجھے اُن سے پورا پورا حق ہے .... رہ گئے اور لوگ — وآنا —
میں اُسے معاف کرتا ہوں، یا اُس وقت معاف کردوں گا جب یہ شخص
زندہ نہ رہے گا .... اس بیچاری کو دھوکا دیا گیا، اُسے گمراہ کیا گیا؛
لیکن کم از کم جو کچھ اُس نے کیا اس میں سرفروشی کی شان تھی .... اس
کی نیکی، اس کی روح کی بڑائی سے ناجائز ترین فائدہ اُٹھایا گیا ...... خیر
...... بھولنا شاید ناممکن ہو؛ لیکن کم از کم اس کا یہ فعل ماضی میں اس
قدر بعید، اس قدر دور جا کے محو ہو جائے گا کہ وہ آنکھیں جو اس کی محبت کی
متلاشی ہیں اُسے نہ دیکھ سکیں گی ...... لیکن ایک شخص اس دنیا میں ایسا
موجود ہے جسے میں بغیر خجالت و خوف کے نہ دیکھ سکوں گا ...... ایک انسان
اس دنیا میں ہے جس کی زندگی کا تنہا مقصد ایک شریف اور پاک محبت
کی رہنمائی، اس کی پشت پناہی تھی۔ وہ اُس کا دشمن ہو گیا، وہ اُسے مسمار
کرکے رہا، اور اب تم سب کے سامنے ایک ایسا واقعہ ظہور پذیر ہوگا جو بڑا
ہی خوفناک ہوگا لیکن بالکل مناسب .... تم لوگ ایک بیٹے کو دیکھو گے
جو ایک زمانِ بعید میں، خود اپنے باپ پر انصاف کرنے بیٹھا ہے، اپنے باپ

کا منکر ہوتا ہے، اُسے ملامت کرتا ہے، اُسے اپنے سامنے سے دھکا دیکر دور کرتا ہے، اُسے حقیر کرتا ہے، اس سے نفرت کرتا ہے!......

مارکو

مجھے ملامت کرلو میرے بیٹے، مگر اُسے معاف کردو...... اگر اس بہادرانہ فعل میں جس نے اتنی جانیں تباہ ہونے سے بچالیں کوئی غلطی ہے جو معاف نہیں کی جاسکتی تو وہ غلطی ساری کی ساری میری ہے لیکن دلیری اس کی.. ...... میرا مشورہ صائب تھا؛ لیکن مشورہ دینا میرے لئے آسان تھا جس کا اس قربانی میں کوئی حصّہ نہ تھا اور آج جب کہ یہ مجھ سے اُسے جدا کئے دے رہا ہے جسے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں آج یہ مجھے پہلے سے بھی زیادہ صائب معلوم ہوتا ہے...... مجھے تمہارے فیصلہ سے اختلاف کرنے کا کوئی حق نہیں؛ جب میری عمر اس سے کم تھی میں بھی ایسا ہی فیصلہ کرتا...... میں جاتا ہوں، میرے بیٹے، اور تم مجھے اب سے کبھی نہ دیکھوگے؛ میں سمجھ سکتا ہوں کہ میری موجودگی تمہارے لئے کس قدر روح فرسا ہوگی پھر بھی میں تمھیں دیکھنے کی کوشش کروں گا اس احتیاط سے کہ تم مجھے نہ دیکھ سکو...... اور چونکہ میں اب جاتا ہوں، اور بہ مشکل یہ اُمید کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ وہ وقت دیکھنے کو زندہ رہوں گا جب تم اس غلطی کو معاف کردوگے جو میں نے تمھارے ساتھ روا رکھی ہے——

کیونکہ میرا اپنا ماضی مجھے یاد دلاتا ہے کہ نوجوانی دیر سے معافی بخشتی ہے ——
چونکہ میں اس طرح جاتا ہوں، اس لئے کم از کم مجھے یقین دلا دو کہ تمہاری
تمام نفرت اور سختی اور تمہاری تمام ناخوشگوار یادیں میرے ہمراہ ہیں،
اور اس کے لئے جو آنے والی ہے کوئی نفرت نہیں رہ گئی ہے ...... اس
کے علاوہ میری تم سے ایک اور التجا ہے ...... مجھے آخری مرتبہ یہ دیکھ
لینے دو کہ وہ تمہاری آغوش میں ہے ...... یوں ہو تو میں بغیر کسی رنج
کے بغیر تمہیں نا انصاف سمجھے جاؤں ...... یہ بہتر ہے کہ انسانی غموں میں
سے وہ شخص جس کی عمر سب سے زیادہ ہو اس بوجھ کا سب سے زیادہ حصہ لے،
یہ دیکھتے ہوئے کہ اسے چند ہی قدم چل کر بوجھ اتار دینا ہے ....

[مارکو کے آخری الفاظ ہی کے درمیان باہر سے ایک مبہم سا شور سنائی
دیتا ہے۔ اس شور کے بعد جو خاموشی ہوتی ہے اس میں یہ شور اور بڑھتا
ہے، قریب تر آجاتا ہے اور زیادہ صاف سنائی دیتا ہے۔ پہلے دور سے صرف
اس شور کی گونج سنائی دیتی ہے پھر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی مجمع ہے جو
بڑھ رہا ہے اور ٹھہر ٹھہر کے صدائیں لگاتا ہے۔ یہ مبہم آوازیں جلد ہی الفاظ
کی صورت پکڑ لیتی ہیں اور لمحہ بہ لمحہ ہزاروں دفعہ دُہراتی ہوئی "وانا"
وانا"، ہماری مونا وانا! مونا وانا زندہ باد" وانا" وانا" وانا!"
کی صدائیں آتی ہیں۔]

مارکو

[اُن سائبانوں کی طرف دوڑ کے جو چبوترہ پر کھلتے ہیں] ارے وآنا!......
وآنا آگئی!...... یہ دیکھو!...... وہ اس کے نام کے نعرے لگا رہے ہیں
وہ اس کے نام کے نعرے لگا رہے ہیں! سنو، سنو!

(بورسو اور ٹوریلو اس کے ساتھ چبوترہ پر جاتے ہیں. گیڈو ایک کھمبے
سے لگا، سامنے نظر گاڑے تنہا رہ جاتا ہے. اس تمام اثنا میں شور رفتہ
رفتہ بڑھتا اور قریب آتا جاتا ہے)

مارکو

[چبوترہ پر] ارے، دیکھتے ہو! چوک، سڑکیں، دروازے، درخت، سب
ہلتے ہوئے سروں اور ہاتھوں کی وجہ سے سیاہ ہو رہے ہیں! چھتیں، چھپر، درختوں
کی ٹہنیاں سب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدمیوں میں تبدیل ہو گئے!...... لیکن
وآنا ہے کہاں؟...... مجھے صرف ایک بادل سا دکھائی دیتا ہے جو چھٹتا ہے
اور پھر گھر آتا ہے...... بورسو میری بڈھی آنکھیں جواب دے رہی ہیں......
بڑھاپا اور آنسو انھیں اندھا کئے دے رہے ہیں...... وہ اسی ایک ذات
کو نہیں دیکھ سکتیں جس کے لئے وہ بیتاب ہیں...... وہ کہاں ہے، وہ کدھر
ہے؟...... میں اُسے کدھر جا کے دیکھوں؟......

بورسو

[اُسے روکتے ہوئے] نہیں، نیچے نہ جائیے، لوگ پاگل ہو رہے ہیں،

وہ بالکل بے قابو ہوگئے ہیں۔ جوش کی وجہ سے وہ بالکل دیوانے ہو رہے ہیں، عورتوں کو غش آرہا ہے، مرد کچلے جا رہے ہیں!...... اور پھر نیچے جانا بیکار ہے، وہ خود آرہی ہے، وہ کیا آرہی ہے، وہ آرہی ہے!...... دیکھئے وہ اپنا سر اُٹھا رہی ہے!...... اُس نے ہمیں دیکھ لیا...... وہ ہمارے پاس آنے کے لیے بیقرار ہو رہی ہے! یہ دیکھئے، یہ دیکھئے وہ ہمیں دیکھ کر مسکرا رہی ہے!......

مارکو

تم اُسے دیکھ رہے ہو مگر میں نہیں دیکھ سکتا!......... میری یہ ضعیف و بے بصر آنکھیں کسی چیز میں تمیز نہیں کر سکتیں!....... آج پہلی دفعہ میں بڑھاپے کو کوستا ہوں جس نے مجھ پر سب کچھ روشن کیا لیکن اب یہ چیز مجھ سے چھپاتا ہے!...
...... لیکن تم جو اُسے دیکھ رہے ہو، تو یہ بتاؤ وہ کیسی معلوم ہوتی ہے؟...... تمہیں اس کا چہرہ نظر آتا ہے؟

بورسو

وہ خوشی سے باغ باغ واپس آرہی ہے..... جیسے ساری فضا پر چمک رہی ہو.....

ٹوریلو

لیکن یہ اُس کے ساتھ ساتھ کون شخص آرہا ہے؟

بورسو

معلوم نہیں..... میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا، وہ اپنا چہرہ چھپائے ہے.....

مارکو

سنو، سنو، لوگ کیسا چلّا رہے ہیں! ...... اُن کے نعروں سے سارا محل گونج رہا ہے، ہلا جا رہا ہے، پھول گملوں سے ٹپک ٹپک کر زینہ پر بچھے جا رہے ہیں ...... قدموں کے نیچے پتھر تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُٹھ رہے ہیں اور ہمیں گویا مسرت کے اُس دریائے بے پایاں میں لیجا کر پھینک دینا چاہتے ہیں ...... ہاں، ہاں، اب مجھے دکھائی دینے لگا ...... لو وہ تو پھاٹک ہی پر آ گئے! مجمع راستہ دے رہا ہے ......

لورسو

ہاں، واناکو. وہ اس کو راستہ دے رہے ہیں، فتح کا راستہ، محبت کا .. .. اس کی راہ میں وہ پھول، پتّیاں، اور زر و جواہر بکھیر رہے ہیں ...... مائیں اپنے بچّے اُسے چھونے کے لئے آگے بڑھا رہی ہیں؛ آدمی اس کے روندے ہوئے پتھر چومنے کے لئے گرے پڑ رہے ہیں ...... ارے، وہ بہت قریب آ گئے. سب خوشی سے پاگل ہو رہے ہیں ...... کہیں یہ لوگ زینہ تک آ گئے تو ہم ریلے میں بہہ ہی جائیں گے ...... اچھا، یہ خوب ہوا! پہرہ دار دوسری طرف سے راستہ روکنے کے لئے بڑھ رہے ہیں! ...... دیکھو میں کہے دیتا ہوں کہ ممکن ہو تو پھاٹک بند کر کے مجمع کو باہر ہی روک دیں ......

مارکو

نہیں، نہیں! یہاں بھی ویسی ہی چہل پہل ہونے دو جیسی لوگوں کے دلوں

میں چہل پہل ہے! یہ اُن کی وسیع محبت کا مظاہرہ ہے ــــــ محبت جو نہ کر سکے! بیچاروں نے مصیبت بھی تو کتنی اُٹھائی!...... اب جو اس سے انھیں نجات ملی ہے تو اُن سے کوئی روک ٹوک نہ کرو! آہ، میرے پیارے بہادر لوگو، میں بھی خوشی سے بیہوش ہو رہا ہوں، میں بھی تمہارے ساتھ چلّاتا ہوں!...... آہ، وانّا، میری وانّا! کیا یہ میں تمہیں زینہ پر دیکھ رہا ہوں؟...... [وہ وانّا سے ملنے کے لئے لپکتا ہے لیکن بورسو اور ٹوریلو اسے روکتے ہیں۔] آ، وانّا آ! دیکھ یہ مجھے روک رہے ہیں! وہ اس دیوانی خوشی سے ڈرتے ہیں! آ میری وانّا، آ! جو دُنیا سے حسین تر، کرنیں سے درخشندہ تر!...... آ!...... ان پھولوں کے درمیان آ! [مرمر کے گملوں کی طرف بڑھتا ہے اور مٹھی بھر پھول توڑ کے زینے پر بکھیرتا ہے] میرے پاس بھی نور کے استقبال کے لئے پھول ہیں! میرے پاس بھی فتح کی تاجپوشی کے لئے گُل انار اور گلاب ہیں!

[شور اور بڑھتا جاتا ہے۔ وانّا، اس کے پیچھے پرنزوال زینہ کے اوپر نمودار ہوتے ہیں۔ وانّا، مارکو کی آغوش میں گر پڑتی ہے: مجمع محل کے زینہ اور چبوترہ پر چڑھ آتا ہے؛ مگر اس گروہ سے جس میں وانّا، پرنزوال، بورسو اور ٹوریلو شامل ہیں ذرا دور رہتا ہے]

وانّا

میرے ابّا جان، میں خوش ہوں......

مارکو

[اُسے اپنے قریب لاکے] اور میں بھی، میری بچی، کیونکہ تجھے دوبارہ دیکھ رہا ہوں!...... ذرا میں تجھے اپنے اشکوں کے اندر سے دیکھ تو لوں...
...... وانا اگر تم آسمان کی بلندیوں سے بھی اُتر کے آتیں جو اس وقت تمہاری واپسی پر خوشی کے نعروں سے گونج رہا ہے تو بھی تم اتنی روشن، اتنی منور، اتنی برگزیدہ نہ ہوتیں جتنا میں تمہیں اس وقت پاتا ہوں!...... کمبخت دشمن تمہاری آنکھوں کا ذرا سا نور، تمہارے لبوں کی ایک مسکراہٹ بھی تو نہ لوٹ سکا!......

وانا

ابّا جان، مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے...... مگر گیڈو کہاں ہے؟......
اسی کو سب سے پہلے سنانا چاہئے ـــــــ سب سے پہلے اُنھیں تسلّی کی ضرورت ہے ورنہ اُنھیں کیسے معلوم ہوگا؟

مارکو

وانا، وانا، وہ اُدھر ہے...... آؤ...... مجھ سے وہ بیزار ہے اور شاید اس کی بیزاری بجا ہے لیکن تمہیں، تمہاری عظیم الشان غلطی کو وہ معاف کرنا ہے؛ اور میں تمہیں اس کے آغوش میں گرتے دیکھنے کے لئے بیقرار ہوں تاکہ میری آخری نظر تم دونوں کی محبت پر پڑے......

[گیڈو، وآنا کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے ــــ اس کے آغوش میں گرنا چاہتی ہے ــــ لیکن گیڈو اُسے روکتا ہے اور جو لوگ چاروں طرف کھڑے ہیں اُن سے کہتا ہے]

گیڈو

[حاکمانہ سختی کے ساتھ] تم سب چلو یہاں سے!......

وانا

نہیں، نہیں! اُنھیں ٹھہرا رہنے دو!......گیڈو، مجھے تم سے ایک بات کہنی ہے، مجھے ان سب سے بتانا ہے......گیڈو، سنو!

گیڈو

[اُسے روکتے ہوئے اور پیچھے دھکا دیتے ہوئے، بڑھتے ہوئے غصہ کی آواز میں] میرے پاس نہ آؤ، مجھے نہ چھونا! [وہ مجمع کی طرف بڑھتا ہے جو ہال کے اندر آگیا ہے لیکن اُسے دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگتا ہے] کیا تم نے سنا نہیں؟ میں نے تم سے جانے کو جو کہا ہے۔ چلو، فوراً، سب! تم لوگ اپنے اپنے گھروں کے بادشاہ ہو مگر یہاں میرا حکم جاری ہے! بورسو، ٹوریلو، پہرہ داروں کو بلواؤ! آہ، میں سمجھا اس کا کیا مطلب ہے! تم اپنے اپنے پیٹ بھر چکے اور اب اس دل خوش کن نظارے سے اپنی آنکھیں سیراب کرنا چاہتے ہو!...... نہیں، نہیں، تمہارے پاس گوشت اور شراب ہے؛ میں تم سب کی طرف

سے دام دے چکا؛ کیا یہ کافی نہیں ہے؟ جاؤ یہاں سے، میں تم سے کہتا ہوں!
[مجمع میں خاموش حرکت پیدا ہوتی ہے اور سب آہستہ آہستہ چل دیتے ہیں]
کوئی رہ نہ جائے! [وہ زور سے اپنے باپ کو جھنجھوڑتا ہے] آپ بھی! سب
سے پہلے آپ ہی! سب سے زیادہ آپ کے جانے کی ضرورت ہے کہ آپ
ہی کا یہ سارا بس بویا ہوا ہے! آپ میرے آنسو نہیں دیکھیں گے! میں تنہائی
چاہتا ہوں۔ جو مجھے جانتا ہے اس کے لئے قبرستان سے زیادہ کنج مرقد سے
بڑھ کر سناٹا چاہتا ہوں! [پرنزوال کو دیکھ کر جو اپنی جگہ پر جما کھڑا ہے]
اور تم؟...... تم کون ہو جو ایک نقاب پوش مورت کی طرح یہاں جمے
کھڑے ہو؟...... موت یا بے حیائی؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ میں نے تمہیں
جانے کو کہا ہے؟...... [وہ ایک پہرہ دار سے قرولی چھین لیتا ہے]
کیا تم اس طرح نہ نکلوگے اور میں اس شیشے سے مار کے تمہیں یہاں سے بھگاؤں؟
...... اچھا آپ تلوار پر ہاتھ لیجاتے ہیں، آپ کو دیکھئے...... میرے پاس
بھی تلوار ہے مگر وہ دوسرے کام کے لئے ہے...... آج سے وہ ایک صرف
ایک آدمی پر اُٹھے گی...... اور یہ اپنے چہرے پر گھونگھٹ سا کیا ڈال رکھا
ہے؟...... میں اس وقت راگ رانگ کے لئے تیار نہیں ہوں...... ارے
تو بولتا کیوں نہیں...... میں پوچھتا ہوں تو کون ہے؟...... ٹھہر تو ——
[وہ اس کی طرف بڑھ کے اس کی پٹیاں نوچ ڈالنے کو ہوتا ہے۔

[دانا جلدی سے بیچ میں آجاتی ہے اور اُسے روکتی ہے۔]

دانا

اُسے ہاتھ نہ لگانا!......

گیدڑو

[حیرت میں] دانا، کیا، دانا؟ یہ اک دم سے اتنی طاقت کہاں سے آگئی؟

دانا

اسی نے مجھے بچا لیا......

گیدڑو

ہہ، ہہ، ہا! اس نے تمھیں بچا لیا......لیکن بہت دیر از وقت......
بے شک، کام تو بہت بڑا کیا.....بہتر ہوتا کہ......

دانا

[جوش میں آکے] لیکن میری بات تو سنو، گیدڑو، میں تمھارے ہاتھ جوڑتی ہوں! ایک لفظ، صرف ایک لفظ!......اُس نے مجھے بچا لیا، اس نے مجھے چھوڑ دیا، اس نے میری عزّت کی!......وہ یہاں میرے ساتھ آیا ہے، میری امان میں.....میں نے اُس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے، تمھاری طرف سے، سب کی طرف سے وعدہ!......ابھی تم ناراض ہو، مگر میری سنو تو، ذرا تو!......

گیدڑو

یہ کون شخص ہے؟

وانا

پرنروال......

گیڈو

کون؟......کیا؟......یہی وہ آدمی ہے؟ ارے یہی وہ پرنزوال ہے!

وانا

ہاں، ہاں! یہ تمہارا مہمان ہے! یہ اپنے کو تمہارے ہاتھ میں دے رہا ہے!
اسی نے مجھے بچا لیا، گیڈو......

گیڈو

(جیسے خوشی سے پاگل ہو جائے) آہ، یہ، میری وانا!...... ارے یہ!
......آہ، یہ تو جیسے آسمانوں کے بلند ترین گوشوں سے میری روح پر شبنم افشانی ہو رہی ہے......
آہ، وانا، میری وانا!...... ہاں، تم سچ کہتی ہو، آخر تو یہ کام کرنا ہی تھا
اس لئے تم نے یہ جو کیا تو بہت ہی خوب کیا! اُف! میں اب تمہاری چال
سمجھا! بے شک، میں بالکل سمجھ گیا!...... لیکن میں نہیں جانتا تھا، میں گمان بھی
نہ کرتا تھا!...... ایسی عورتیں بھی ہیں جو اسے مار ڈالتیں، جیسے جوڈتھ نے
ہولوفرنس کو مار ڈالا!...... لیکن اس کا جرم ہولوفرنس کے جرم سے بڑھ کے
ہے اور زیادہ سخت سزا چاہتا ہے!...... اس لئے تم اسے یہاں لے آئیں،
اس لئے تم اسے ان لوگوں میں لے آئیں جن کے ساتھ اس نے جلادی روا

رکھی اور جواب اس کے جلاد ہوں گے!...... آہ، یہ شاندار کامیابی!
...... وہ تمہارے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ، چپکے سے ہولیا اور نہیں
سمجھا کہ جو بوسے تم نے اسے دئے وہ نفرت کے بوسے تھے!...... اب تو
یہ حضرت یہاں قفس میں آ پھنسے!...... ہاں، تم نے ٹھیک کیا! اسے
وہاں مار ڈالنا، چپکے سے اس کے خیمہ میں، تنہا، اس کے اس خوف ناک
جرم کے بعد ــــــ یہ کافی نہ تھا!...... ایک خلش رہجاتی، ہم اسے نہ
دیکھ سکتے...... اس مکروہ معاہدہ کی ہر شخص کو خبر تھی؛ اس لئے یہ ضروری
تھا کہ ہر شخص یہ بھی جانے کہ ایسی بیہودگی کی پاداش کیا ہوتی ہے! مگر یہ تم
سے کیسے ہوسکا؟...... اس سے بڑی کامیابی کسی عورت نے کبھی......
آہ، تمہیں سب کو بتانا چاہئے! [وہ چبوترہ پر چڑھ کر بڑے زور سے چلّاتا ہے]
پرنزوال! پرنزوال! دشمن پکڑا گیا! وہ ہمارے قبضہ میں ہے!

وانا

[اس سے لپٹ کر اور اسے روکتے ہوئے] نہیں، نہیں! سنو، گیڈو، میں
تم سے التجا کرتی ہوں! گیڈو، گیڈو، تم نہیں سمجھے!

گیڈو

[اس کی گرفت سے اپنے کو آزاد کرکے اور پہلے سے بھی زیادہ زور کے
ساتھ] مجھے چھوڑدو! میں ابھی آتا ہوں! سب کو بلا لوں ان سب کو! [مجمع سے

چلّاکے] واپس آجاؤ، تم سب! تمہارا جی چاہے تو مگر نہیں ضرور آؤ!......
اور آپ بھی، اپّا! آپ جو وہاں کھمبوں میں دبکے جیسے آسمان سے کسی دیوتا
کے انتظار میں ہیں جو آکے آپ کی غلطی کا انسداد کرے گا اور میری کھوئی ہوئی
خوشی مجھے واپس دلا دے گا! واپس آجائیے بلا سے خوشی کہتے ہیں! بڑا مزا ہوا!
میں چاہتا ہوں کہ پتھر تک سارے رانے با خبر ہو جائیں! اب مجھے کونے میں چھپنے
کی کوئی ضرورت نہیں ——— وہ زمانہ گیا ——— اب سے تو میں پاکیزہ
ترین سے زیادہ پاک، بے داغوں سے زیادہ بے داغ، امیروں کا امیر بن کے
نکلوں گا! آہ، اب تم میری وانا کے نام کے نعرے لگا سکتے ہو! میں بھی تمہارے
ساتھ نعرے لگاتا ہوں، اور تمہارے نعروں سے زیادہ بلند نعرے لگاتا ہوں!

[لوگ زوروں سے چبوترہ پر چڑھ آتے ہیں۔ وہ انھیں ہال میں
گھسیٹ لاتا ہے۔]

گیڈو

اب کے تم ایک عجیب و غریب نظارہ دیکھو گے! آخر انصاف ہو کے رہا!..
......آہ، میں پہلے ہی سمجھتا تھا لیکن اس کا یقین نہیں تھا کہ میرا خیال ایسا
صحیح نکلے گا!......میں سمجھتا تھا کہ سالہا سال گذر جائیں گے؛ کہ دشمن کی
تلاش میں زندگی ختم ہو جائے گی، شہر شہر، جنگل جنگل، پہاڑ پہاڑ، اسے ڈھونڈھتا
پھروں گا! مگر یہ دیکھو، خدا کی قدرت وہ مجھے ایسی آسانی سے مل جاتا ہے! آجی

کمرے کے اندر انھیں سیڑھیوں پر، ہم سب کے سامنے! کیا ہی عجیب و حیرت ناک ماجرا ہے! ...... گرو یکمو وانا کچھ کہنا چاہتی ہے ...... یہ سب وانا ہی کی کارگذاری ہے! ...... اور اب انصاف ہوگا! [مارکو سے جس کا شانہ ہلا تا ہے] آپ اس آدمی کو دیکھتے ہیں؟ ......

مارکو

ہاں، یہ کون ہے؟

گیڈو

آپ نے پہلے اسے دیکھا ہے ...... آپ اس سے باتیں کر چکے ہیں ...... آپ اس کا پُرامن پیام لائے تھے ...... [پرنزوال اپنا چہرہ مارکو کی طرف گھماتا ہے جو اسے پہچان لیتا ہے]

مارکو

پرنزوال! [مجمع میں حرکت پیدا ہوتی ہے]

گیڈو

جی ہاں، یہ پرنزوال ہے؛ اس میں بھی کچھ شک ہے ...... ذرا اور قریب آجائیے۔ اُسے غور سے دیکھیے، اُسے چھو کے دیکھیے! شاید اسے اور کوئی پیام بھیجنا ہو ...... آہ، اب یہ وہ پُرعظمت و جلال پرنزوال نہیں ہے! اس کی خاطر اب رحم کا نام نہ ہوگا ...... اس نے ایک پُرفریب اور ذلیل حیلہ

سے مجھ سے وہ ایک چیز لے لی جسے میں دے نہیں سکتا تھا؛ اور اب یہ میرے
پاس آیا ہے! انصاف، ایک حیلہ جو انصاف سے بھی بڑھ کر عجیب و غریب ہی،
اسے یہاں لے آیا ہے تاکہ میں اسے ایک، بس ایک معاوضہ بخشوں جو میرے
امکان میں ہے ...... کیا میں نے اسے ایک عجیب و حیرت ناک ماجرا غلط
کہا؟ نزدیک آجائیے، اور نزدیک! ڈریئے نہیں، وہ بھاگ نہیں سکتا! پھر
بھی ذرا ایھٹی دیکھتے رہنا کہ دروازے کھلے نہ رہیں؛ ہاں کہیں ایک دوسرا حیرت
ناک ماجرا نہ پیش آجائے اور یہ یہاں سے کھسک جائیں ...... ہم فوراً
سزا نہیں دیں گے ...... اسے تو اب مسلسل، شبانہ روز عشرت نصیب
ہوگی ...... آہ، میرے بھائیو، تمھیں اس نے کس قدر اذیتیں دیں، تمھیں
اس نے موت کے گھاٹ اُتارنا چاہا تھا، تمہاری بیویاں اور بچے اس نے
غلام بنا کے بیچ ڈالے، تم خوب اسے اب دیکھ لو! ہاں، یہ وہی ہے؛ اور
اب یہ میرا ہے، تمہارا ہے، یہ اب ہم سب کا ہے، سمجھتے ہو! ...... اس نے
تمہیں عذاب میں ڈالا، لیکن تمہارا عذاب میرے عذاب کے مقابلے میں
کیا تھا؟ ...... جلد ہی میں اسے تمہارے حوالے کروں گا ...... میری
دانا اسے ہمارے پاس لے آئی تاکہ ہم بدلہ لیکر اپنی بدنامی کا داغ دھو ڈالیں!
...... [مجمع کو مخاطب کرکے] تم سب لوگ شاہد رہنا! شک و شبہ کا
شائبہ نہ رہ جائے ...... تم خوب سمجھ گئے نہ کہ یہ کتنی بڑی دلیری ہوئی؟

.... اس آدمی نے مجھ سے وآنا کو چھینا....... میں مجبور تھا، میں کچھ نہ کر سکا: تم نے اُسے بیچ ڈالا........ میں کسی کو بُرا نہیں کہتا........ جو ہوا سو ہوا،........ تمہیں میری خوشی پر اپنی زندگی کو ترجیح دینے کا حق تھا..
...... لیکن وآنا، میری وآنا، جانتی تھی کہ وہی فعل جو محبت کی موت کا باعث ہوا کیسے اُسے دوبارہ زندگی بخش سکتا ہے........ تم نے محبت کو مٹایا؛ اُس نے پھر سے اُسے بنایا....... یہ سب وآنا نے کیا!...... وہ لکریس یا جوڈیتھ سے بڑھ کر نکلی، لکریس جس نے خودکشی کر لی اور جوڈیتھ جس نے ہولوفرنس کو مار ڈالا! آہ، دراصل ایسا کرنا تو بہت سطحی، بہت معمولی، بالکل سامنے کی بات ہوتی!....... وآنا چھپ کر کوئی کام کرنا نہیں جانتی: وہ مجرم کو ہمارے پاس لے آتی ہے، زندہ، اور اُسے ہم سب کے سامنے پیش کرتی ہے!....... اور یہ اُس نے کیوں کر کیا؟....... سُنو، یہ اس کی زبان سے سنو!......

وآنا

ہاں، میری زبان سے سنو؛ لیکن مجھے اور ہی کچھ کہنا ہے......

گیڈو

[اُسے روک کر، وہ اپنی بانہیں اس کے گلے میں ڈال کے] پہلے مجھے ان سب کے سامنے پیار کرنے دو.......

وانا

[اُسے زور سے پیچھے ہٹا کر] نہیں، نہیں، خبردار جواب سے تم بغیر میری بات سنے مری طرف بڑھے! سنو، گیڈو! میں ایک ایسی حرمت کا ذکر کرتی ہوں جو اُس سے زیادہ حقیقی ہے، ایک ایسی مسرت جو اُس مسرت سے بلند تر ہے جس سے تمہاری آنکھیں اندھی ہوئی جاتی ہیں! آہ، میں خوش ہوں کہ یہ سب لوگ واپس آ گئے! وہ شاید تم سے پہلے میری آواز سن لیں: تم سے پہلے میری بات سمجھ لیں! سنو، گیڈو! ...... خبردار جو بغیر سنے تم نے مجھے ہاتھ لگایا......

گیڈو

[اُسے روک کر اور پھر اُسے آغوش میں لینے کی کوشش کرتے ہوئے]

ہاں، ہاں، میں سمجھتا ہوں ——— لیکن پہلے مجھے وانا......

وانا

سنو، میں تم سے کہتی ہوں! اپنی زندگی بھر میں جھوٹ نہیں بولی لیکن آج میں سب سے بڑا سچ بولتی ہوں، ایسا سچ جو زندگی میں صرف ایک مرتبہ بولا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یا زندگی یا موت ہوتا ہے...... سنو، اور میری طرف غور سے دیکھو! اس طرح دیکھو جیسے اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا اور گویا آج تم مجھے پہلے پہل دیکھ رہے ہو گویا اس وقت سے، اسی لمحے سے تم

مجھے چاہو گے، مجھ سے ایسی محبت کرو گے جیسی میں چاہتی ہوں .... تمہیں اس تمام زندگی کا واسطہ جو ہم دونوں نے اک ساتھ گذاری، اس تمام محبت کا واسطہ جو تمہیں مجھ سے ہے، جو مجھے تم سے ہے! .... اس بات کا یقین کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ جس کا شاید بہ مشکل یقین کیا جا سکتا ہے .... میں اس آدمی کے قبضہ میں تھی .... میں اسے دے دی گئی تھی: وہ میرے پاس نہیں آیا، اُس نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا .... میں اس کے پاس سے ایسی مصفّیٰ ایسی بے داغ واپس آتی ہوں جیسے ایک بھائی کے گھر سے ....

گیڈو

یہ کیوں؟

وانا

کیونکہ یہ مجھے چاہتا ہے ....

گیڈو

آہ، تو بس تمہیں مجھ سے یہی کہنا تھا! یہی حیرت افزا ماجرا تھا؟ .... ہاں ہاں، میں تمہارے پہلے ہی الفاظ سے سمجھ گیا تھا کہ کوئی دوسری بات معلوم ہوتی ہے .... مگر وہ ایک فوری خیال تھا اور میں نے پروا نہ کی .... میں سمجھا مصیبت نے، اندوہ نے .... لیکن اب میں دیکھتا ہوں ہمیں اس معاملہ میں پوری سنجیدگی سے کام لینا ہوگا .... تو تم یہ کہتی ہو یہ تمہارے پاس نہیں آیا، اس نے تمہارے

ہاتھ نہیں لگایا؟.......

وانا

ہاں۔

گیڈو

پیار تک نہیں کیا؟

وانا

میں نے اسے ایک بوسہ دیا اور اس نے مجھے ایک۔

گیڈو

اور تم یہ مجھ سے بتا رہی ہو!...... وانا، وانا! کیا اس خوف ناک رات نے تمہاری عقل خبط کر دی ہے؟

وانا

میں تم سے حقیقت بیان کر رہی ہوں۔

گیڈو

حقیقت! اے خدا! حقیقت ہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں! لیکن حقیقت ایسی تو ہو جو قابلِ قیاس ہو...... کیا! ایک آدمی جو اپنے ملک سے غداری کرتا ہے اپنی زندگی تباہ کرتا ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ساری دنیا کو اپنے خلاف کر لیتا ہے ـــــ اور یہ سب اس لئے کرتا ہے کہ تم اس کے خیمہ پر تنہا جاؤ ـــــ یہ آدمی صرف تمہاری پیشانی کا ایک

بوسہ طلب کرتا ہے؛ اور تمہارے ساتھ یہاں چلا آتا ہے کہ ہمیں اس کا یقین دلا دے؟
......نہیں، نہیں، ہمیں انصاف اور عقل سے نہیں ہٹنا چاہیئے...... یہ رات مجھ پر دس سال کے برابر گذری: میں بمشکل زندہ بچا ہوں!...... آہ، اگر صرف اتنا ہی اس کا مقصد تھا تو یہ وہ بغیر ہمیں اس بلا میں مبتلا کئے حاصل کر سکتا تھا!
...... ہم اس کا ایک دیوتا کی طرح، ایک پیغمبر کی طرح استقبال کرتے! تم اپنا سر ہلاتی ہو...... دیکھو یہ لوگ کھڑے ہیں، یہ جواب دیں گے، یہ تمہارا جواب کہاں تک درست سمجھتے ہیں؟ [مجمع کو مخاطب کر کے] تم نے سن لیا؟ میں نہیں جانتا اس نے یہ باتیں مجھ سے کس لئے کی ہیں؛ لیکن اب جو یہ کہہ چکی کہہ چکی اور تم خود انصاف کرو...... تم شاید اس کی بات کا یقین کر لو کیونکہ اس نے تمہیں بچایا ہے...... اگر تم یقین کرتے ہو تو بولو...... جو لوگ یقین کرتے ہیں وہ مجمع سے باہر نکل آئیں!...... وہ ذرا ادھر آ جائیں!...... ادھر آئیں، جو لوگ یقین کرتے ہیں!...... میں ذرا دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس قسم کے انسان ہیں!......

[مجمع میں سے صرف مارکو نکل کر باہر آتا ہے۔ مجمع میں ایک مبہم، بے معنی اور خاموش سرگوشی ہوتی ہے]

مارکو

[آگے بڑھ کر] میں یقین کرتا ہوں!

گیڈو

آپ! آپ تو ان کے بڑے بھاری رفیق ہیں...... لیکن اور، اور لوگ باقی

جو یقین کرتے ہیں کہاں ہیں؟ ...... [دانا سے] تم نے سنا؟ جن لوگوں کو تم نے بچایا وہ ہنسی ضبط کر رہے ہیں ورنہ یہ ہال اُن کے قہقہوں سے گونج اُٹھے ...... دو ایک سرگوشی کر رہے ہیں، وہ بھی باہر نکل کر اپنی ہنسی اُڑانے کی جرأت نہیں کرتے اور میں —

دانا

انھیں یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں، لیکن تم جو مجھ سے محبت کرتے تھے!

گیڈو

آہ، میں جو تم سے محبت کرتا تھا تو تمہارا زر خرید غلام ہو جاؤں، تمہارے اشاروں پر چلنے لگوں! نہیں، نہیں! اچھا اب میری بات سنو! میں تم سے ٹھنڈے دل سے کہتا ہوں، اب سے میں ناراض نہیں ہوں ...... میں نے حد سے زیادہ تکلیف اُٹھائی، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں یک دم ضعیف ہو گیا .... نہیں، میں ناراض نہیں ہوں ...... مجھ میں ذرا غصہ باقی نہیں رہا —— اس کی جگہ میں سمجھتا ہوں کوئی اور چیز آ جائے گی —— ضعیفی، دیوانگی، مجھے ابھی یہ نہیں معلوم ...... فی الحال میں اپنے اندر اس خوشی کو ڈھونڈھتا ہوں، ٹٹولتا ہوں، اس کے لئے بھٹکتا ہوں جو کبھی میری تھی ...... مجھے ایک اُمید ہے، صرف ایک! ایک ایسی موہوم امید جو پوری آتی نہیں معلوم ہوتی ...... ایک لفظ چاہیے تو میری امید پامال ہو جائے! اس کے باوجود اس مایوسی میں مجھے ایک جہد کرنا چاہیے ...... دانا! میں نے غلطی کی کہ بغیر اصل حال جانے مجمع کو واپس بلا لیا ...... مجھے

سمجھنا چاہیے تھا کہ ان سارے لوگوں کی موجودگی میں اس درندے نے تمہارے ساتھ جو کیا اس کا بتانا کس قدر دشوار، کتنا دردناک ہوگا..... بے شک، مجھے اس وقت تک ٹھہرنا چاہیے تھا کہ ہم دونوں تنہا رہ جاتے؛ تب تم حقیقت کا اعتراف کرلیتیں، دہشت ناک حقیقت۔ مگر میں اسے جانتا ہوں، افسوس! اور یہ سب بھی جانتے ہیں۔ وانا، اب چھپانے سے کیا فائدہ؟...... یہ بعد از وقت ہے..... جو ہونا تھا ہو چکا؛ اور تمھیں خود سمجھنا چاہیے...... ایسے موقعوں پہ عقل مجبور ہے کہ ــــــــ

وانا

گیڑو، مجھے نظر بھر کر دیکھو؛ اس وقت جو میں بول رہی ہوں تو میری تمام وفاداری، میری تمام طاقت، میری تمام صداقت میری آنکھوں میں ہے!......صداقت، صداقت، آہ، اس کا یقین کرو!......اس نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔

گیڑو

خوب! بہت خوب! بہت ہی خوب! اب میں سب سمجھ گیا اور اب میرے دل میں کچھ نہیں ہے...... بے شک، یہ صداقت ہے، بلکہ محبت۔ آہ، میں سمجھ گیا، تم اسے بچانا چاہتی ہو...... میں نہیں جانتا تھا کہ جس عورت کو میں چاہتا تھا وہ اس قدر جلد بدل جائے گی۔ مگر وہ اس طرح نہیں بچایا جاسکتا! [وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے] سنو میری بات، تم سب! میں آخری مرتبہ ایک عہد کرتا ہوں...... اپنے اوپر قابو رکھنا اب میرے

بس سے باہر ہے، اپنے اوپر میرا قبضہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ میں ایک آخری سعی کرتا ہوں،
قبل اس کے کہ میں گروں ابھی ایک آس ہے...... ایک لمحہ اور ہوش میں ہوں،
یہ لمحہ میں ضائع نہیں کر سکتا...... تم سب مجھے سن رہے ہو نا؟ یا میری آواز بہت کمزور
ہو گئی ہے؟...... قریب، اور قریب آ جاؤ!...... اس عورت کو دیکھتے ہو، اس مرد کو
دیکھتے ہو؟ یہ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ میں اپنے سارے الفاظ ایسی
احتیاط سے تول رہا ہوں جیسے کوئی ایک جاں بہ لب مریض کے لئے دوا تولتا ہے:
...... یہ دونوں یہاں میرے پاس سے، میری رضا و رغبت سے جا سکتے ہیں، بالکل
آزاد، بغیر کسی مزاحمت کے، بغیر کسی سزا کے وہ یہاں سے جو کچھ اپنے ہمراہ لے جانا چاہیں
لے جا سکتے ہیں۔ تم ان دونوں کو اپنے درمیان سے جانے کے لئے راہ دوگے۔ اگر تم
چاہو تو ان کی راہ میں پھول بچھا سکتے ہو۔ جدھر ان کا عشق انھیں لے جائے وہ جا سکتے
ہیں! اس کے عوض میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ صرف اتنا ہے کہ یہ عورت مجھے اصل واقعے
آہ، بس ایک ہی مکمل واقعے سے آگاہ کر دے...... اس عورت میں یہی ایک چیز
رہ گئی ہے جو میں اب بھی چاہ سکتا ہوں...... میں اس سے ایک صداقت چاہتا
ہوں جو اس کے ذمہ میری واجب الادا ہے، ایک صداقت جو میرے حسن سلوک
کے معاوضہ کے طور پر مجھے عنایت کرے گی...... سمجھتی ہو دانا؟ تمہیں صرف
ایک لفظ کہنا ہے...... سب گوش بر آواز ہیں......

دانا

میں نے تم سے اصلی بات کہہ دی...... اس نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا......

گیڈو

اچھا، اچھا، تم کہہ چکیں ——— تم نے خود اُسے مجرم ٹھہرا دیا۔ اب اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ [وہ پہرہ داروں کو بلاتا ہے اور پرنزوال کی طرف اشارہ کرتا ہے] یہ آدمی میرا ہے؛ اسے لیجاؤ اور باندھ کر رکھو؛ اسے اس ہال کے نیچے جو کال کوٹھری ہے اس میں لیجا کے پھینکو۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ [وانا سے] اب تم اسے نہ دیکھوگی؛ لیکن واپس آکر میں تمہیں اس کا آخری پیغام پہونچا دوں گا......

وانا

[پہرہ داروں کے بیچ میں اپنے کو ڈال کر جو پرنزوال کو پکڑے لئے جا رہے ہیں] نہیں، نہیں! میں جھوٹ بولی، میں جھوٹ بولی! [گیڈو سے] ہاں، جو تم کہتے ہو ٹھیک ہے! [پہرہ داروں کو دھکا دے کر ہٹاتے ہوئے] خبردار! خبردار جو میری چیز کو ہاتھ لگایا! کیونکہ وہ میرا ہے اُس کی مالک میں ہوں، تم نہیں! صرف میں! میں ہی اُسے سزا دوں گی ——— اس بزدل کو جو اُس وقت جبکہ میں لاچار تھی، بدیار و مددگار تھی..

پرنزوال

[اُس کی آواز دبانے کی کوشش کرکے] ارسے یہ جھوٹ بول رہی ہے! جھوٹ! یہ مجھے بچانے کی خاطر جھوٹ بول رہی ہے، تم مجھے ضرور مار ڈالو ———

وانا

خاموش! [مجمع سے مخاطب ہوکے] ڈر رہا ہے! [پرنزوال کی طرف بڑھ کے جیسے اُس کے ہاتھ باندھے گی] رسیاں مجھے لاؤ، زنجیریں اور بیڑیاں مجھے لاؤ!

اب جب کہ میں نے اپنی نفرت کا اظہار کر دیا تو میں ہی اسے باندھوں گی، میں جو اسے یہاں لائی! [اس کے ہاتھ باندھتے ہوئے آہستہ سے پرنزوال سے] چپ ہو! اس نے ہمیں بچا لیا، چپ رہو! اس نے ہم دونوں کو ملا دیا۔ میں تمہاری ہوں، میں تمہیں چاہتی ہوں! میں تمہیں چاہتی ہوں، میرے جیا نکو! میں تمہیں ہتھکڑیاں پہنا رہی ہوں مگر میں تمہاری نگرانی کروں گی، اور تمہیں آزاد کر دوں گی! ہم دونوں ایک ساتھ نکل چلیں گے! [چلا کر گویا پرنزوال کو خاموش کر رہی ہے] چپ رہ! [مجمع سے مخاطب ہو کے] وہ رحم کا طالب ہی! [اس کے چہرے سے پٹیاں علیحدہ کر کے] اس کا چہرہ دیکھو، یہ میرا خنجر تھا جس نے اس کے چہرے کو مجروح کیا! اسے غور سے دیکھو! اس بزدل کو، اس درندہ کو! [یہ دیکھ کر کہ پہرہ دار جیسے پرنزوال کو وہاں سے لیجانے کے لئے بڑھ رہے ہیں] نہیں، نہیں، اُسے میرے اوپر چھوڑ دو! یہ میرا مجرم ہے، میرا صید! میں اُسے یہاں لائی! وہ میرا ہی!

گیڈو

یہ یہاں کس لئے آیا اور تم مجھ سے جھوٹ کیوں بولیں؟

وانا

[پس و پیش کے ساتھ رُک رُک کر] میں کیوں جھوٹ بولی ..... معلوم نہیں، میں کہنا نہیں چاہتی تھی ...... آہ، تو میں اب تم سے سب بتاتی ہوں ..... بعض وقت ایسا ہوتا ہی کہ انسان خود نہیں جانتا وہ کیا کر رہا ہے، وہ گویا اندھیرے میں بھٹکتا ہے ..... ہاں، اب تم جان سکو گے، سب، کیونکہ میں نے اُس کے چہرے سے

نقاب اُٹھا دی ہے . . . . تمہاری محبت، تمہاری مایوسی کے خیال سے میں ڈری تھی
. . . . . مگر اب تم سے بتا دوں گی [ذرا دھیمہ لہجہ میں اور زیادہ اعتماد کے ساتھ] ہاں،
ہاں، میرے دل میں جو تم کہتے ہو اس کا خیال نہ تھا . . . . . میں اسے یہاں اس
لئے نہیں لائی تھی کہ ہم دونوں، تم اور میں، مل کر اس طرح ایک مجمع عام کے سامنے
اس سے بدلہ لیں، میرا خیال شاید اس سے کم جرأت آزما تھا، لیکن تمہاری محبت
نے میری ہمت بڑھائی . . . . . میں اسے بڑی کسمپرسی کی موت مارنا چاہتی تھی لیکن
ساتھ ہی یہ چاہتی تھی کہ اس خوفناک واقعہ کی یاد تمہیں مرتے دم تک نہ ستاتی رہے . . .
. . . . . میں چاہتی تھی کہ دھوکے دھوکے میں اس سے انتقام لوں . . . . . . اسے
ترسا ترسا کر، سسکا سسکا کر ماروں . . . . سنتے ہو . . . . . . آہستہ آہستہ، تڑپا
تڑپا کر اسے ختم کروں یہاں تک کہ اس کے جسم سے قطرہ قطرہ خون ٹپک کر اس کے
زبردست گناہ کو دھو ڈالے . . . . . تمہیں اس ذلیل واقعہ کا کبھی علم نہ ہوتا اور
میرے تمہارے تعلقات میں کوئی چیز حارج نہ ہوتی . . . . میں اقبال کرتی ہوں
مجھے اندیشہ تھا کہ اس کی یاد سے تمہاری محبت میں کمی آجائے گی . . . . . یہ میری
سادگی تھی، میں جانتی ہوں . . . . . . یہ بیوقوفی تھی کہ میں سمجھی تم یقین کروگے . . . . .
مگر اب میں تم سے سب بتاؤں گی . . . . . [مجمع سے مخاطب ہوکے] سنو جو میں
کہتی ہوں اور انصاف کرو! میں نے پہلے جو کہا وہ گیڈو کی اپنی دونوں کی محبت
کی وجہ سے کہا تھا . . . . . مگر اب میں تم سے سب کہتی ہوں . . . . . میں نے اس
آدمی کو مار ڈالنا چاہا . . . . . میں نے اُسے زخمی کر دیا جیسا تم دیکھتے ہو . . . . لیکن اس

نے مجھ سے تلوار چھین لی...... پھر میں نے اس سے اس سے زیادہ کاری انتقام لینا
چاہا اور میں اس پر مسکرائی، اور اس بیوقوف نے میری مسکراہٹ کا اعتبار کر لیا
...... اور اب یہ یہاں اپنی قبر میں کھڑا ہے جسے میں خود بند کروں گی...... میں
نے اسے چوما اور اس نے میرے بوسہ کا بھی اعتبار کر لیا اور میرے پیچھے پیچھے ایک
بھیڑ کی طرح چلا آیا...... اور اب یہ میرے پنجہ میں ہے اور میں اس سے انتقام
لوں گی!......

گیڈو

[قریب آکے] وانا!......

وانا

مجھے غور سے دیکھو!...... یہ آدمی ایسا دیوانہ ہے کہ جب میں نے کہا "پرنزوالی
میں تجھ سے محبت کرتی ہوں" اس نے فوراً اعتبار کر لیا!...... ارے یہ تو میرے
پیچھے پیچھے جہنّم میں چلا جاتا!...... اور اب یہ میرا غلام ہے، میرا ہے، خدا کے سامنے
اور دنیا کے سامنے! میں نے اسے جیت لیا، میں نے اسے خریدا ہے!...... [اس
کے پیر لڑکھڑاتے ہیں اور وہ ایک ستون کا سہارا لیتی ہے] مجھے سنبھالنا، میں
گر رہی ہوں، مجھے بڑی ہی خوشی ہے، انتقام کا خیال مجھے بیہوش کئے دے رہا
ہے! [مارکو سے] ابّا جان، میں اسے آپ کو دیتی ہوں، جب تک مجھے طاقت آئے
...... آپ اس کے ذمہ دار ہیں، اس کے لئے ایک قید خانہ بنائیے، ایک بڑا بھاری
قید خانہ جہاں کوئی نہ جانے پائے...... اور مجھے کنجی دیجئے، کوئی مجھی کو ملنا چاہئے،

فوراً مجھے کنجی لاؤ۔ اسے کوئی نہ چھوئے، کوئی اس کے پاس نہ جائے؛ وہ میرا ہے، صرف میرا، میرا اپنا، میں ہی اسے سزا دوں گی...... گیڈو، وہ میرا ہے! [مارکو کی طرف ایک قدم بڑھ کے] ابّا جان، وہ میرا ہے، آپ اس کے جواب دہ ہوں گے! [وہ اُسے نظر گاڑ کے دیکھتی ہے] آپ سمجھے آپ اس کے نگراں ہیں۔ آپ اس کے ذمہ دار ہیں؛ کوئی ہاتھ اس کی طرف نہ بڑھے اور جب میں اس کے پاس جاؤں تو میں آپ سے لے لوں، ایسا ہی، بالکل ایسا لے لوں گی۔ [پرنزوال کو وہاں سے لیجاتے ہیں] خدا حافظ، میرے پرنزوال! آہ، ہم پھر ملیں گے!

[گیڈو، سپاہیوں کے درمیان ہی جو بے دردی سے پرنزوال کو وہاں سے ہٹا لیجاتے ہیں۔ وانا ایک چیخ مارتی ہی، اس کے پیر لڑکھڑاتے ہیں اور وہ مارکو کی گود میں جو اُسے سنبھالنے بڑھا ہے گر پڑتی ہے]

مارکو

[جلدی جلدی، آہستہ سے، وانا کو اپنی آغوش میں لئے اُس پر جھک کر]

ہاں، وانا، میں سمجھتا ہوں؛ میں تمہارا جھوٹ سمجھتا ہوں۔ تم نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا .... اس زندگی کا یہی انصاف ہو اور یہی ناانصافی ہو...... مگر اس کے باوجود زندگی ہی عین صداقت ہی.... اپنے کو سنبھالو، وانا! تمہیں پھر جھوٹ بولنا ہوگا کیونکہ وہ یقین کرنے سے انکار کرتا ہے...... [گیڈو سے] گیڈو، وہ تمہیں بلا رہی ہی...... گیڈو اسے ہوش آرہا ہے......

گیڈو

[جلدی سے دوڑ کے آتا ہے اور اُسے اپنے آغوش میں لیتا ہے] میری وانا! دیکھئے، وہ مسکرا رہی ہے! ...... وانا، مجھ سے بولو! ..... مجھے ذرا شک نہیں تھا ...... اب سب ختم ہو گیا، سارا قصّہ بھول جاؤ ـــــ دلچسپ انتقام کے خیال میں اسے بھول جاؤ ...... یہ ایک پریشان خواب تھا ......

وانا

[اپنی آنکھیں کھول کر اور نحیف آواز میں] وہ کہاں ہے؟ ہاں، ہاں، مجھے معلوم ہے، مجھے یاد ہے ...... مجھے کنجی لاؤ ..... اُس کے قیدخانہ کی کنجی؛ میرے سوا کوئی اور ......

گیڈو

جیسے ہی پہرہ دار واپس آئے تمہیں کنجی مل جائے گی اور جیسا تم کہوگی وہی ہوگا .....

وانا

میں کنجی صرف اپنے پاس رکھوں گی، تاکہ مجھے پورا اطمینان رہے اور میرے سوا کوئی اور ..... ہاں، یہ ایک پریشان خواب تھا ..... لیکن اب دلچسپ خواب شروع ہوگا، دلچسپ خواب شروع ہوگا .....

(پردہ)

فرہنگ

(اس ڈراما میں کہیں کہیں قصہ طلب نام آئے ہیں جن کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے)

افلاطون

یونان کا شہرۂ آفاق حکیم و فلسفی، سقراط کا شاگرد رشید تھا۔ اس نے شروع شروع میں نظمیں اور المیہ لکھے لیکن جب بیس برس کی عمر میں اُسے سقراط کی ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی اور اُس کی نظر میں وسعت آئی تو اُس نے اپنی تمام ابتدائی تصانیف جلا ڈالیں آٹھ برس تک سقراط کی صحبت میں رہ کر اس کے مرنے کے بعد اُس نے سقراط کے نہایت مشرح و مفصل حالات و معتقدات مرتب کیے۔ چالیس برس تک وہ یونان کی اکیڈمی کا صدر رہا اور اس زمانہ میں اُس نے اپنے مکالمات تیار کیے جو عالم گیر شہرت رکھتے ہیں "جمہوریت افلاطون" کا اُردو انجمن ترقی اُردو نے "ریاست" نام سے حال ہی میں شایع کردیا ہے۔

ہسیوڈ

ایک قدیم شاعر ہومر کا ہم عصر تھا اور اس کے مقابلہ میں اس نے ایک انعام بھی

حاصل کیا تھا۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ ہومر سے بیشتر تھا۔ بعض یہ کہتے ہیں اس سے سو سال بعد پیدا ہوا۔ بہرحال وہ پہلا شخص ہی جس نے زراعت کے مضمون پر لکھنا شروع کیا لیکن اس کی تصانیف میں بر سبیل ذکر فلسفۂ اخلاق ایسے ایسے حکیمانہ مقالے موجود ہیں جن کی بنا پر وہ سقراط اور افلاطوں کے ہم پلہ شمار کیا جاتا ہے اُس نے قدیم دیوتاؤں اور قدیم داستانوں کی عورتوں کے حالات میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے کلام میں ہومر کا سا جوش اور ویسی بلندی نہیں ہی مگر خالص شاعرانہ حیثیت سے اس کا درجہ بہت بلند ہے

ہومر

مشہور یونانی شاعر بلکہ تمام عالم کی شاعری کا باوا آدم۔ اُس کے زمانہ اور جائے پیدائش کے متعلق اس قدر اختلاف ہی کہ اُسے بس قدیم ترین شاعر ہی کہہ سکتے ہیں اُس کی دو رزمیہ داستانیں بہت مشہور ہیں' الیڈ اور اوڈیسی' ہر داستان کے چوبیس حصے ہیں۔ ہومر سے بڑھ کر فطرت انسانی کا نبّاض دوسرا شاعر نہیں گزرا۔ اُس کی عظمت اور مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہر اہل علم اُس کی نظمیں حفظ کرتا تھا اور خدا کا اوتار سمجھ کر اس کی پرستش کی جاتی تھی۔

ارسطو

مشہور فلسفی جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد ایتھنس چلا گیا اور افلاطون

کا شاگردِ رشید بنا اور اپنی عمر کے بیس سال اس کی صحبت میں گزارے۔ اس کی عظمت میں یہ کہنا کافی ہی کہ خود افلاطون نے اُسے "جویائے صداقت" مانا ہی اُس کے اور افلاطون کے فلسفہ کا فرق یہ ہی کہ افلاطون تخیل اور ادراک پر زیادہ بھروسہ کرتا ہی مگر ارسطو مشاہدۂ فطرت کرتا ہی اور جمالِ قدرت سے اکتسابِ فیض کرتا ہی۔ افلاطون کا اندازِ بیان علمی ہی ارسطو کے یہاں سادگی پائی جاتی ہی۔

اکلیز

یا اخے لیز، ہومر کی مشہور رزمیہ داستان الیڈ کا ہیرو، تمام یونان میں سب سے زیادہ حسین اور بہادر جوان جس نے ٹرائے کی لڑائی میں بے نظیر شجاعت اور دلیری دکھائی اور ہکٹر شاہ ٹرائے کے بیٹے کو مار ڈالا اور اس کی لاش پامال کی۔ اپنے بیٹے کی لاش طلب کرنے خود پرایم شاہ ٹرائے اخے لیز کے خیمے پر آیا۔ یہ ملاقات بہت ہی درد انگیز اور دردناک ہی۔ شاہ نے رو رو کر اپنے بیٹے کی لاش مانگی۔ اخے لیز نے پرایم کا اس کی عمر، مرتبہ اور رنج کے شایانِ شان استقبال کیا اور لاش اُسے واپس دے دی۔

پرایم

یا پرایمس، ٹرائے کا آخری بادشاہ جس کے زمانے میں یونانیوں نے ٹرائے

کے خلاف جنگ کی - ہومر کی روایت کے مطابق اس کے پچاس بیٹے تھے
اس کا ایک بیٹا ہکٹر تھا جس کی لاش لینے کی غرض سے وہ معہ اپنی ملکہ ہکوبا کے
اکلیز کے خیمہ پر گیا تھا -

جوڈیتھ اور ہولوفرنس

انجیل مقدس میں یہ قصہ یوں بیان کیا گیا ہی کہ اسیریا کے بادشاہ نے شاہ میڈیا
سے جنگ کی - ہولوفرنس اسیریائی فوج کا سپہ سالار تھا جس نے جاکر
مغرب کی تمام سلطنتوں کی جنھوں نے اسیریا سے بغاوت کی تھی اینٹ سے
اینٹ بجادی - جوڈیتھ ؛ سیمی نسل کی ایک حسین بیوہ معہ اپنے ایک وفادار
خادمہ کے منظر پر نمودار ہوتی ہی اور شکستہ قوموں کو ہولوفرنس کے مظالم
سے نجات دلانے کے لئے تدبیر سوچتی ہے - وہ نہایت ہی خوبصورت اور
بیش قیمت لباس میں فاتح کے کیمپ میں پیش کی جاتی ہے اور ایسے قصے
گھڑتی ہے کہ ہولوفرنس کے تمام شبہات زایل ہوجاتے ہیں - چار دن کے بعد
ہولوفرنس اس کے دامِ حُسن میں اسیر ہوجاتا ہے اور ایک بڑی دعوت کے خاتمہ
پر جوڈیتھ کو شب باشی کے لئے اپنے خیمہ پر روکتا ہی - جوڈیتھ سوتے میں ہولوفرنس

کا سر کاٹ لیتی ہے اور معہ اپنی خادمہ کے سر کو لے کر راتوں رات نماز کے بہانے خیمہ سے فرار ہو جاتی ہے۔ دونوں بتولیہ پہونچتی ہیں اور اپنا تحفہ پیش کرتی ہیں جہاں بڑا جشن منایا جاتا ہے۔

لکریس

یا لکریشیا، ایک رومی خاتون جو اپنے حسن و جمال اور خانگی صفات کی وجہ سے مشہور رہے۔ سکسٹس ٹارکوئنس نامی ایک شخص نے اسے بے عزت کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے شوہر اور باپ کو اس امر سے آگاہ کر کے خودکشی کر لی۔

جلیل قدوائی کی کتابیں

۱- سیرِ گُل - مختصر افسانوں کا مجموعہ — قیمت

۲- اصنامِ خیالی " "

۳- نقش و نگار - نظموں اور غزلوں کا مجموعہ "

۴- مونا وانا - میٹرنک کے ڈرامہ کا اُردو ترجمہ با تصویر "

۵- انتخابِ حسرت - حسرت موہانی کی غزلوں کا انتخاب معہ مقدمہ "

۶- گلدستۂ تنقید - اُردو کے نصف درجن شعرا کے ماضی و حال پر خیالات - - - - زیر طبع

۷- دیوانِ بیدار - میر محمدی بیدار دہلوی ہم عصر میر و سودا کا دیوان معہ مقدمہ - زیر طبع

۸- ماموں جان - چیخوف کے ڈرامہ کا اُردو ترجمہ - زیر طبع

حضرت قدوائی کی جملہ تصانیف کے واحد ایجنٹ:-

"کتابستان" ۱۷ اسٹی روڈ - الہ آباد (یو-پی)